
سلسلۂ کتابیات خسرو بہ سرپرستی اعلیحضرت حضور نظام عالی مقام خلد اللہ ملکہ

فیہ ھدی و نور

صبح کہ خورشید خطابش نوشت

مطلع الانوار خطابش نوشت

مثنوی

مطلع الانوار

حضرت امیر خسرو دھلوی

بہ تنقید و نگرانی

جناب مولوی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبع ہوئی ۱۹۲۶ء ۱۳۴۴ھ

انتساب

یہ سلسلہ بصد فخر و مباہات حسبِ اجازت بندگان

عالی متعالی اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائی نس آصف جاہ

مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ

نوّاب میر سر عثمانؔ علیؑ خاں بہادر

فتح جنگ، جی سی ایس آئی، جی سی بی، یارِ وفادار دولتِ

برطانیہ خلّد اللہ ملکہ و سلطانہ و ادام برّہ و احسانہ کے

نامِ نامی و اسمِ سامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہی

فہرستِ مضامین

مقدمہ

متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہست عصا بہر صحیح و سقیم

مُقدّمہ

عرض اعتذار کلیات خسرو کی اشاعت کا غلغلہ ۱۹۱۴ء سے بلند ہے۔ نواب عماد الملک بہادر مدظلہ، اس کے علم بردار ہیں اور نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم اس کے میر ساماں تھے۔ پورا ۱۹۱۷ء اور نصف ۱۹۱۸ء اس کے اوج عروج کا زمانہ تھا۔ اواسط ۱۹۱۸ء تک سلسلہ کے ارکانِ ستّہ[1] کے ذریعہ چار دانگ ہند مسخر ہو چکا تھا۔ اس میدان کے نبرد آزماؤں میں نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی، مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مدظلہما اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم کا

---

[1] سلسلہ کلیات خسرو کی چھ مطبوعہ کتابوں سے مراد ہے: (۱) مجنوں لیلیٰ (۲) آئینہ سکندری (۳) لآلئ عماں (۴) دول رانی خضر خاں (۵) قران السعدین (۶) ہشت بہشت

انتقال ادا خر اکتوبر ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ علی گڑھ پر (جو اس سلسلہ کا مستقر ہی) اس کے بعد سے نوبت بنوبت جو انقلابات آئے اُن کا ذکر محتاج اعادہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہی کہ مرکز ہی منحرف ہوگیا تھا اور اس کے ساتھ بازار بہت سرد۔ اور اب کہ کمر عزم از سر نو حسبت کی گئی ہی، سلسلۂ جدید کا معیار اس سے ظاہر ہے کہ جن اسلاف کی نگاہیں مولانا شبلی، مولانا حالی، مولانا عزیز لکھنوی، مولانا عبدالغنی خاں غنی وغیرہم مرحومین سے چل کر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب وغیرہ تک پہونچیں ان کے اخلاف کی نظریں اب مجھ جیسے مرد ضعیف و بے مایہ پر رکیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

گو مجھے اس ایوانِ عالی شان کے میر عمارت ہونے کا دعوی نہیں تاہم ایک ادنی خشت بردار ہونے کا دیرینہ شرف ضرور حاصل ہی۔ وکفیٰ بی فخراً۔ لیکن اب کہ میرا درجہ قدرے بلند کیا گیا ہے صرف قحط الرجال اس کا ذمہ دار ہی۔ اپنی اس نئی کوشش وکاوش میں کامیابی کی امید صرف خدائے بلند و برتر کے فیض اور ناظرین کرام کی فیاضی سے ہی ؎

سوے تو نے دعوئے طاعت بریم — عاجزیِ خود بشفاعت بریم
گم شدگانیم دریں تنگ نائے — رہ تو نمائی کہ توئی رہ نمائے
ہست زبخشندہ امیدم چناں — کا دہم من بگزرد از ہم عناں
دیدۂ انصاف چو بینا بود — دُر شمر د گرچہ کہ مینا بود

(مطلع الانوار)

تصحیح و تنقید یہ مثنوی تصحیح و تنقید کے لیے متعدد نظروں اور مختلف ہاتھوں سے

(دوبیگ،)

گزری ہے اور میں معترف ہوں کہ میں نے ان میں سے اکثر اصحاب کی محنت سے فائدہ اُٹھایا ہے فجزاھم اللہ خیراً۔ جہاں تک مختلف نسخوں کے ساتھ مقابلہ اور تصحیح کا تعلق ہے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ البتہ اپنی بے مائگی اور عدم فرصتی کے لحاظ سے جیسا کچھ بھی ہو سکا یہ چند صفحات "مقدمہ" کے نام سے پیش کر دیئے ہیں۔ اور اس سے غرض صرف اس قدر ہے کہ ناظرین کو متنِ کتاب سے گونہ مناسبت پیدا ہو جائے۔ نظامیؒ وغیرہ کی شاعری کے مقابلہ سے قصداً احتراز کیا گیا ہے۔ علیٰ ہذا کتاب کے لفظی و معنوی محاسن کے استیعاب کی کوشش نہ کر کے میں نے خود اپنی کم فہمی کی پردہ داری کی ہے۔ اکثر مضامین کو تمہیدوں سے گرانبار نہیں کیا گیا ہے، بلکہ محض عنوان قایم کر کے اور برائے بیت کچھ اپنی طرف سے لکھ کر لطفِ سخن کو ناظرین کے ذوقِ سلیم کے حوالہ کر دیا ہے جو غالباً اس سلسلہ کے سابقہ مقدموں سے بہت کچھ تربیت یاب ہو چکا ہوگا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝

من کہ بشاخِ ہنرم نیست بار | بہ نبود لا فم از آبی و نار
چوں زشما یافتم ایں دُر بجیب | دادۂ خود را نتواں کرد عیب
شغل بہر حادثہ بسیار شد | نیم دمے در سرِ ایں کار شد
صرف ہمہ عمر گر ایں جا شدی | قطرہ عجب نیست کہ دریا شدی

(مطلع الانوار)

مثنوی "مثنوی" لفظ مثنیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی "دو" ہیں۔ یائے نسبت کے اضافہ سے بقاعدہ صرف مثنیٰ، مثنوی ہو گیا۔

چونکہ مثنوی کے دو دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اس لیے اس صنف نظم کا یہ نام ہوا۔ اصناف نظم میں مثل رُباعی کے مثنوی بھی مخترعات عجم سے ہی۔ عرب کے متاخر شعرا نے اسے "مزدوجہ" کے نام سے اختیار کیا ہی۔" ولم تکن للمتقدمین من العرب الا القطعات والقصاید۔ والمتاخرین اخذوا سایرانواع الابیات من العجم کالرباعی المشتھر بالدوبیت والمزدوجۃ المعروفۃ بالمثنوی (المیزان الوافی)

عجمی شعرا میں مثنوی کا بھی ابوآلآبا وہی رودکی ہی۔ فردوسی نے اسے درجۂ کمال پر پہنچایا نظامی نے (جن کے عہد تک اس کی تگ و دو قصص وحکایات پر تھی) اسے حقایق و معرفت سے آشنا کیا اور پند و موعظت کے دریا بہائے شیخ سعدی اور خسرو نے گہرپاشی و درسفتگی کی سے

آن گہر آرم کنوں از کانِ غیب ۔۔۔ کآب شود عقدِ ثریا بجیب
گرچہ بملکِ سخن از پنج گنج ۔۔۔ نوبتِ آں گنجہ نشیں گشت پنج
نوبتِ خسرو کہ بسیچش نو است ۔۔۔ پنجہ زنِ نوبتِ آں خسرو است
(مطلع الانوار)

مثنوی مطلع الانوار مطلع الانوار، مولانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی مخزن الاسرار کا جواب ہی اور خمسۂ خسروی کا سب سے پہلا رکن سے

من کہ دریں خم کدہ دیں شدم
مست ہم از جامِ نخستیں شدم
(مطلع الانوار)

بحر اس کی نہ بحور مثنوی میں سریع ہی۔

مطلع الانوار کے بعد خمسہ کے سلسلہ میں حسب ذیل مثنویاں علی الترتیب مرتب ہوئیں:۔

(۲) شیریں خسرو (۳) مجنوں لیلیٰ (۴) آئینۂ سکندری

(۵) ہشت بہشت

اس ترتیب کا خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہر کتاب میں التزاماً ذکر کرتے گئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) مطلع الانوار ؎

بارے از اندیشۂ گنجینہ سنج | گشت یکے گنج فراہم زپنج
صبح کہ خورشید جنابش نوشت | مطلع الانوار خطابش نوشت
گر بود از عمر شمارِ دگر | پنجہ رسانم بچہارِ دگر

(۲) شیریں خسرو ؎

نخست از پردہ ایں صبح نشورم | نمود از مطلع الانوار نورم
پس از کلکم چکید ایں شربت نو | کہ نامش کردہ ام شیرین و خسرو

(۳) مجنوں لیلیٰ ؎

چوں من بہ دو نامۂ زریں ورق پیش | راندم قلمے بہ نکتۂ خویش
از روحِ قدس شنیدم آواز | کاے کردہ لب تو گوشِ من باز
بخشا طبقے بغیر تا داں | نقل اندک و چاشنی فراواں

نامش کہ زغیب شد مسجّل | مجنون لیلیٰ[۳] بعکس اوّل

(۴) آئینۂ سکندری ہ

چو در باز کردم نخست از قلم | ز مطلع[۱] بانوار دادم علم
وزاں انگبیں شربت انگیختم | بہ شیریں[۲] و خسرو فرو ریختم
وزاں جا فرس بیشتر تاختم | بہ مجنون[۳] و لیلیٰ سرافراختم
کنوں بر سریر ہنر پروری | کنم جلوۂ ملکِ اسکندری[۴]

(۵) ہشت بہشت ہ

دادی اول بگنبد دوّار | روشنائی ز مطلع[۱] الانوار
کردی آنگاہ با نشاطِ تمام | شہد شیریں[۲] و خسرو اندر جام
باز در عالم خردمندی | شور مجنون[۳] و لیلیٰ افگندی
پس دہاں پر ز دُر دری کردی | شرحِ راز سکندری[۴] کردی
ویں زماں گز جواہر انجم | می نگاری صحیفۂ پنجم
می نویسم ز کلکِ مشک سرشت | نام ایں ہشت خانہ ہشت[۵] بہشت

"پنج گنج" یا "خمسہ"

مولانا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ مثنویاں (جو "پنج گنج نظامی" یا "خمسۂ نظامی" کے نام سے مشہور ہوئیں اور ان کے مقابلہ میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جو مثنویاں لکھیں) یہ ہیں:-

خمسۂ نظامی	خمسۂ خسروی
(۱) مخزن الاسرار	(۱) مطلع الانوار
(۲) خسرو شیریں	(۲) شیریں خسرو
(۳) لیلیٰ مجنوں	(۳) مجنوں لیلیٰ
(۴) سکندر نامہ	(۴) آئینۂ سکندری
(۵) ہفت پیکر	(۵) ہشت بہشت

خسرو کے بعد مقابلہ کا دروازہ ایسا کھلا کہ بہت سے شعرا کو (جن میں سے بعض بلاشبہ زبان فارسی کے اساتذہ و اساطین ہیں) طبع آزمائی کی جرأت ہوئی، یہ جواب بھی ان کے مصنفوں کے ناموں کی اضافتوں کے ساتھ اسی نام (پنج گنج یا خمسہ) سے موسوم ہوئے۔ تاہم پنج گنج کا تسمیہ حضرت امیرؒ ہی کی نکتہ رس گنج کشائی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً خسروؒ کا ذہن اس نام کی طرف کتابوں کی تعداد (پنج) اور مولانا نظامی کے مسکن (گنجہ) کی مناسبت سے منتقل ہوا ؎

سازم ازاں سال برائے سپنج ۔۔۔ پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بہ سر گنج بود ناپدید ۔۔۔ فتح شود ہم بہ زبانِ کلید

(مطلع الانوار)

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نظامیؒ کے خزائن پنجگانہ کی خسروؒ کی نظر میں کیا قیمت ہے "پنج" کے ترادف اور سہولت تلفظ کے سبب سے "خمسہ" بعد میں مروج ہو گیا۔

تعداد اشعار | خود مصنف رحمۃ اللہ کے قول صریح کے مطابق مطلع الانوار کے

اشعار کی تعداد تین ہزار تین سو دس ہے ؎

در ہمہ بیت آوری اندر شمار

سہ صد و دہ بر شمر و سہ ہزار (مطلع الانوار)

۳۳۱۰

لیکن دراصل کل تعداد اشعار کی ۳۰۲۴ ہے۔ اس چودہ ۱۴ کی زیادتی کا یہ سبب ہے کہ اصل مقصود کے بعد بطور خاتمہ چودہ ۱۴ اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر کی عام روش کے مطابق متنِ کتاب کا خاتمہ اس شعر پر معلوم ہوتا ہی ؎

من کنم آں چہ از دلم آید بکسب

باقی الاتمام علے اللہ فحسب (مطلع الانوار)

اور اس شعر کے بعد جو اشعار ہیں ان کی تعداد ٹھیک چودہ ۱۴ ہی مگر اس مطبوعہ نسخہ میں کل تعداد اشعار ۳۳۲۷ ہے، یعنی اصل سے ۳ شعر زیادہ ہیں جس کا سبب غالباً یہ ہی کہ ۳ شعر مبیضہ کے مقابلہ کنندگان کے سہو سے مکرر ہو گئے ہیں۔

زمانۂ تصنیف مطلع الانوار کی تصنیف (یا خمسۂ خسروی کے آغاز) کا سال سنہ ۶۹۸ھ ہے ؎

سال کہ از چرخِ کہن گشت بود

از پسِ شش صد نود و ہشت بود (مطلع الانوار)

۶۹۸ھ

اس وقت خسرو کی عمر ۴۸ سال کی تھی ؎

نہ فلکم بر چہل افزود و ہشت | تن کہ دور دبود۔ دوتا نیز گشت (مطلع الانوار)

۴۸

اس زمانہ میں مشق سخن کامل ہو چکی تھی اور دبدبہ خسروی آفاق گیر تھا ـہ

فکرتِ من چوں بفلک راند رخش	یافت ز گنجینۂ توفیق بخش
بلبلِ نطق از گلِ طبعم پرید	پردۂ غیب از سرِ کلکم درید
فوج بفوجم ز معانی حشر	خواندہ و ناخواندہ درآمد ز در
زمزمۂ دل فلک آوازہ گشت	جانِ جہانے بسخن تازہ گشت
بر سرِ ہر پایہ کہ بُردم سریر	تاج ستاں گشتم و آفاق گیر

(مطلع الانوار)

اسی سال (رجب سے ذوالحجہ تک صرف چھ مہینے کے قلیل عرصہ میں)۔ علاوہ مطلع الانوار کے دو اور کتابیں لکھیں:-

(۱) شیریں خسرو ـہ

در آغاز رجب شد فرخ ایں فال
ز ہجرت شش صد و ہشت و نود سال
۶۹۸ھ

(۲) مجنوں لیلیٰ ـہ

تاریخ ز ہجرت آں کہ بگزشت
سالش نود ست و شش صد و ہشت
۶۹۸ھ

ملاحظہ ہو، ایک ہی عدد (شش صد و ہشت و نود) کو تین مختلف بحروں میں کس خوبی و صفائی کے ساتھ باندھا ہے۔ صد رحمت ! ہزار آفریں !!

اس سال سے اگلے سال (۶۹۹ھ) میں چوتھی کتاب آئینہ سکندری لکھی ـہ

دریں دم کہ پایانِ ایں پیکر ست
زتاریخ ہفصد یکے کم ترست

۶۹۹=۱-۷۰۰

اس کے بعد ایک سال کا وقفہ ہو جاتا ہے۔ اور آخری مثنوی (ہشت بہشت) سنہ ۷۰۱ھ میں تصنیف ہوتی ہے

سالِ ہجرش یکے و ہفصد بود
۷۰۱
کایں بنا بُر دسر بچرخِ کبود

گو مذکورۂ بالا سنین کے شمار سے بظاہر خمسہ کا چار سال میں تمام ہونا معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس پر صرف تین۳ سال صَرف ہوئے

کہ ازاں نقدِ قیمتی بہ سہ سال
گردم ایں پنج گنج مالا مال

(ہشت بہشت)

مدّت تصنیف اسی قادر نگاری و پُرگوئی کا نتیجہ ہے کہ مطلع الانوار صرف دو ہفتہ کے اندر کہی گئی ہے

از اثر اختر گردوں خرام
شد بہ دو ہفتہ ایں مہِ کامل تمام

بلحاظ تعداد، مطلع الانوار کے اشعار کا روزانہ اوسط سوا دوسو کے قریب ہوتا ہے

(پورا خمسہ جو سترہ ہزار نوسو دس ۱۷۹۱۰ اشعار پر مشتمل ہے تین۳ سال میں تمام ہوا)

کثرتِ مشاغل اسی کے ساتھ مصنف کی کثیر و تنوع مشاغل پر غور کیجیے جو سلطان دہلی کی سرکار سے لے کر سلطان الاولیاؒ کے دربار تک ہیں اور شعرگوئی کے لیے فرصت بہت ہی کم ملتی ہی ؎

شغل بہر حادثہ بسیار شد
نیم دمے در سرِ ایں کار شد

اگر کافی مہلت ہوتی تو کیا ہوتا اور پایۂ سخن کہاں سے کہاں پہنچتا؟

اس کا جواب خود مصنف علیہ الرحمۃ سے لیجیے ؎

صَرف ہمہ عمر گر ایں جا شدی
قطرہ عجب نیست کہ دریا شدی

بحرِ ذخار اور دریاے ناپیدا کنار ہونے کے باوجود اپنی شاعری کو "قطرہ" سے (یقیناً بلا تصنع) تعبیر کرنا انتہاے ہضمِ نفس ہی۔

"دبدبۂ خسروی" ناظرین کرام نے اس سلسلہ کی سابقہ کتابوں میں بھی ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کتاب میں بھی دیکھیں گے کہ حضرت امیر خسرو نے باوجود مقابلہ (اور کامیاب مقابلہ) کے ہر موقع پر اپنے پیش رو (مولانا نظامی) کا بے حد ادب ملحوظ رکھا ہے۔ مگر ایک نہایت مشہور شعر نے تقریباً ہر زمانہ میں بعض قلوب کے اندر خلش کیا ہی اور اس کو سوے ادب پر محمول کیا گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہی ؎

دبدبۂ خسرویم شد بلند　　زلزلہ در گورِ نظامی فگند

لیکن واقعتہً یہ محض شاعرانہ تعلی و تفاخر ہی۔ حالت یہ ہی کہ اس وقت شاعر کی عمر ۴۸ سال ہی۔ کلام کا غلغلہ ہندوستان سے ایران تک بلند ہو چکا ہی۔ سعدیؒ جیسے مقبول و زندۂ جاوید معاصر شاعر نے ان کے کلام پر صاد کر دیا ہی۔ اب وہ خمسۂ نظامی کے جواب کا ارادہ کرتے ہیں۔ حضرت پیر و مرشد کا سایہ سر پر اور ہاتھ پیٹھ پر ہے۔

ان اسباب کے ساتھ اگر خمستین (نظامی و خسروی) کے ناقدین و مقابلہ کنندگان متزلزل ہو جائیں اور ؎

"فرق ندانند ازیں تا بداں"

کا مصداق ہو تو کیا عجب ہی۔ میرے نزدیک یہی اور صرف یہی مطلب ہی ؎

"زلزلہ در گور نظامی فگند"

کا۔ اس کے متصل مابعد کے اشعار مسلسل ملاحظہ فرمائیے اور انصاف کیجیے کہ کس ادب اور احترام واجب کے ساتھ اپنے محترم حریف کا ذکر کیا ہے ؎

آں روشے بود ز اندازہ دور | عطسہ در آمد بدماغم ز نور
نور کہ از خواجہ نظامم رسید | کار ازاں رو بنظامم رسید
گرچہ بر و مہر سخن ختم بست | سکۂ من مہر زرش را شکست
خاتم او را چو کشادم نگیں | داد نگینش بمن انگشتریں

اپنے مدمقابل کی "خواجگی" اور ان سے "نوررسی" اور ان کی روش کے "از اندازہ

دور،، ہونے کا صریح اعتراف ہی۔ اس سے زیادہ بغایتِ دیانت اور کس چیز کی توقع ہونی چاہیے؟

اور لیجئے۔ آگے چل کر اپنی ہستی کو بالکل ہی فنا کر دیا ہی اور نظامی کی "اُستادی" اور اپنی شاگردانہ "فرزندی" کا نہایت صفائی کے ساتھ اقرار کر لیا ہی یہ ادب و انکسار کی انتہا ہی ؎ مطلع الانوار

تیرگہ پر عاریت از مرغ یافت | کے زپرِ مرغ تواند شتافت
نے غلطم۔ کا نچہ نمودم بہ پیش | عربدہ بود نہ بر جائے خویش
ماہ کہ در پرتوِ خورشید زیست | گرمیِ خورشید بروبر چیست

اس کے بعد اسی مضمون کو اس سلسلہ کی باقی چار کتابوں سے لیجیے۔

اور داد انصاف دیجیے ؎ شیریں خسرو

بدیں ابجد کہ طفلاں را کند شاد | مثالے بستم از تعلیم اُستاد
گرت شیریں نخوانی۔ بار بد ہست | وگر جاں نیست بارے کالبد ہست
کشاد او پنج گنج از گنجۂ خویش | بداں پنج آزمایم پنجۂ خویش
کہ تا گوید مرا عقل گرامی | زہے شائستہ فرزند نظامی

؎ مجنوں لیلیٰ

میخواست بسے دل ہوس باز | کز سحرِ قدیم نو کنم ساز
پے بر پئے او چناں کہ دانم | گفتم قدمے زدن توانم

ہر چند کہ ایں خطِ مسلسل — موئے نبود ز حرفِ اول
گر زاں قدح آرزی آب خوردم — بے گفتِ تو اعتراف کردم
ذوقے کہ دریں دمِ حیات ست — ہمشیرۂ اولیں نبات ست
زندہ است بمعنی اوستادم — ور نیست مِنش حیات دادم
احسنت زہے سخنور چیست — کز نکتہ دہانِ عالمے شست
می داد چو نظم نامہ را پیچ — باقی نگذاشت بہر ما ہیچ
آں بحر کہ بر لبش خسے نیست — محتاجِ ستایش کسے نیست

۵ آئینۂ سکندری

ہنر پرور گنجہ گویائے پیش — کہ گنج ہنر داشت ز اندازہ بیش
نظر چوں بریں جامِ صہبا گماشت — سند صافی و دُرد بر ما گزاشت
من ار چہ بداں مے گراں سر شوم — کجا با حریفاں برابر شوم
چہ گویا خردمند آفاق بود — نخواند آں ورق کز خرد طاق بود
ہمہ پیکرے جلوہ کرد از سریر — کہ ہر جا کہ باشد بود دل پذیر
زرا زسے برافگند سرپوش را — کہ ناگفتہ با ور شود گوش را

۵ ہشت بہشت

ایں نمونہ کہ نقش پرکارے است — انطراز کہن نمودارے است
گرچہ ایں دارد انگبیں کانے — سرکہ را ہم بود خریدارے

گرچہ گوہر بقیمت ست عزیز — قیمتے ہست کہربا را نیز

ایں رقم کاندرو صفائی ہست — گرچہ زر نیست زر نمائی ہست

نکند گر نشاطِ زیرک تیز — ابلہاں را بود فریب انگیز

اصلاح کلام امیر خسروؒ نے با ہمہ قادر الکلامی پورا کلام اُستادانِ فن (علی الخصوص حضرت شیخ شہاب الدین) کی خدمت میں بنظر حک و اصلاح پیش کیا ہی۔ اور خمسہ کی آخری مثنوی ہشت بہشت میں نہایت صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کیا ہے اور یہ ایک اور ثبوت اس امر کا ہی کہ امیر خسروؒ نے وہ "دبدبۂ خسروی" والا شعر نظامی کی توہین یا استخفاف کی غرض سے نہیں فرمایا تھا ؎

یک یک ایں پنج نامۂ تاباں — عرض کردم بچشم دانایاں

ہر کسے را چناں کہ روے نمود — در بد و نیک گفتگوے نمود

ہر چہ بیندہ راست راخم دید — بجوابِ سخن فرا ہم دید

واں کہ در گفتن از دلم کژ خاست — راست گو چوں نمود کردم راست

زیں ہمہ ناقداں نکتہ شناس — ہر کسے زد دمے بوہم و قیاس

لیکن آں کاندریں خزائنِ پُر — ق — مہرۂ قلب دور کرد ز دُر

نیست الا کہ آں جہانِ علوم — کہ شدش ہر چہ در جہاں معلوم

بس کہ در علم راست تدبیر ست — راستی ہم شہاب ہم تیر ست

او شہاب و دل و تنش ز اخبار — نیرین مشارق الانوار

من بد و عرض کردہ نامۂ خویش | او باصلاح راندہ خامۂ خویش
دید ہر نکتہ را رقم برقم | رنج بر خود نہاد و منت ہم
نظر تیز کردہ موے شگاف | نے بعمیا نظارۂ بگزاف
گرچہ چوں دوستاں پسندیدہ | لیکن از چشم دشمناں دیدہ
دیدۂ خصم عیب کوشش بود | دیدۂ دوست عیب پوشش بود.
دید چوں دشمناں دریں دفتر | تا ہمہ عیب آمدہ بنظر
چوں ہمہ عیب دید دشمن وار | شست چوں دوستان آئینہ وار
زیں دقایق کہ شد زمغزش پوست | مو بمو شعر بنز کردۂ اوست
شمع من یافتہ ضیا از وے | مس من گشتہ کیمیا از وے
ہرچہ او گفت من نہادم گوش | بر کشیدم نگس ز شربت نوش
وانچہ بنمود و من نجستم پے | عیب آں بر من ست نے بر وے
گر بماندہ زد شناش جائے | بے خسے نیست، ہیچ دریائے

غور فرمائیے کہ کسی مسودہ کی تصحیح کی جس قدر مشکلات اور اس کے جتنے مدارج ہوسکتے ہیں ان کو نظم میں کس خوبی سے ادا کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے کلام کے اصلاح سے بالا نہ ہونے کا کیسا اعلیٰ اور صاف اعتراف ہے۔

موضوع | موضوع کتاب اخلاق، کلام اور تصوف ہے ؎

ہرچہ من از خامہ فشانم بروں | گنج خدائی ست کہ رانم بروں

خامہ ام از گنج خدائی خم ست　　چیست کہ در گنج خدائی کم ست

اُسلوبِ بیان امیر خسروؒ کے کلام میں جو شگفتگی و تسلسل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ درز و تخلخل نام کو نہیں۔ ہر دعوے پر تواردِ لائل و تراکم توجیہات ان کی خصوصیات سے ہے۔ اور چونکہ مطلع الانوار کا موضوع پند و موعظت ہے اس لیے اکثر بہت کوری کوری سنائی ہیں جس کے بغیر چارہ نہ تھا ؎

بازکشادم بطبیبی دُکاں　　مرہم دلِ دارو و داروے جاں
آں کہ دلش تنگ نباید ز پند　　داروے تلخش دہم و سودمند
واں کہ خوشامد طلبد نیز ہست　　لیک شکر خنۂ تپ رانہ بست
داروے تلخ ار نخورد ہر کسے　　ہم بودش نیز خورندہ بسے
تپ زدگاں راکہ نہ حلوا بہ است　　خوردنِ کشنیز ز حلوا بہ است
تلخ ز شیریں بہ ز بہتر ست　　سودِ دل بیشتر از شکر ست
گر تو خوری۔ سودِ تو باشد بہ پوست　　ورنہ خوری۔ آں کہ خورد سود او ست

جو کچھ کہتے ہیں اکثر کتاب و سنت کو پیشِ نظر رکھکر کہتے ہیں ؎

بیش تریں نکتہ ز سر تا بہ بُن
ز آیت و اخبار سرایم سخن

نظامی کے ساتھ مقابلہ میں جہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اُسے خود یوں فرماتے ہیں۔ اعتماد علی النفس کی انتہا ہی ؎

سازم ازاں ساں بسرائے سپنج | پنج کلید از پئے آں پنج گنج
کانچہ بسر گنج بود ناپدید | فتح شود ہم بزبانِ کلید
آں نمط آرم کہ ہمہ ناقداں | فرق نداند ازیں تابداں

حد ادب یہ ہی کہ اپنے آپ کو بڑھاتے نہیں صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ ؎

"فرق نداند ازیں تابداں"

عنوانات کی نثر بھی بغایت لطیف ہے ؎

چوں شود آراستہ نظمم چو دُر | از گہرِ نثر کنم خانہ پُر
نثر ازاں گونہ کشم در قلم | کاب زشعرائے برد و تیر ہم
یافتہ آئینِ عبارت نوی | لفظیش آراستہ چوں معنوی

تقسیم مطالب کتاب کے مطالب کو بیس مقالوں پر تقسیم کر کے سوا سو (۱۲۵) مضامین ان میں بیان کئے ہیں۔ اور یہ بیس مقالے حمد و نعت، مدح مرشد اور تعریف سلطان اور خاتمہ کے علاوہ ہیں۔ اور یہ تمہیدی و اختتامی مضامین بھی اکثر دو دو تین تین عنوانوں کے ذیل میں ہیں ؎

بیست (۲۰) خزینہ است دریں پُر ز گنج
بیست (۲۰) خزینہ ز صد و بست (۱۲۵) و پنج

مقابلہ کا فتح باب مخزنِ اسرار اور مطلع الانوار کی تصنیف میں تقریباً ایک صدی کا فصل ہے۔ اس طویل عرصہ میں سوائے امیر خسرو کے کسی اور شاعر نے خمسۂ نظامی کے

مقابلہ کا ارادہ نہیں کیا لیکن امیر خسرو نے اپنے خمسہ میں ایسی ندرت و جدت پیدا کی کہ خمسۂ خسروی کے بعد کثیر التعداد شعرا نے اس طرف توجہ کی معلوم ہوتا ہی کہ خود مصنف علیہ الرحمۃ کو اس کا کامل یقین تھا۔ چنانچہ اُنھوں نے لکھا ہے ؎

ہر چہ نویسم لبرِ داستاں — راست کنم رہ زپئے راستاں
تا قلم ہر کہ دو او دو کند — پس روی ایں روش نو کند

اور متاخر شعرا کی یہ ہمت نتیجہ ہی کلام خسروی کے سہل ممتنع ہونے کا جس کی نسبت کہا گیا ہی کہ ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہی

یا ؎

اذا قیل اطمع الناس طرّا
واذا ریم اعجز المعجزینا

مندرجہ ذیل جدول سے (جو مطلع الانوار کے مقابلہ کی کتابوں کی ہی اور بجائے خود نامکمل) اس کا کچھ کچھ اندازہ ہوگا:۔

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	سنۂ وفات ہجری	کیفیت
۱	مطلع الانوار	امیر خسروؒ دہلوی	۷۲۵	
۲	روضۃ الانوار	خواجو کرمانی	۷۵۳	
۳	مونس الابرار	خواجہ عماد فقیہ کرمانی	۷۷۳	
۴	گلشن ابرار	مولانا کاتبی نیشاپوری	۸۳۹	

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	سنہ وفات ہجری	کیفیت
۵	تحفة الاحرار	مولانا جامی	۸۹۹	
۶	منظر الابصار	قاضی سنجانی	۰	
۷	مظہر الآثار	امیر ہاشمی کرمانی	۹۴۸	
۸	مشہد الانوار	غزالی مشہدی	۹۸۰	
۹	ندرت آثار	〃	〃	
۱۰	منظور الانظار	رہائی مروی	۹۸۲	
۱۱	مظہر الاسرار	حکیم ابوالفتح دوائی	۰	
۱۲	مجمع الابکار	عرفی شیرازی	۹۹۹	
۱۳	زبدة الافکار	نیکیٔ اصفہانی	۱۰۰۰	
۱۴	مرصد الاحرار	ابو اسحاق گازرونی	۰	
۱۵	مرکز ادوار	شیخ فیضی فیاضی	۱۰۰۴	
۱۶	مثنوی نامی	میر محمد معصوم نامی	۰	
۱۷	مثنوی شانی تکلو	افاشنف شانی تکلو	۱۰۲۳	
۱۸	منبع الانہار	ملک قمی و مولانا ظہوری	۱۰۲۴	
۱۹	دیدۂ بیدار	حکیم شفائی اصفہانی	۱۰۲۷	
۲۰	حسن گلوسوز	زلالی خوانساری	۰	

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	سنہ وفات ہجری	کیفیت
۲۱	مظہر الانوار	ہاشمی بخاری	۔	
۲۲	مثنوی طاہر وحید	مرزا محمد طاہر وحید قزوینی	۔	
۲۳	مخزن والہ ہروی	درویش حسین والہ ہروی	۔	
۲۴	مطلع الانوار	میر محمد باقر داماد اشراق	۱۰۶۴	
۲۵	دولت بیدار	ملا شیدا	۱۰۸۰	
۲۶	مشرق الانوار	مولوی عبدالرحیم دہری	۱۲۷۳	

تضمین بسم اللہ مولانا نظامی نے بسم اللہ کی جو تضمین کی ہے وہ بھی ایسی عام پسند ہوئی کہ بہت سے نامور شعرا نے اس پر طبع آزمائی کر کے اس طرز کو نباہنے کی کوشش کی ہے۔ یقین ہے منسلکہ جدول نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کی جائیگی۔

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
نظامی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہست کلید در گنج حکیم
امیر خسرو	"	خطبہ قدس است بملک قدیم
مولانا جامی	"	ہست صلائے سر خوانِ کریم
ہاشمی کرمانی	"	فاتحہ آرائے کلام قدیم

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
غزالی مشہدی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہست شہاب از پئے دیو رجیم
فیضی	〃	گنج ازل را ست طلسم قدیم
عرفی	〃	موج نخست است ز بحر قدیم
شانی	〃	ماہچۂ رایت امید و بیم
شفائی	〃	تیغ الٰہیست بدست حکیم
ملا شیدا	〃	آمدہ سر چشمۂ فیض عمیم
زلالی	〃	مطلع دیباچۂ نظم قدیم نص صحیح است و کلام حکیم پنجہ اعجاز و عصائے کلیم ارہ کش تارک دیو رجیم تیر شہاب است بدیو رجیم سرو سیہ پوش ریاض نعیم ابروئے خوش وسمۂ حسن قدیم
آزاد بلگرامی	〃	تیغ سیہ تاب رسول کریم
صفا	〃	ہست عصائے رہِ امید و بیم
محمد قلی سلیم طہرانی	〃	ہست عصائے رہ طبع سلیم

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
ادہم صفوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	راہ حدیث ست بسوئے قدیم
میرزا طاہر وحید	؍؍	ہست نہالے ز ریاض قدیم
وحید	؍؍	کعبہ جان و دل اہل نعیم
تمنّا	؍؍	ہست علاج از پئے قلب سقیم
عاصم	؍؍	خال رخ آرائے عروس قدیم نغمۂ مرغان ریاض نعیم
کامی	؍؍	مطلع انوار کلام قدیم
وحدت	؍؍	مصرعہ برجستۂ نظم قدیم
معنی	؍؍	حاصلِ ہر چار کتاب قدیم
آزاد	؍؍	آیت الطاف خدائے کریم زینت عنوانِ کتاب قدیم
واصف	؍؍	ہست نمک بر سر خوان کریم
اشرف	؍؍	غازۂ رخسار عروس قدیم
الہی	؍؍	قافلہ سالار کلام حکیم

ندرت اسالیب وافراط مطالب	مطلع الانوار کی نظم ونثر میں معانی ومطالب کی جو افراط وفراوانی ہے اُسے خود مصنف کی زبان فیض ترجمان سے سُنئے اور صداقت

وَصَدَّقْنَا کہیئے۔ ان کا اعجاز اس مقدمہ کے ایجاز کے احاطہ سے باہر ہے ؎

پیش دو یدند بتانِ ضمیر — خامہ فرو خواند ببانگِ صریر
فوج بفوج ہم ز معانی حشر — خواندہ و ناخواندہ در آمد ز در
ملکِ سخن را چو گرفتم بہ تیغ — گوہرِ خود نیز فشانم چو میغ
جیبِ جہاں پر ز غرایب کنم — وضعِ نمطہائے عجائب کنم
ورتہ ہر بیت نہاں در نہاں — تحفۂ پوشیدہ جہاں در جہاں
نثر ے ازاں گونہ کشم از قلم — کاب ز شعرم بہ برد تیرہم
آں چہ نہفت ست مرا در خیال — گر کنمش وصف نماید محال
غیر چہ آگہ کہ دریں سینہ چیست — کور چہ داند کہ در آئینہ کیست
خامہ کہ از گنجِ خدائی خم است — چیست کہ در گنجِ خدائی گم ست

(مطلع الانوار)

تاہم بفحوائے "مالا یدرک کلہ لایترک جلہ" اپنی محدود استعداد و استطاعت کے مطابق بلا لحاظ حصر و استقصا تبرکاً و تیمناً چند نمونے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

حمد باری جل جلالہ

سہل بود ہر کہ بدو حرفِ کُن — از ملک العرش چہ سنجد سخن
کے سخنِ او بجد مردم ست — زیں نفسے گو ہر وتے گم ست

زندہ باقی کہ جہاں آفرید | کے مرد آں زندہ کہ جاں آفرید
آنکہ بود خالق موت وحیات | مرگ بروچیرہ کے آید بذات
نیست براں ہست کہ آرد شکست | کو ہمہ را نیست کند ہر چہ ہست
ساخت زیک قطرۂ آدم گہر | طرفہ کہ نہ بحر بیک قطرہ در
چوں سر دعوئ کشد آں کس زہ بست | کوز قفائے دو عدم گشت پست
گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ | بہ نشود پائے یکے مور لنگ
جملہ جہاں عاجز یک پائے مور | وائے کہ بر قادرِ عالم چہ زور
بہ کہ بہ بیچارگیِ جانِ خویش | معترف آئیم بہ نقصانِ خویش

مندرجۂ بالا اقتباس کے مطالعہ کے بعد حضرت امیرؒ کے اعلیٰ درجہ کے متکلم ہونے میں کلام نہیں رہتا۔ اسی طرح کثیر التعداد اشعار سے ان کے مفسر و محدث اور فلسفی ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ حمد گویا اس حدیث کی تفسیر ہے "لا اُحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک"۔

نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجۂ ذیل ابیات مضمون نعت کی گویا معراج ہیں۔ "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کے عقیدۂ حقہ کو کس خوبی سے نباہا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت کو کس طرح ناگزیر ثابت کیا ہے ؎

زان ازلی مکتب وامی لقب — عقلِ کل آموختہ لوحِ ادب
کردہ وکیلانِ قضا در نخست — ہم بقدم سُبقِ حدیثش درست
ہر سخنش کاصلِ مسلمانی است — حاشیۂ نامۂ ربانی است
درسِ شرف کردہ بہ حسن المآب — شیر خرد خوردہ زام الکتاب
عینِ عنایت ز عطائے کریم — دالِ ہدایت برہِ مستقیم
عروۂ وثقیٰ کنفِ نورِ او — حبل متیں نسخۂ منشورِ او
ماہِ دو ہفتہ بہ سپہرِ جمال — یافتہ از سبعِ مثانی کمال
او بہ یقیں دیدہ جمالِ عزیز — ماہم امید ست کہ بینیم نیز
کرد نماز ے بہ نیاز تمام — بود نماز از وے و از حق سلام
یافتہ تشریفِ نماز از خدا — آمد ازاں گونہ نمازی قبا
ہر قدمت عمدۂ ہر دو سرائے — ہر سخنت خازنِ وحی خدائے
من کہ عیاں تشنہ جوئے توام — خسروم اما سگِ کوئے توام

منقبت اصحاب رضی اللہ عنہم

منقبت کے اشعار گویا اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہیں کہ "اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم" (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں کہ جس کی بھی پیروی کر لو گے ٹھیک راستہ پا لو گے)۔

انچہ زسر چشمۂ مقصود بخیت ۔ نیم کشش خود بہ ابوبکر ریخت
دور گزاں ساقی بیچور بود ۔ عدلِ عمر نیز دراں دور بود
زآب حیاتش کہ دمادم رسید ۔ قطرہ بر آں ابرِ حیا ہم چکید
جام شرابے کہ بہ تمیز خورد ۔ جرعۂ آں جام علی نیز خورد
بر دگراں داد ازاں خم نمے[1] ۔ تا بہ نمے شیفتہ شد عالمے

مدح مرشد

اس زمانہ میں شاعری اور تصوف کی حالت محتاج بیان نہیں۔ دونوں کو علم و عمل کی احتیاج سے بالاتر سمجھا جاتا ہی۔ دونوں کی سند کمال کے لیے صرف ایک مجلس کی ترتیب کافی ہی۔ اس کا جو اثر اخلاق پر ہی وہ ظاہر ہی۔ شعر و شاعر کے لوازم آپ نے حضرت امیرؒ کی زبان قلم سے اور مقامات پر بھی سُنے ہونگے۔ مدح مرشد کے سلسلہ میں یہاں تصوف کی جو حقیقت پیش کی گئی ہی ابنائے زمانہ کے غور کے لایق ہی، اور جس کا خلاصہ ہی: "شرع اگر عین نباشد شرست" ؎

زیر نگیں عرصہ ملکِ جمش ۔ خطبۂ ہب لی رقم خاتمش
نعبد ایاک طراز علم ۔ فاخلع نعلیک مقام قدم
راہ روے کو بطریق صفا ۔ رفتہ قدم بر قدم مصطفٰےؐ

---

[1] جمیع اصحاب و اتباع ۱۲

سیرتِ میمونش بدین پروری | نسخۂ دیباچۂ پیغمبری
چوں دم الہام زدہ کامِ او | نائبِ وحی آمدہ الہامِ او
سکّۂ گفتارش بفروع و اصول | تابعِ قال اللہ و قال الرسول
عین شریعت بطریقش درست | شرع اگر عین نباشد نہ رست
ہم تگ او ہم بریاضت گری | بر سرِ او چیست کلاہِ سری
از پئے گمراہیِ جانہا رقیب | وز پئے بیماریِ دلہا طبیب

ثنائے سلطان

اس وقت دہلی کے تخت پر سلطان علاءالدین جیسا ذی دبدبہ بادشاہ سریر آرا ہے۔ مشرقی آداب اور ایشیائی درباروں میں خسرو وقت کو "سایۂ خدا" سے برتر و بالا دکھانا روش عام ہے۔ لیکن جس طرز میں حضرت امیر خسروؒ علاءالدین جیسے فرماں روا کی تعریف کرتے ہیں وہ بجائے خود مستحق صد ستایش ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ "لب بند و چشم بند و گوش بند" کا تھا، اور یہ دور ہے "فری تھنکنگ اینڈ پلین اسپیکنگ" (Free thinking and plain speaking) کا۔ اُس زمانہ کا مرقع تاریخ کی لوح پر منقوش ہے، اِس دور کا نقشہ اِن آنکھوں کے سامنے ہے۔ ٹھنڈے دل سے دونوں کا مقابلہ کیجیے۔ یقین ہے کہ نتائج کی ترتیب میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ اس زمانہ میں جو بہت سے نئی اصطلاحیں قائم ہوئی ہیں ان میں سے ایک

"خوشامد" اور "چاپلوسی" بھی ہی۔ جس چیز کو پہلے "خوشامد" اور عیب سمجھا جاتا تھا، اُسی کی بدترین شکل کو اب "ڈپلومیسی" (Diplomacy) یا "مصلحت" بتایا جاتا اور ہنر قرار دیا جاتا ہی۔ "خوشامد" اور "ڈپلومیسی" کے مقابلہ اور تجزیہ کے لیے بجائے خود ایک دفتر درکار ہی جس کا یہ محل نہیں۔ حضرت امیر کے قول کے مطابق بادشاہ نے "شرع رسول خدا کو قوی کیا" "نائب فرمان کردگار" ہی، بنیاد دین کو برقرار رکھنا اس کا اصول کار ہی، "سلاطین جنس" اور "شیاطین انس" پر اس کا رعب غالب ہی، "ملک معمور" اور "چشم بیدار" ہی۔ اس میں کون سی بات خلاف عقل ہی اور اس سے زیادہ حاکم کے اندر محکوم کے لیے اور کس صفت کی ضرورت ہی؟ اور کیا اس زمانہ میں بھی یہ اوصاف بہترین سلاطین کے لیے نمونہ نہیں ہو سکتے؟ مثل حمد نعت وغیرہ کے ثنائے سلطان کے بھی دو حصے ہیں۔ اول دونوں نظموں کے عنوانوں کی نثر ملاحظہ ہو جو بجائے خود اعلیٰ درجہ کی شاعری ہی۔

(۱) "دعائے چتر ہمایون سلطان السلاطین وہمائے ہوائے متعالی علاء الدنیا والدین زاد اللہ بضفیۃ تحت جناحہ المنصور وصادعین اعدائہ بجبوحۃ التراب مادام طار الطیور"

(۲) "بنائے ثنائے ثانی بمخاطبۂ خدایگان زمین وزماں نائب رزاق وکلید ارزاق فتح اللہ لہ خزائن السموات والارض علی الاطلاق"۔

اب مدح ممدوح کا خلاصہ سنئے ؎

آں سخن آرم کہ چناں کم بود ... درخور مدح شہ عالم بود

آں بہ لقب دنیاؤ دیں را علا | کو بجہاں دادہ ز احساں صلا
شاہ محمد کہ بتائید رائے | کرد قوی شرعِ رسولِ خدائے
نائب فرماں زدرِ کردگار | خازن روزن زکف گنج بار
خلق کہ پویند بظل ہمائے | بے خبر انند ز ظل خدائے
سکۂ او بست بدولت طراز | خطبۂ او نائب بانگِ نماز
خاتمہ تخت تو گردوں نشیں | قاعدۂ ملک تو بنیاد دین
بام تو معراج سلاطین جنس | نام تو لاحول شیاطین انس
ناوک بیدست شدہ کفر کاہ | ہندی محرابیت ایماں پناہ
تیغ تو کو فاتحۂ ابتدا است | بر تن بدخواہ تو تبت یدا است
ملک تو معمور و مخالف خراب | چشم تو بیدار و جہانے بخواب

علما کے فرائض

حضرت امیر نے علما کے جو فرائض قرار دیئے ہیں ان کو اگر زمانہ حال کے "مقتیوں" پر منطبق کیا جائے تو ان کا ہو بہو نقشہ کھنچ جاتا ہے ؎

خامہ مزن سوختن عامہ را | آلتِ تزویر مکن خامہ را
زرق تہ رخصت نعمال مدہ | زیرہ ملک بیضۂ شیطان منہ
بیضۂ کلمرغ بزیر ہمائے | از نسب خویش بود بچہ زائے

شرم نداری کہ چو فرماں دہی | تیغِ نبیؐ در کفِ شیطاں نہی
عالمِ یزداں بود از حیلہ دور | ہیچ کسے سایہ نہ بیند ز نور
حیلۂ تزویر بجملِ صواب | یو قلمو نیست برام الکتاب
ایں ہمہ تشنیع بر آگہ رود | زانکہ بداندرہ و بیرہ رود
کس جہلا را نکند جرحِ کار | حک نبود بر ورقِ بے نگار
علم ہمان ست بتحقیق و بس | کز رہِ تحقیق بر آری نفس
ہر چہ کنی گرچہ صواب ست و پاک | ہم بوی از خشمِ خدا ترسناک
چوں تو نداری ز خطا نیز بیم | علمِ تو در دیں خللے شد عظیم
ای ز پئے فتنہ میاں کردہ چست | وز پئے تحقیق عمل پائے سست
علم کز اعمال نشانیش نیست | کالبدے دارد و جانیش نیست

اس سلسلہ میں یہ بات دیکھنے کی ہے کہ "علما" کی "خطا ناترسی" کو "خلل در دین" اور "علم بے عمل" کو "کالبد بے جان" ٹھیرایا ہے، حتیٰ کہ "ہر صواب و پاک" کام کے لیے بھی "خدا ترسی" کو ضروری قرار دیا ہے۔ پھر غور کیجئے کہ اُس ذی سطوت و جبروت طبقہ کو بھی نہیں چھوڑا جو "فتوے" کی آڑ میں ہر کردنی و ناکردنی حرکات کرتا ہے۔ حق گوئی کی حد ہے کہ بادشاہ کو بھی صراحت کے ساتھ لیا ہے اور کنایہ تک سے کنارہ کیا ہے۔ سنیئے ؎

از پئے یک میر ستم کیش را | محو کند صدقِ درویش را

حیلہ گرانے کہ مظالم کنند — شرعِ نبیؐ سخرہ ظالم کنند
ہر زہ کہ شہ را دمِ نعمانؒ دہند — کفرِ ملک را لقب ایماں دہند
وانچہ کہ شہ کار پریشاں کند — آنہمہ از رخصتِ ایشاں کند
او فگند مالِ کساں در مغاک — شاں ہمہ گویند حلال ست و پاک
در فنِ بوجہل کنند اتفاق — عدلِ عمرؓ نام نہند از نفاق
جاہِ فقیہ از امرائے سفیہ — سود امیر ست و زیاں فقیہ
خسرواماں در اُمرا نیست خیز — سوئے فقیہانِ خدائی گریز
از پئے کفّارتِ تعظیم میر — دیدہ ز پائے علما ر برگیر

انسان کی نیابتِ الٰہی

ذیل کی بیتوں میں انسان کے شرف اور منصب نیابت و خلافت الٰہی کو واضح کیا ہے۔ گویا آیاتِ کریمہ "علم آدم الاسماء کلھا" اور "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" کی تفسیر ہے۔ انسان کا فطرۃً بلندی خواہ ہونا اور نیچے رہ جانے والی چیزوں کا خود بخود نظر میں چھوٹا معلوم ہونا کیسا اعلیٰ اور عمیق اور روزانہ مشاہدہ کے مطابق خیال ہے۔ اور جب خدائی خزانوں کی کنجی ہی ہاتھ آگئی تو پھر اور رہ کیا گیا ؎

خود ز پدر گرچہ کنوں آمدی — با پدر از جملہ بروں آمدی

دفتر معنے توز بر خواندہ | تختۂ اسما ز پدر خواندہ
عرصۂ عالم بمسافت تراست | دولتِ آدم بخلافت تراست
تو شہی اقلیم تو ہر دو سرائے | تو ملکی تخت تو شد چار پائے
گنج خدارا تو کلید آمدی | نز پئے بازیچہ پدید آمدی
مرتبۂ جو کہ برانی بجاہ | کس نخورد شربت باران بچاہ
ہیچ کسے رہ سوئے بالا نیافت | تا قدم از ہمت والا نیافت

پھر کہتے ہیں کہ خدا کا نائب اور خلیفہ بننے کے لیے بڑی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی ضرورت ہے۔ اور یہ نیابت و خلافت محض خوش خورا کی و خوش پوشاکی سے حاصل نہیں ہوتی۔ ان خیالات کو کیسی نادر تشبیہات و تجربات سے ثابت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پُردل "ترک" (سپاہی) تیر سے نشانہ کا کام لیتا ہے، مگر تنگ ظرف "مطبخی" (بھٹیارا) ایندھن کا۔

دھوبی کپڑے کو آگ پر رکھ کر اُجالتا ہے، لیکن مشعلچی اُسے آگ میں جھونکتا ہے۔ پست ہمت اور تنگ نظر آدمی کتنا ہی بڑھ جائے ذلیل ہی رہتا ہے جیسے فرش خواہ خز و اطلس ہی کا ہوتا ہم پامال ہے، ریشم کا کیڑا جو پتے چاٹ چاٹ کر بڑا ہوتا ہے دنیا اس کو ننگا کر کے اپنا بدن ڈھکتی ہے۔ مکھی اپنے دُہرے حریری ملبوس کے باوجود برہنہ بدن ہے۔ مچھلی اتنے فلس رکھنے پر بھی مفلس ہی رہی۔

آخر میں خلاصہ کے طور پر فرماتے ہیں ؎

آدمی ست از پے کارے بزرگ
گر نکند این ست حمارے بزرگ

علم بے عمل کی ذلّت

"علم کو" چراغ" اور "جہل" کو شب تاریک" سے تعبیر کرتے اور چراغ نہ ہو تو اندھیری رات میں کنوئیں میں گر جانے کا اندیشہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ عمل کو علم کا جزو لاینفک قرار دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ علم نام ہی عمل و اخلاص کا ہی۔ "آنکھ والا" (عالم فقیر ہو یا غنی، ہمیشہ یکساں رہتا ہے، جیسے خود آنکھ کہ وہ نہ کبھی موٹی ہوتی ہے نہ دُبلی۔ ان کے نزدیک واعظ بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسے سوتے ہوئے کا بڑبڑانا۔ کیا اچھی بات کہی ہے کہ قرآن کا صرف سر پر یا ہاتھ میں رکھنا بے سود "سود و سود گی" (گھس گھس) ہے۔ اس مضمون کو شاعر نے جس طریقہ سے لکھا ہے اُس کا خود اُنھیں کی زبان سے کچھ خوب لُطف آئے گا ؎

اے مُصر از جہل چو در مصر خر — اہل دگر باشد و اہلی دگر
شملہ چو گازر کدۂ آب گیر — سینہ تہی چوں سر بوحفص پیر
اہل نگرد د بعمامہ۔ سفیہ — خر نہ شود از جل دیبا فقیہ
منصب بے مایہ نہ در خور بود — گر ہمہ فرزند پیمبر بود

باب تو گیرم کہ علی مرتضیٰؓ است | وہ کت ازاں باب کلید کجاست
بے بصراں راست بہر جایگاہ | کاستن از ذل و فزودن زجاہ
بیش و کمی نیست بہ بینائے کار | دیدہ نہ فربہ شود و نے نزار
مشعلۂ کعبہ بہ گلخن مسوز | دلق خراز سوزن عیسیٰؑ مدوز
مصحف اگر بر سر و یا بر کف ست | سودِ سر و سودگی مصحف ست

انبائے زمانہ

حضرت امیرؒ نے اپنے زمانہ کی جو شکایت کی ہے وہ سوا چھ سو سال پہلے کی ہے، اسی پر اس زمانہ والوں کی حالت کو قیاس کیجیے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس وقت بھی گناہوں کی ایسی ہی کثرت تھی جیسی اب ہے بلکہ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے اُجلے کپڑے پر ذرا سا دھبہ بھی بد نما معلوم ہوتا ہے، بخلاف اس کے میلے کپڑے کے بڑے بڑے داغ بھی نظر نہیں آتے ہے

ایں چہ زمان ست کہ در ہر طرف | ہست بفسق اہل جہاں را شرف
ہر نفسے کار گنہ بیشتر | خواری دیں باشد ازیں بیشتر
آں کہ بفرضے نکند کاہلی | متقی اش نام کنند و ولی
بس کہ شد از کفر جہاں پر زدود | آں کہ شرار یست چراغے نمود

وائے نہ یکبار کہ صد بار وائے
زین ہمہ گبران مسلمان نمائے

دعوی دین و دل بے ترسناک
خندہ مزن بیہدہ بر دین پاک

اے ہمہ بر نسبت گبرانت زلسیت
نام مسلمانیت از بہر چیست

آنکہ تگ از شرع فراتر زدہ است
اللہ و یارب کہ زند عربدہ است

زشت بود از غر کاہل ستیز
غلغل تکبیر زدن در گریز

صوفیانِ حال کا نمونہ

ہست بسے صوفی پشمینہ پوش
کش نہ رسد بانگِ موذن بگوش

چون رہیش دور لسلطاں شود
تند بمحراب خراماں شود

سر تہِ دامانِ کسے در مبر
کو کندت غرقہ ز دامانِ تر

قبلہ مکن پیرِ خرابات را
تا بخرابی نبرد ذات را

در پے آں پیر چہ پوئی بفرق
کو بدِ خود نیک نماید بزرق

پیران بے حال کی تشبیہ اُس شپر کور چشم سے کیا خوب ہے جو مرغ کی اذان سُنتے ہی حسرت و افسوس کے ساتھ محراب کے تاریک سوراخ میں جا چھپتی ہے

شپرہ در قبلہ خزد پُر فسوس
صبح دم از بانگ نماز خروس

مرشدانِ زراندوزان کے نزدیک "برہمنان بُت زریں پرست" ہیں ۵

برہمنِ بت کہ کند شرح بید | تختہ سیاہش بود و خط سپید
بادہ تسبیح بیک لب خطا ست | مجلس و محراب بیک شب خطا ست
مسجد و میخانہ چو یک جا بود | نطعِ حریفاں ز مصلا بود
طاعتِ آلودہ نیاید بکار | مشک جگر سودہ نیاید بکار
صوفیِ میخوارہ کہ گریدز حال | گر ہمہ کشف ست مداں جز خیال
دُنبہ کہ گرگے بقفا گردد ش | پُرّی دُم لنگرِ پا گردو ش
زر کہ ستانی و دہی چیست ہیچ خس | خاصہ کہ بستانی و ندہی بکس
کسبِ زر از خود بشریعت بود | در روشِ فقر خدیعت بود
تا تو ندانی کہ زر از بت کم ست | برہمناں را بتِ زریں ہم ست
ایں ہمہ شیخانِ خزائن پرست | برہمناںند۔ بتِ زر بدست

صرف جوہر ذاتی اصل ہی

کم بود از چرب زبانان فراغ | دیگ کجا پختہ شود بر چراغ
دمدمۂ دیگ دما دم صلاست | زمزمۂ چاہ بزمزم صداست
گر پدرت داشت کمالے بزیست | آں حقِ او بود از آنِ تو چیست
نیست ہمہ نسلِ کریمان عزیز | تخم خیار ست بسے تلخ نیز

زشت بود سفلہ بجائے بلند کاسۂ خالی و صدائے بلند

بعینہ یہی تعلیم اسلام کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے "اذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم"۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بتاکید فرمایا کرتے تھے "اعملی یا بنت احمد اعملی"۔

ناقص تربیت کی مٹی پلید

تربیت کی جس درجہ ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ اور تربیت کو درحقیقت تعلیم پر بدارج ترجیح ہے۔ مطلع الانوار میں تربیت کے وہی اصول قائم کیے گئے ہیں جو بہترین شمار کئے جاتے ہیں۔ یعنی اولاد کی اصلاح کی کوشش سے پہلے ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ تربیت شروع ہی سے ہونی چاہیے۔ تربیت میں سختی کو دخل نہ ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "ہر بچہ اصل فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے، مگر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں"۔ "اگر کوئی کہے جبل اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اُسے سچا مان لو، لیکن اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کی جبلت بدل گئی تو اسے سچا مت جانو" اور جبلت در اصل نام ہے اس عادت کا جو تربیت کا نتیجہ ہوتی ہے، جس کی تربیت کی جائے اُسے حدیث میں ٹیڑھی ہڈی سے مشابہ قرار دیا گیا ہی کہ اگر اُسے چھوڑے رکھا جائے تو وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر سختی کی جائے تو اس کے ٹوٹ

جانے کا ڈر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تربیت میں غایت احتیاط کی احتیاج ہے۔ کلام پاک میں بھی نرمی سے بات کرنے اور بہتر طریقہ استعمال کرنے کا حکم ہے

گر تو بہی۔ خونِ تو بدرگ چراست ... ورنہ سگی زادۂ تو سگ چراست
نیش و جراحت نہ زمردم د مد ... از دم مار و دمِ کژدم د مد
چوں تو بدی۔ گرز تو زاید بتر ... خونِ جگر گوشہ بہ تہمت مخور
گر بچۂ خود بخورد گرزہ مار ... بچۂ او نیز شود بچہ خوار
میوہ کہ در نشتر سختش توئی ... خار ز خود خور کہ درختش توئی
شو ادب آموز پسر را ز پیش ... کہ چو قوی شد نتوانیش بیش
چرب کنی شانۂ نو را زباں ... موز گستن نہ فتد در زیاں
زادۂ بد در مکن و کن مکش ... ناخنہ از دیدہ بناخن بکش
زانکہ بداں گفت پدر نشنود ... جز سخنِ خویش دگر نشنود
ایں ز حدیثِ پدر اندر خروش ... آں ہمہ تن بر لبِ فرزند گوش
رنج کش طفل شکیبا بود ... پرورش ناز نہ زیبا بود

اولاد سے خدمت کی اُمید

بہترین تربیت کی تاکید کے باوجود حضرت امیر خسرو کا مشورہ والدین کے لیے یہ ہے کہ ماں باپ کی ہمت کا تقاضا یہی ہونا چاہیے کہ وہ اولاد سے خدمت

کے متوقع نہ رہیں، کیوں کہ خدا جانے اولاد کا مزاج کیسا قائم ہو؏

بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست — دانہ خورد جست ز بالا و پست
بچہ کہ گنجشک و کبوتر کشد — لرزہ کناں دانہ ز مادر کشد
صید ہماں بہ کہ بشست خودست — راحت مرد از کفِ دستِ خودست
خواجہ مبادا کہ بہ پیرانہ سر — بندۂ فرزند شود بہر خور
دہ پسر از یک پدر آسودہ گشت — یک پدر از صد پسر افتد بدست
ناخلفے را کہ بود شوم چہر — بر پدر و مادر و خویشاں چہ مہر
سگ چو گہِ خشم فغاں بر کشد — لقمہ ز دندان برادر کشد

نیز یہ کہ پیدائش اور پرورش کے زمانہ میں والدین کے اندر یہ جذبات تو ہوتے ہی نہیں ہیں۔ شفقت پدری و مادری کا فلسفہ کچھ اور ہی ہے؏

پرورش زادۂ دشوار زیست — آنکہ نہ زادہ است چہ داند کہ چیست
سہل نماید بر استر دناں — محنت زائیدنِ آبستناں
گیر کہ مادر کند از بہر خویش — ق پرورشِ زادہ بامید بیش
چیست صدف را کہ ز جانِ دو نیم — پرورد اندر دل در یتیم
دست قضا کیں ہمہ باہم نہاد — از پئے آبادی عالم نہاد
گر نہ دو آتش زدہ در خود شدے — دہر پر از جانوراں کے شدے

کلام کے بین السطور پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کے

مناسب حال تعلیم و تربیت کے وہ اتنے ہی حامی و خواہاں ہیں جتنا کہ ہونا چاہئے اور اس حقیقت کے معترف ہیں کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر لڑکوں کی خاطر خواہ تعلیم و تربیت محال عادی ہے۔ چنانچہ خود اپنی بیٹی کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

گرچہ کہ اخوانِ چو تو نیک اخترند | نے ز تو در دیدۂ من بہترند
دختر اگر نیست پسر کے شود | بے صدفِ سادہ گہر کے شود
جاں سگِ آں دختر آزادہ شد | کز رحمِ او پدرش زادہ شد
باید چوں دُر خلفِ ارجمند | تا صدف آوازہ بر آید بلند
دُر کہ بزرگاں ہمہ مدحش کنند | یادِ صدفِ ہم بطفیلش کنند

مذکورۂ بالا شعروں کے ظاہری معنی بھی نہایت لطیف ہیں۔ وہ یہ کہ "اگر بیٹی نہ ہو تو نہ بیٹا ہو اور نہ باپ"۔ خوب! بچوں کے رجحانِ طبیعت کا اندازہ کرنا بھی اصول و لوازم تعلیم و تربیت میں نہایت اہم ہے۔ اس خیال کو اُنھوں نے اس بے مثل مثال سے ثابت کیا ہے کہ اگرچہ مٹی اور پتھر بجائے خود بکار آمد ہیں، لیکن آئینہ یا پانی کی طرح عکس پذیر نہیں ہیں۔ بالفاظ دیگر اگر مٹی یا پتھر سے وہ کام لینے کی کوشش کی جائے گی جو آئینہ یا پانی کا ہے تو یقیناً محنت برباد جائے گی ؎

فیض ز قالب کہ نداند گذشت | بر دگرے خود نتواند گذشت

آئینہ و آب بود عکس گیر　　نیست گل و سنگ تصور پذیر
دیدہ نہ خود دید نزدیک و دور　　قابلِ آنست کہ بیند ز نور
گوش کہ صد مشعلہ با وے بود　　نیست چو قابل۔ نظرش کی بود

زرداری وفیاضی

اب سے سات سو برس پہلے کے مسلمان (خصوصاً امراء اور دربار رس لوگ) بے زری سے واقف ہی نہ تھے اور جو زر دار تھے ان کو فیاضی کے موقعے بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اس باب میں بھی حضرت امیرؒ نے جو کچھ کہا ہے وہ ایسا ہے کہ صرف اسی شخص کی زبان و قلم سے ادا ہو سکتا ہے جو انسانی فطرۃ کو اچھی طرح سمجھتا ہے ؎

گر ہمہ گبر ست کہ مالیش ہست　　در نظرِ خلق جمالیش ہست
ور چہ بود مومن و پرہیزگار　　ہر کہ زرش نیست ندارد عیار

مطلب یہ ہے کہ زردار کی بے دینی پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے اور بے زر مومن کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اس لیے مالدار بننے کی ہر ممکن اور جائز کوشش کرنی چاہیے۔

اور جب زر و مال ہاتھ میں ہو تو باموقع فیاضی سے دریغ نہ کرو۔ مالدار کا بخیل ہونا ایسا ہی جیسا جواہر کا کان میں یا گوھر کا دریا میں (گویا بیکار) پڑا رہنا۔ یہ بھی نہ ہو کہ سب کچھ اپنے پر یا اپنوں پر ہی خرچ کیا جائے اور بیگانے

محروم رہیں۔ اگر یہ ہو تو دینے یا خرچ کرنے والا گویا بولا ہے جو کاٹ کاٹ کر اپنے ہی سامنے ڈالتا جاتا ہی۔ اور اگر اُسے دیتا ہی جو مالدار ہے تو گویا موتی اُلٹے دریا میں پھینکتا ہی۔ پھر یہ کہ جسے دے اُسے بھی اندازہ کے ساتھ دے جیسے آنکھ میں سرمہ سلائی سے ڈالا جاتا ہی نہ کہ چمچے سے۔ دیتے وقت اپنی حالت کا اندازہ بھی ضروری ہے۔ غرض بخل و اسراف اور حقیقی فیاضی کے تمام مراتب بیان کر دیئے ہیں ؎

ارہ صفت قسمتی راست باش ... نے ہمہ چوں تیشہ سوئی خود تراش
لُطف بجائیست کہ دوری بود ... بر زن و فرزند ضروری بود
کیست کریم۔ آنکہ بمسکیں دہد ... نز پئے شہرت۔ نز پئے دیں دہد
ہر چہ تو نگر بتوانا فگند ... و آنکہ گہر باز بدریا فگند
گر توئی از راہِ کرم زرفشاں ... پُر بگدا کم بتو نگر رساں
ہر چہ بہ نسبت نہ فشاند کسے ... بخل ز اسراف نکوتر بسے
گرچہ عطا در ہمہ جا دلکش ست ... ہر چہ بہنجار بود آں خوش ست
دیدہ کہ از سرمہ دلیش دہند ... سرمہ نہ از چمچہ بمیلش دہند
دادنِ مکرم شرفے شد بلند ... دادنِ مسرف بزہ ور شخند
آنکہ دو یم جامہ ندارد بپوست ... بخیر دست ار دہد آنرا بدوست
نفقہ کہ بخشید بسر ما فقیر ... رحم بکن گر ببرد۔ گو بمیر

صحن جہاں شد چو خرابی نشاں — باغ بود بر ہمہ زرفشاں
آنکہ توانگر بزرست و منال — گر ہمہ بد ہد بود اسرافِ مال
از دو یکے چشم کرم راست نور — وز سہ یکے قسمتِ خیر الامور
پر دلی آں بہ کہ بطاقت بود — پر دلی از وام حماقت بود
حکم سخا نیست بہ بسیار چیز — از درمے دانگ و ز دانگے پشیز
کیست سخی؟ آنکہ زدانت دہد — ہرچہ دہد ہم بزمانت دہد

فیاضی کے موقعوں پر ایک اور مسئلہ بھی قابل لحاظ ہوتا ہے، یعنی "خویش و درویش" کا۔ ایسے موقعوں پر اپنوں کو بالکل ہی نظر نہیں کرنا چاہیے۔ جو کچھ کیا جائے بلا خواہش نام و نمود کیا جائے (علی الخصوص جب معاملہ اقارب کے ساتھ ہو) اپنوں کی امداد کے لیے یہ خیال کیسا تسکین بخش ہے کہ اس صورت میں جو کچھ ہاتھ سے جاتا ہے وہ گویا اپنے ہی ہاتھ میں آتا ہے ؎

شہرہ مکن ہرچہ بخویشاں دہی — در کفِ تست آنچہ بہ پریشاں دہی
سفلہ کہ دانگے بہ فقیر آورد — شش جہت از وے بنفیر آورد
گر تو شوی از ہمہ خویشاں بزرگ — در رمہ خویش شباں شو نہ گرگ
گر ہمہ شہد شش بدہاں آوری — زہر بود چوں بزباں آوری
آنکہ سر انجام زنی نشترش — بہ کہ ز اوّل ندہی شکرش
گر شرفے در رگ نیکوئے تست — ہر کہ بجز تست دعاگوئے تست

عرق بپا کی بدعا ضم شود — رشتہ بتعویذ نگرم شود
زو کہ بشیریت فتوت بود — خونش خورانی چہ مروت بود
منزل مہماں نہ بود ہر درے — بارِ عزیزاں نہ کشد ہر سرے

پھر فیاضی کے عموم سے سائلوں اور مفت خوروں کی ترقی کا جو اندیشہ ہو سکتا ہی، شاعر کا ہمہ گیر دماغ اس سے بھی خالی نہیں ہے، اور مخصوص انداز کے ساتھ سوال اور دست درازی کی مذمت بھی موجود ہے ؎

دست جواں مرد بود گنج بار — دستِ نگوں ہیچ نگیرد قرار
دست ستاں ست ستانندہ را — دست نگوں ست رسانندہ را
یعنی اگر تو دہی از کف درست — سجدہ کند دست بہ پشت نخست
سر نہد از دامنِ پر آدمی — پلہ چو برگشت ببوسد زمیں
پیشِ فشانندہ کہ ریزد بروں — گرد چینندہ ضرورت نگوں

جوانی کی باتیں

تا بود اسباب جوانی بہ تن — روئے چو گل باشد و تن چوں سمن
تازہ بود مجلس یاراں بتو — جلوہ کند صفِ سواراں بتو
شیفتگاں دیدہ بروئیت نہند — رخت ہوس بر سر کوئیت نہند
نکہتِ گیسو چو نسیم سحر — رنگِ بناگوش چو نسرینِ تر

نرگسِ تو بادہ نداند گناہ — غنچۂ تو خندہ ندارد نگاہ
تاب دہد چہرہ ز برنائیت — میل کند سینہ بر عنائیت
دیدہ سوئے فتنہ پرستی کشد — دل ہمہ در شوخی و مستی کشد
ناز کنی۔ ناز کشندت بجاں — دل طلبی۔ نیز دہندت رواں
روز چہ جوئی یہ شبت آں رسد — تا شبِ تو نیز بپایاں رسد

بڑھاپے کی گھاتیں

نوبت پیری چو زند کوس درد — دل شود از خوش دلی و عیش سرد
گونۂ رخسار بزردی زند — آتشِ معدہ دمِ سردی زند
موئے سپید از اجل آرد پیام — پشتِ خم از مرگ رساند سلام
در تن و اندام در آید شکست — لرزہ کند پائے ز سستی چو دست
چشم شود منزوی از خانہا — رخنہ شود رشتۂ دندانہا
قوتِ دل بشکند و زور تن — پوست جدا گردد چوں پیرہن
چنگ صفت رگ جدا از پشت پیر — تار بجنبد چو کہن شد حریر
تیرہ شود مشعلۂ نور عین — دل بمصلا گشد از کعبتین
خشک شود عمدۂ بازو چو کلک — سست شود مہرۂ گردن ز سلک
از مے و گلزار فراغ او فتد — زہد ضروری بدماغ او فتد

برہمہ ایں دور دمادم رسد — ازہمہ بگذشتہ بماہم رسد

"عہد پیری شباب کی باتیں"

پیر کہ او دردِ سبیلی خورد — لعبتِ عید ست کہ سیلی خورد
پیری نداف کہ از پنبہ خاست — راست مدال پشم ز پنبہ جداست
پیر نگیسر ند بموے سپید — تا بر پیراں نبود زو اُمید
باشد چو کافور بہ پیرانہ سر — پاک ز بیروں و دروں سربسر
نافہ مشو گر پئے خونِ تباہ — موئے سپیدش بود و دل سیاہ
کو زشدی نفس مکن جیفہ خوار — زندہ بود زاغ گماں راشکار
پیر شدی پیشۂ پیراں پذیر — زشت بود لعبِ جواناں زپیر
پیر کہ برد رسمِ جواناں زید — مردہ بود گرچہ بصد جاں زید
وانکہ جواں پیر تبز دیر گشت — طفل بود گرچہ بمو پیر گشت
نسبتِ پیری و جوانی نہ موست — ہرچہ بہنگام بود آں نکوست
موئے کہ سازند سپید از گلاب — سخرہ چو موے سیہ است از خضاب
عمر چو از حیلہ نخواہد فزود — سبلت رنگیں بتکلف چہ سود

سچ ہے ؎

عہد پیری شباب کی باتیں — ایسے ہیں جیسے خواب کی باتیں

یا یہ کہ ؎

شیئان عجیبان ھما ابرد من یخ
شیخ یتصبی وصبی یتشیخ

مدارج عمر

عمر کے مختلف حصوں میں انسان پر جو حالات گزرتے ہیں ان کو متعدد شاعروں نے بیان کیا ہے اور ان سے اپنے طریق پر عمدہ نتائج اخذ کئے ہیں۔ امیر المومنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اس خصوص میں ایک قطعہ ارشاد فرمایا ہے جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ غالباً کسی زبان میں اس خیال کو حضرت مولاؑ سے پیشتر ادا نہیں کیا گیا۔ بعد کی نظمیں تو مختلف شعرا اور مختلف زبانوں کی نظر سے گزری ہیں ؎

اذا عاش امرءٌ ستین حولاً
فنصف العمر تمحقہُ اللیالی

ونصف النصف یمضی لیس یدری
لغفلتہ یمیناً عن شمال

وثلث النصف آمال وحرص
وشغل بالمکاسب والعیال

وباقی العمر اسقام وشیب
وھمٌّ بارتحال وانتقال

فحب المرء طول العمر جہل
وقسمتہ علی ھذا المثال

یعنی اگر آدمی بفرض ساٹھ سال زندہ رہے تو گویا آدھی عمر (۳۰ سال) سونے

ہی میں برباد ہو جاتی ہے۔ اور آدھی میں سے آدھی (۱۵ سال) اس طرح گزر جاتے ہیں کہ دائیں بائیں کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ اور اس نصف کی ایک تہائی (۱۰ سال) کو کھانے کمانے اور بال بچوں کے لیے رکھ لو۔ اب رہی باقی عمر (۵ سال) وہ بیماری بڑھاپے اور مرنے کی فکر و غم کی نذر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں طول عمری کی خواہش سراسر نادانی ہے حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں ؎

ششدرہ راہ سہ پنجم کشاد ... ہفت و نہم در شش و پنج اوفتاد

گرچہ مہ چاردہ من بکاست ... دل ز سر چاردہ بازی نخاست

عمر بدہ بازی و نادانی است ... بست شد آغاز پریشانی است

از دو ربع و ز دہ زسی تا چہل ... ہر چہ کنی خوی پذیرست دل

چون ز چہل پائے فراتر نہی ... سکہ محال ست کہ دیگر نہی

از پس پنجاہ در آید شکست ... وائے بد ینگونہ کہ رفتی شصت

از پس ہفتاد بہفتاد نی است ... حد بقا زاں سوے ہشتاد نیست

در نود آئین حیات اندکیست ... زیستن و مرگ بہ نسبت یکیست

ور بصد افتد حد پایندگی ... مرگ نکوتر ز چنان زندگی

جس نتیجہ کی نسبت حضرت امیر علیہ السلام نے از راہ انتہائے بلاغت کنایت سے کام لیا اسی کی حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کر دی اور کہدیا کہ ؎

مہلت تو گر صد و یا پنجہ است ... از پئے آرائش زاد رہ است

چوں تو دریں تختہ نداری شمار | عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

مقصد دونوں بزرگوں کا واحد ہے یعنی انسان ساٹھ سال جیا تو کیا اور سو سال جیا تو کیا، اُسے چاہیے کہ جو کچھ کرنا ہے اسی تھوڑی سی مہلت میں کر لے اور طویل العمری کے غم میں نہ پڑے۔

مناظر

رات کا منظر

صوفی گردوں چو بخلوت نشست | گرد فلک سبحۂ پرویں بدست

طرۂ ظلمت ز نسیم بہار | مشک فشاں شد چو لب وزہ دار

دہر پر از غالیۂ سودہ گشت | دام و دد از تنگ دل آسودہ گشت

چشمۂ خور برد ز ہر خانہ تاب | تا ختن آورد بہر دیدہ خواب

مردمک چشم کساں تا بروز | گرد ز مژگاں در خود میخ دوز

سایہ فگن خاک بچرخ بریں | چرخ شدہ سایہ نشین زمیں

جن و ملک ہر دو شدہ گوشہ گیر | دزد و عس ہر دو شدہ توشہ گیر

زاں شب فرخندہ کہ میموں شدہ | بوم چو طاؤس ہمایوں شدہ

از اثر نور ثریا نشیں | مرغ مسیحا شدہ خورشید بیں

طلوعِ سحر

مرغِ سحر گفت چو تسبیحِ پاک — بانگ موذن بفلک شد ز خاک

خلوتیِ شرق برآمد ز دور — بر کتف افگندہ مصلائے نور

صبح کہ شد نور بصدقش گوا — زد قدمِ صدق بروئے ہوا

جنبش پاکاں سوئے محراب گشت — چشم سگاں پردہ کشِ خواب گشت

شب پرہ از گنبد فیروزہ گوں — رفت بہ فروالۂ گنبد دروں

بوم کہ در رفت چو دزداں بباغ — دردِ سرِ خویش شد از کوبِ زاغ

مرغ سحر خیز نوا بر کشید — زمزمۂ تر بہوا بر کشید

باد کہ بر لالہ و گل پا نہاد — رقص کناں روئے بصحرا نہاد

تازہ شد از ابر بہاری چمن — خندہ زد از یاد ریاحین سمن

ابر کہ از باد وزاں شد ستوہ — بست سراپردہ بہ اوتادِ کوہ

سُرخیِ مشرق ز افق رو نمود — ہمچو مئے سُرخ ز جام کبود

شاہدِ صبح از رخ لعل و سپید — داد حریفانِ طرب را نوید

گرد سخن رود بریشم زناں — گشت رواں جامِ صبوحی خوراں

نادرہ صبحی کہ ہمہ ماہ و سال — شد ز دمش فرخ و فرخندہ فال

مرغ کہ آہ از دلِ غمکش زدہ — در جگرِ سُرخ گل آتش زدہ

بلبل نالندہ ز غم دیدہ تر — سینہ ز آواز خراشیدہ تر
کبک و کبوتر بنفیر آمدہ — زاغ و زغن در بم و زیر آمدہ

بہار کی بہار

باغ در ایام بہاراں خوش ست — موسمِ گل با رخِ یاراں خوش ست
چوں گلِ نوروز کند نافہ باز — نرگسِ سرمست در آید بناز
سبزہ بر آرد خط عاشق فریب — از دل بشنیدہ رباید شکیب
برگ شود برگلِ نسرین فراخ — آب چکد ز ابر بر اندامِ شاخ
سروِ تر اندام ز لطفِ صبا — از خزِ بے تار بپوشد قبا
تازہ شود لالہ چو رخسار دوست — غنچۂ نو خیز نگنجد بپوست
بر رخِ گل غازہ کند لالہ زار — جلوہ کناں دست بر آرد چنار
از خطِ سنبل کہ معنبر شود — خاک چمن غالیۂ تر شود
ابر بگوید بر رخِ بوستاں — باغ بخندد چو لب دوستاں
تا بنہد بر جگرِ لالہ داغ — گل ہمہ از باد فروزد چراغ
بط ز ترانہ کہ برود آورد — فاختگاں را البرود آورد
گرچہ کند مرغ زمستی خروش — نیز نہد بر سرِ گل پا بہوش

خزاں کی پکار

باز چو گل رخت بریزد ز خار — خندہ فراموش کند لالہ زار

باغ دہد حلۂ رنگیں بباد — غنچہ بہ بندد لبِ شیریں گشاد

سروِ سرافراشتہ پست اوفتد — در ورقِ لالہ شکست اوفتد

نافِ شگوفہ ندہد بوئے مشک — پر شکند فاختہ از شاخِ خشک

مرغ خورد برگِ گلِ نسریں دریغ — بید بیارد لبِ سر سبزہ تیغ

نسترن از شاخ در افتد نگوں — خشک شود در جگر لالہ خوں

سرد شود چشمہ چو افسردگاں — زرد شود سبزہ چو گل خوردگاں

شاخ بنفشہ کہ ز جا بر شود — کژدمۂ دیدۂ عبہر شود

برہنہ گردد چمن حلہ پوش — شاخ دہد مژدہ بہیزم فروش

خنجر سوسن چو فتد بر زمیں — سایہ ببرّد ز سرِ یاسمیں

ابر نیارد گہرے از سپہر — خار نخارد سرِ نسریں بمہر

خلاصۂ کلام

مثنوی مطلع الانوار کے متعلق مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا وہ صفحات بالا میں پیش کر چکا۔ میں شروع ہی میں کہہ چکا ہوں اور اب آخر میں بھی اُسے دُہراتا

کہ میں نے کتاب کے معانی ومحاسن کے استیعاب کی مطلق کوشش نہیں کی۔ نہ اس کی ضرورت تھی، اور نہ یہ میرے لیے ممکن تھا۔ حضرت امیر خسرُو درحقیقت ان انسانوں میں تھے جن کو خلّاق علی الاطلاق کی بے انتہا قدرت کا عجیب وغریب نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

وہ فطری شاعر تھے۔ انگلستان کے مشہور شاعر اور "ہومر" کے مترجم پوپ Pope (سنہ ۱۶۸۸-۱۷۴۴ء) کی نسبت کہا جاتا تھا کہ

"He lisped up in numbers, for the numbers came" (یعنی آمد کا یہ حال تھا کہ تتلا کر بولنے کے زمانہ میں بھی وہ نظم ہی میں بولتا تھا) بلاشبہ پوپ بڑا شاعر ہے اور اوائل ہی سے اس کے اندر شعر گوئی کا مادہ اور رجحان پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ سنہ ۱۷۱۱ء یعنی ۲۳ سال کی عمر سے پہلے کے اس کے کسی کلام کا پتہ نہیں ہے۔ انیسویں صدی کے نامور انگریزی ادیب اور مورخ مکالے (Macaulay) کے متعلق بھی مشہور ہے کہ وہ آٹھ برس کے سن میں شعر کہنے لگا تھا لیکن اس سن کے کلام کا کوئی حصہ محفوظ نہیں ہے (حال آں کہ پوپ اور مکالے دونوں کا زمانہ "تاریخ کا زمانہ" ہے) بخلاف اس کے امیر خسرو کی صغرسنی کا ایک پورا دیوان "تحفۃ الصغر" کے نام سے محفوظ ہے، چنانچہ اس دیوان کے دیباچہ میں وہ خود لکھتے ہیں کہ مجھے اوائل عمر ہی سے شعر گوئی کا فوق العادت ذوق تھا۔ جب

خواجہ اعزالدین سے پہلی بار ملاقات ہوئی تو اُنھوں نے امتحاناً چار لفظ مو[1] (بال)، بیضہ[2]، تیر[3] اور خربزہ[4] ایسے بتا کر جن میں باہم بظاہر کوئی ربط نہیں تصنیف رباعی کی فرمائش کی۔ میں نے فی البدیہہ ذیل کی رُباعی موزوں کی ؎

هر موئے[1] که در دو زلف آں صنم ست
صد بیضہ[2] عنبریں دراں موئے ضم ست
چوں تیر[3] مداں است دلش را زیرک
چوں خربزہ[4] دندانش درونِ شکم ست

اس واقعہ کی تصدیق یورپین مستشرقین نے بھی کی ہے۔ ان کے شاعرانہ کمال کو دنیا تسلیم کرتی آئی ہے۔ پُر گو ایسے ہیں کہ اشعار کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ بدیہہ گوئی کا یہ عالم ہے کہ تین ہزار تین سو چوبیس ۳۳۲۴ بیت کی مثنوی (مطلع الانوار) بے تکلف دو ہفتہ میں کہہ ڈالی۔ کل خمسہ (جس کے اشعار کی مجموعی تعداد تقریباً اٹھارہ ہزار بیت ہے) تین سال میں پورا کر دیا، حال آں کہ شاعری ان کے لیے محض تیسرے درجہ کے مشاغل میں تھی۔ مقابلہ نظامی کا تھا جو اپنے فن کے امام ہیں، سوائے شغلِ شعر کے اور کوئی فکر نہیں رکھتے تھے، اصناف شعر میں محض مثنوی گوئی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ اور باوجود تقریباً سوا سو سال گزر جانے کے کسی اور شاعر نے اس مقابلہ کی جرأت نہیں کی تھی۔ چنانچہ ان تمام واقعات کو خسرو ایک موقع پر یوں بیان کرتے ہیں ؎

(نظامی کی حالت)

اوزان ہمہ فکر گوہر آمائے
ننہاد بروں ز یک روش پائے

صد طرز سخن چو شکر و شہد | ننمود مگر بشنوی جہد
کوشش ہمہ در سخن سگالی | خاطر ز ہر التفات خالی
بارے نہ بہ دل مگر ہمیں بار | کارے نہ دگر مگر ہمیں کار
از ہر ملکے و نیک نامے | اسبابِ معاش رانظامے

(خود اپنی حالت)

مسکین من مستمند بے ہوش | از سوختگی چو دیگ در جوش
شب تا سحر از صباح تا شام | در گوشۂ غم نگیرم آرام
باشم ز برائے نفسِ خود رائے | پیشے چو خوئے ستادہ بر پائے
تا خوے نہ رود ز پائے تا سر | دستم نشود ز آبِ کس تر
مزدے کہ دہند منت داد | وال رنج کہ من برم ہمہ باد
با چندیں شغل خاطر آشوب | چندیں برنود ہم زنیک چوب

نثر کلام کی مقدار بھی محیر العقول ہے۔ بلند پایہ اس درجہ ہیں کہ بڑے بڑے استاد اور نقاد باوجود سعی بلیغ ان کی گرد کو نہیں پہونچتے۔ مع ہذا سہل گو بھی اتنے کہ چھمو[1] ساقن تک کو نہال کردیں۔ فن شعر میں وہ اہلِ ایران تک کے نزدیک نہ

[1] حضرت امیر خسرو کی ہم عصر دلی میں چھمو نام ایک ساقن (نیل گر فروش) تھی ایک دن (بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

صرف مسلمہ اُستاد ہیں بلکہ صاحب ایجاد ہیں۔

علوم نقلیہ وعقلیہ کا معلوم نہیں وہ کون سا شعبہ ہی جس میں ان کو درک وافی نہ ہو۔ کلام میں جس علم اور جس فن کا ذکر کرتے ہیں، ایسی صفائی اور روانی کے ساتھ کرتے ہیں کہ کہیں رُکنے اور بند ہونے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ بعض فنون میں ان کے ایجاد موجود ہیں۔ اس وقت کی کوئی علمی زبان ایسی نہ تھی جس کے وہ ماہر نہ ہوں بعض موقعوں پر اُنھوں نے سنسکرت زبان کی خصوصیات اور صرف ونحو کے مسائل اس نہج پر لکھے ہیں کہ صرف واقف کار ہی سے اس کی توقع ہوسکتی ہی۔ تصوف کے اندر آپ کے پایۂ گراں مایہ کا کچھ اندازہ اس سے ہوسکتا ہی کہ حضرت محبوب الٰہی سلطان الاولیاؒ کے محبان خاص ومقربان بااخلاص سے تھے جن کے "سینۂ سوزاں" پر مرشد کو ناز تھا اور حضرت کی درگاہ وبارگاہ سے "ترک اللہ" کا خطاب حاصل۔

بحر سیاست کے ایسے بے باک غواص وتیراک تھے کہ سات سلاطین کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)۔ اس نے فرمایش کی کہ میاں خسرو سب کی تکیں ملایا کرتے ہو، کوئی ٹنک میری بھی ملا دو۔ اس پر آپ نے فی البدیہہ کہا ؎

اوروں کی چوبہری (نوبت) باجے چھمو کی آٹھ پہری — باہر کا کوئی آوے ناہیں آویں سارے شہری

صاف صوف کر آگے راکھے جاہیں ناہیں توس (تنکا) — اوروں کے جہاں سینگ سماوے چھمو کی تھاں ہوسل

(یعنی ایسی گاڑھی کہ "سینگ کھڑی رہے"؛ یہ محاورہ یہیں سے لیا گیا ہی)

درباروں میں بارسوخ باریاب رہے۔

خسروؒ کی ان تمام مختلف ومتنوع حیثیتوں پر غور کرنے سے شاعر کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے ؎

لیس من اللّٰہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

اور اس لیے کمالات خسروی کے استقصا سے اپنا عجز تسلیم کرلینا ہی بہتر ہے ؎

نے سوے تو دعوی طاعت بریم
عاجزی خود بشفاعت بریم

البتہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی نسبت نہایت اختصار کے ساتھ چند استادان فن ونقادان سخن کی رائیں نقل کرکے یہ "مقدمہ" طے کردیا جائے۔

صفحات بالا میں کسی موقع پر ان چند اساتذہ کے نام بتائے گئے ہیں جنھوں نے نظامیؒ کے مقابلہ اور خسروؒ کے تتبع کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ جلال اسیرؔ، وحشیؔ، حزیںؔ اور قاآنیؔ بھی قابل ذکر ہیں۔ اور اگر اس فہرست کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے تو ناموں کا شمار کم از کم ستّر تک پہونچے گا۔ بہ لحاظ زمانہ یہ سلسلہ خواجوے کرمانی (سنہ وفات ۷۵۳ہجری) سے شروع ہوکر عبدالرحیم دہری (سنہ وفات ۱۲۷۳ ہجری) پر تمام ہوتا ہے۔ گویا اتنے کثیر التعداد دماغ وقلم سواپانسو سال کی طویل مدت تک برابر سرگرم سعی

وجولاں رہے، اور یہ واقعہ بجائے خود بہت بڑا ثبوت ہی امیر خسرو کے کمال کے مسلّم ہونے کا۔ تاہم اصل الفاظ کا اعادہ بھی یقیناً خالی از افادہ نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہوں:-

(۱) امیر حسن علاء سنجری

خسرو از راہ کرم بپذیرد   آں چہ من بندہ حسن می گویم
سخنم چوں سخن خسرو نیست   سخن این ست کہ من می گویم

(۲) ضیاء برنی

"امیر خسرو، خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است۔ در اختراع معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر نداشت۔ و ہرچہ نسبت طبع لطیف و موزوں کند باری تعالیٰ او را دراں ہنر سرامد گردانیدہ بود۔ وجودے عدیم المثال آفریدہ و در قرن متاخر از نوادر اعصار پیدا آوردہ۔"

(۳) خواجوے کرمانی

سوختم ایں لخلخۂ خسروی
در طبق موہبت مولوی

(۴) کاتبی نیشاپوری

میر خسرو را علیہ الرحمہ شب دیدم بخواب
گفتم ایں عصمت ترا یک خوشہ چیں خرمن ست

(الخ)

(۵) جامی

اہل دل از فکر چو محفل نہند | بادہ را از قدح دل نہند
رشحہ ازاں بادہ بجامی رساں | رونقِ نظمش بہ نظامی رساں
پست چو خاک ست بریز از نوش | جرعہ از جامگہ خسروش
قافیہ آں جا کہ نظامی سزا ست | برگزر قافیہ جامی سزا ست
بر سرِ خسرو کہ بلند اختر ست | از کف درویش گلے در خور ست

(۶) ہاشمی کرمانی

خامۂ خسرو چو گہر بار شد | نامۂ او مطلع الانوار شد
گرد دراں نامہ تکلف بسے | گفت جوابے کہ چہ گوید کسے
فہم رموزش نکند ہر کسے | زاں کہ معانی ست بسے در بسے
گفتۂ او در نظر نکتہ داں | می دہد از علم لدنی نشاں

(۷) ظہوری

بساطِ ادب برگراں افگند
بہ خسرو غزل درمیاں افگند

(۸) شہزادۂ دارا شکوہ

"در اشعار ایشاں یکہ بیت ست کہ کم کسے باآں خوبی گفتہ باشد۔
مضمونہائے تازہ و عالی در اشعار امیر آں قدر ست کہ اگر ہمہ را جمع کنند از

تصانیف بعضے زیادہ می شود۔ وہمیں طور در اقسام زبان وفنون علم ہندی بمثیل بودہ اند۔ بجامعیت ایشاں کم کسے گزشتہ۔"

(۹) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

"امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان الشعرا و برہان الفضلا ست۔ در وادی سخن یگانۂ عالم و نقاوۂ نوع بنی آدم ست۔ وے در سخن عالمے است از عوالم خداوندی کہ پایاں ندارد۔ وا و را از مضامین و معانی در اطوار سخن و انواع آں دست داد کہ ہیچ کس را از شعرائے متقدمین و متاخرین نداده۔"

(۱۰) آزاد بلگرامی

اے خسرو شوخاں چہ کند وصف تو آزاد

"خوباں عمل فتنہ ز دیوان تو یابند"

(دوسرا مصرعہ خود خسرو کا ہے)۔

امیر بایسنغر اور دولت شاہ خمسۂ خسروی کی ترجیح کے قائل تھے خان آرزو نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے بعض شعرا نے محض اس ایک شعر کی وجہ سے:

قطرۂ آبے نخورد ماکیاں

تا نکند رو بسوے آسماں

خمسۂ خسروی کو خمسۂ نظامی پر ترجیح دے دی ہے۔ اگرچہ یہ بالکل صحیح ہے کہ محض اس ایک شعر کے سبب سے ایک خمسہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیجا سکتی

تاہم اس سے ان شعرا کے رجحان طبع کا حال معلوم ہوتا ہے۔

یورپین مورخین و مستشرقین میں سے سر ہنری ایلیٹ، ڈاکٹر اسپرنگر اور ڈاکٹر ڈینیزن راس قابل ذکر ہیں جنھوں نے امیر خسروؒ کو ہندوستان کا مشہور ترین فارسی شاعر اور باکمال موسیقی داں تسلیم کیا ہے اور اُن معدودے چند مشہور عالم سخن سنجوں میں شمار کیا ہے جن کا نظیر مادر گیتی بہت کم پیدا کر سکی ہے۔

یہ تو حضرت امیرؒ کے تسلیم کمال کا مثبت پہلو ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ جن شعرا نے کسی خاص سبب اور خاص خیال سے امیر خسروؒ کی تنقیص کی ان کو زمانہ اور عام رائے کی تائید حاصل نہ ہو سکی۔ پھر جن استادوں نے مقابلہ کا حوصلہ کیا (اور ہر عہد میں اور بہت سوں نے کیا) ان میں سے اکثر سے تو پورے خمسہ کی تکمیل بھی نہ ہو سکی اور جن معدودے چند نے ایسا کیا ان میں سوائے ملّا جامیؒ کے کسی کو قبول عام کی سند نہ مل سکی۔ چنانچہ "عرفی کی مثنوی "مجمع الابکار" کی نسبت آذر اصفہانی نے لکھا ہے:

"عرفی درباب استعارہ اصرار دارد، بحدے کہ مستمع از معنی مقصود غافل می شود ازاں جملہ مثنوی کہ دربرابر مخزن الاسرار گفتہ شاید بر بے وقوف مشتبہ شود، اما استاد ماہر می داند کہ بسیار بد گفتہ"۔ اسی مثنوی کے بارہ میں حکیم ہمام کا قول ہے

عرفی ما در غزل اُستاد بود   خانہ خراب و دہش آباد بود

مثنویش طرز فصاحت نداشت   کان نمک بود و ملاحت نداشت

مثنوی "منبع الانہار" قمی و ظہوری نے (جو دربار دکن کے ملک الشعرا تھے) مل کر لکھی تھی اور ایک بار شتر انعام پایا تھا۔ جب ذہنی سے فرمائش ہوئی تو اس

نے یہ رُباعی لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں گزرانی ؎

در مدح و ثنایت اے شہنشاہ دکن　　معذورم دار اگر نگفتم "مخزن"

مپسند کہ بریک شترزر گیرم　　خون دو ہزار بیت بد در گردن

جلال اسیر کی مثنوی کی نسبت واله داغستانی کا خیال ہے کہ "بعضے ابیاتش از لباس معنی عور ماندہ"۔

زلالی کی مثنوی "حسن گلوسوز" کے متعلق رائے ہے کہ "زلال افکارش اکثر دُرد آمیز ست"

شیدا کی مثنوی "دولت بیدار" کے بارہ میں "ریاض الشعرا" میں ہے کہ "اکثر اشعارش ماخوذ از دیگران ست، نہ ایں کہ بعنوان توارد بلکہ دریں امر عاید و مصر بود"

حکیم ابوالفتح کی مثنوی "مظہر الاسرار" پر طاہر نے یہ فقرہ چست کیا تھا کہ "اسرار خفیہ درآں درج ست۔ چوں فقیر قابلیت فہم آں معانی ندارم اکثر نافہمیدہ ماند۔ خدا توفیق دریافت آں کرامت کند"

زاہد نے میر علمی کو اپنی مثنوی سُنائی اور بسم اللہ کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ؎

کنگرۂ سین چو خنداں شدہ

خندۂ او از بن دنداں شدہ

تو میر صاحب نے فرمایا کہ کنگرۂ سین کیا تمھارے شعر پر تو در و دیوار خندہ زن ہیں۔

فیضی نے اپنی مثنوی "مرکز ادوار" میں حسب عادت ایجاد معانی واختراع مطالب کے بڑے بڑے دعوے کیئے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

قطع نظر کُن ز خیال دگر — زاں کہ پسر خواندہ نگردد پسر
ہر چہ خداداد بہ آں شاد باش — طالب معنی خداداد باش

مگر ثنائی نے اُسے یوں نشانہ کیا کہ ؎

چند زنی لاف کہ در ساحری — سامریم سامریم سامری
دعوئے ایجاد معانی مکن — شمع نہٗ چرب زبانی مکن
طبع تو ہر چند در ہوش زد — یک سخنِ تازہ نشد گوش زد
انچہ تو گفتی دگراں گفتہ اند — دُر کہ تو سفتی دگراں سفتہ اند
خانہ کہ از نظم بیاراستی — آب و گلش از دگراں خواستی
سقفِ منقش کہ دراں خانہ است — نقشِ وے از خامۂ بیگانہ است
طبع تو دارد روشِ باغباں — ساختہ باغے ز نہالِ کساں
سبزۂ آں باغ نہ زاغِ دگر — ہر گل رعناش زباغِ دگر
غنچۂ آں گرچہ رواں پرورست — لیک زخونِ جگرِ دیگر ست
یک سخن از نظمِ تو بود درست — مضحکۂ ایں سخنِ نظمِ تست
گرچہ بروئے تو نگوید کسے — ق — عیب تو بیش تو نجوید کسے
لیک بہ غیب تو ملامت گراں — انجمن آرائے سخن پروراں

شعر ترا گر ہمہ یاں آورند | عیب تو یک یک بزباں آورند
شعر ترا پیش تو تحسیں کنند | وز پس تو لعنت و نفریں کنند

ختم سخن

یقین ہی کہ ان تمام رایوں پر مجموعی حیثیت سے غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا ضرور سہل ہوگا کہ سوائے خمسۂ خسروی کے خمسۂ نظامی کو کوئی نہیں پہونچتا، اور خمسۂ جامی اس سے دوسرے درجہ پر ہی - رہی ایک کی دوسرے پر ترجیح اس کی نسبت خود حضرت امیرؒ نے جو ایک سے زیادہ مواقع پر فرمایا ہی اس پر اکتفا نہ کرنا حد ادب سے گزرنا ہی - و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ٥

جام مے ساختم از خون خویش | نے خم سر کہ کند سینہ ریش
دو و برآوردہ ام از جاں فگار | تا رقمی کردم از ینساں نگار
زانبوہے رمز تر و گوہریں | جانہ کہ انگشت نہد کس بریں
سفرہ چو در پیش گہ خوان رسد | بیشتر از کاسہ نمکداں رسد
چوں قلم آراستن نامہ جست | خال نہد بر رُخ ناخن نخست
دُر کہ دریں سینہ نہاں داشتم | یک بیک از دل بزباں یاشتم
گر بد و گر نیک فگندم بہ پیش | خواہ کمش نرخ کُن و خواہ بیش
ہرچہ دلم ریخت دریں حقہ دُر | قطرہ نم بود ز دریائے پُر

من کنم آنچہ از دلم آمد بکسب
باقی الاتمام علی اللہ فحسب

نظمِ کس از عیب و ہنر پاک نیست
آبِ رواں بے خس و خاشاک نیست

چشمِ ہنر بیں بود از عیب پاک
بے ہنر از عیب کند۔ زو چہ باک

رسمِ بزرگاں بود انصاف کار
کارِ خساں نیست مگر خار خار

دل چو ہمہ دُرّ بزرگم سپرد
کے شود از سرزنشِ خصم خرد

ایں دو رقم کش نمِ خوں دادہ ام
چاشنیِ بادہ بروں دادہ ام

تا کنم آں را کہ بود بادہ کش
ہم بیکے چاشنیِ بادہ خوش

مایہ یکے دادہ ام از صد بروں
تا نکشم کن مکن از حد بروں

گیر کہ ما چیست فراہم نہ ایم
آنکہ کم از ماست از و کم نہ ایم

دیر شود پختہ چنیں زود پخت
گر ز نئے پختہ ام ایں دود پخت

ہر کہ خورد بادہ حلالش بکام
وآنکہ حرامش کند او را حرام

ہر چہ دریں شعبدہ بستم امید
نامہ سیہ کردم و دیدہ سپید

روزِ قیامت کہ کنندم خطاب
ہیچ ندانم کہ چہ گویم جواب

یارب از آئینِ صواب خودم
ہم تو بیاموز جوابِ خودم

بو کہ ز نزہت گہِ دار السلام
بوے علیکے رسدم و السلام

محمد مقتدیٰ خاں شروانی

علی گڑھ، ۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۴ھ
مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

این برجِ دقایق کہ مطلعِ انوارِ الٰہی ست و این درجِ

حقایق کہ مجمعِ اسرارِ نامتناہی ست از ثنائے

مالکِ یوم الدین فاتحہ الکتاب یافت الحمد للہ

رب العالمین

خطبہ قدس ست آیہ ملک قدیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم
زائچہ حکمت توقیعِ راز | نیست مگر این رقمِ جاں نواز
شمسہ نہ منظرِ ہر دو سرائے | مطلعِ دیباچہ وحیِ خدائے
نامۂ لاریب چہ دریاست این | برسرِ این نامہ چہ طغراست این

۱؎ زائچہ ۲؎ کیس ۳؎ چہرہ، رخسارہ، شروع، آغاز ۱۲

آں کہ زجان زندہ برآرد نفس　　فاتحۂ[۱] حمد خداے ست و بس

حرف الٰہی چو برآرد علم　　زہرہ قلم را کہ نہ گردد قلم

عقل ازیں[۲] گنج ندارد کلید　　وہم بریں[۳] پایہ نیارد رسید

ور کند اندیشہ دریں رہ ستیز　　دست سیاست زندش تیغ تیز

معرفت ار جوید ازیں پردہ بار　　شحنۂ غیرت کندش سنگ سار

سہل بود ہر کہ[۴،۵] بدو حرف کن　　از ملک العرش چہ سنجد[۶،۷] سخن

حرف کمالش ز خط کبریا　　مُہر زدہ بر دہن انبیا

تا صفتش پردہ نشینندہ تر　　کورتر[۸] آں دیدہ[۹] کہ بینندہ تر

کے سخن[۱۰] او بجد مردم ست　　زیں نفسے کو بہ ورقے گم ست

زیں دم[۱۱] و بادے کہ تواں درگرفت　　پردہ زنگارش نہ تواں برگرفت

سکۂ حکمش ز تغیر[۱۲] برون　　عرصۂ ملکش ز تصور برون

عرصہ کہ ہستی ہمہ سنجد درو　　لیک سر موے نگنجد درو

زاں نمطے کامد ازو نقش کس　　غایت[۱۳] آں نقش ہمان ست و بس

میوہ ہماں ست کزو یافت بر　　نے بہ[۱۴] ازیں گردد[۱۵] و نے[۱۶] زیں بتر

ہر چہ[۱۷] نوشتہ خط خویش اندرو　　باز نخواہد[۱۸] کم و بیش اندرو

ز۱ فاتحہ و　ز۲ بداں　ز۳ بدیں پایہ ندارد　ز۴ تاکہ برو - ز۵ تاکہ بدو
ز۶ نگنجد　ز۷ چہ گنجد　ز۸ کورتریں　ز۹ چشم　ز۱۰ زو　ز۱۱ دم و بادے
ز۱۲ فزوں　ز۱۳ عاقبت　ز۱۴ نے بہ زیں　ز۱۵ یابد　ز۱۶ نے زاں　ز۱۷ تا پہ نبشتہ　ز۱۸ باز نخواند

دیدہ کنِ کور دلانِ خیال　　سرمہ کشِ دیدہ ورانِ کمال
معرفت آموزِ شناسندگاں　　معصیت آمرزِ ہراسندگاں
پردہ کشِ جلوہ گرانِ نیاز　　پردہ درِ پردہ نشینانِ راز
شمع نہ زاویۂ بے کساں　　روز رسانندۂ[ن۱] روزی رساں
عقدہ[ن۲] کشائے دلِ ہر غم کشے　　شاد[ن۳] کنِ سینۂ ہر ناخوشے
مونسِ اندیشۂ بے چارگاں　　خانہ برانداز ستم کارگاں
نیست خدائے بجز آں بے نیاز　　کوست[ن۴] خداوند و خداوند ساز
زندۂ باقی کہ جہاں آفرید　　کے مرد آں زندہ کہ جاں آفرید
آں کہ بود خالقِ موت و حیات　　مرگ بر و چیرہ کے آید[ن۵] بذات
نیست بر آں ہست کہ آرد شکست　　کو ہمہ را[ن۶] نیست کند ہرچہ ہست
از[ن۷] دو رقم ہفت[ش۸] و چہار آفریں　　یک رقمش راست ہزار آفریں
خیمۂ شش گوشہ براختر کشید　　چار وتد را برسن[ن۱۰] درکشید
نہ تتق از اوجِ ہوا کردہ نشر　　دامنِ شاں بستہ[ن۱۱] بدامانِ حشر
ہر فلکے را کہ برآراستہ　　از پئے کارِ دگر آراستہ
ہر قدحے[ن۱۲] ساخت بہ آبِ[ن۱۳] دگر　　در تہِ آں ریخت شرابِ[ن۱۴] دگر

ن۱ رسانندۂ روزی　ن۲ موخر بموجب آں　ن۳ مقدم بموجب آں　ن۴ کوست خداوند - خداوند
ن۵ آرد برات　ن۶ آرد نشست　ن۷ وز　ش۸ دو حرف کن ۱۲　ن۹ ہفت مراد از آبا سبعہ و چہار
کنایہ است از امہات سفلی ۱۲　ن۱۰ بر　ن۱۱ لبست　ن۱۲ قدح آراست　ن۱۳ ابر آب　ن۱۴ شرابے

این گهرین خانهٔ مینا[ز۱،۲] نماے | گرد بصنع از پئے مردم بپاے
تختهٔ خاکی بکنارش نهاد | زاحسن تقویم شمارش نهاد
کوکبهٔ چرخ بانجم نگاشت | انجمن خاک بمردم گماشت[ز۳]
ساخت زیک قطره چو آدم[ز۴] گهر | طرفه که نه بحر بیک قطره در
شقهٔ هر پوست بجان درکشید | تحفهٔ هر دل ز زباں[ز۵] برکشید
دُرِ خرد رشتهٔ جاں را سپرد | ملکِ سخن تیغِ زباں را سپرد
از خرد افروخت چراغِ[ز۶] بلند | روغنش از کاسهٔ سرها فگند
دیدهٔ دل را ز بصر تاب داد | چشمهٔ جاں را ز بقا[ز۷] آب داد
مردمِ دیده بسپید و سیاه | گرد[ز۸] ته چترِ سیه باد شاه
نورِ بصر[ز۹] داد که بینا شدیم | مهره کشِ حقهٔ مینا شدیم
انوریاں را ره شعری نمود | عنصریاں را بر باعی ستود
ز آب و گل آراست فراواں حصار | نه درِ شاں خازنِ هژده هزار
قلعهٔ تن[ز۱۰] داد بده کار سنج | پنج بروں سوے دروں نیز پنج
پاسِ خرد در همه سرها[ز۱۱] نهاد | دزدِ اجل را همه در[ز۱۲]ها کشاد
هرچه که شد زنده فرو مرد باز | هرچه برآورد فرو برد باز
تا همه لیها بود آنجا به بند | اول[ز۱۳] من الملک برآرد بلند

ز۱ بیما نماے ز۲ مینا نماے ز۳ گذاشت ز۴ مردم ز۵ بزبان ز۶ چراغے ز۷ به بقا ز۸ گرده ز۹ نظر
ز۱۰ بخود ز۱۱ درها ز۱۲ سرها ز۱۳ کو

مناجاتِ اوّل در اوّلیتِ وجودِ واجب الوجود و اولویت سجود سوے حضرتِ رب المعبود و صفتِ دستِ قدرت که نه خاتمِ فلک در اصبعِ صنعِ او گردان ست و عجزِ آدمی که نه محیط را بپایا شامد و اگر قطرهٔ در گلو گیر دش حیران ست

اے دو جہاں ذرّهٔ از راهِ تو — ہیچ تر از ہیچ بدرگاهِ تو
پشتِ فلک طوقِ سجود از تو یافت — شامِ عدم صبحِ[ز۱] وجود از تو یافت
یافته از درگہِ تو فتحِ باب — بارگہِ انّ الینا ایاب
ہست کنِ ہر چه بعالم توئی — وانکه ہمه نیست کند ہم توئی
چوں ز فنا نیست شود ہستیم — جامِ بقا بخش دراں مستیم
من که بوم خاکِ زبوں آمده — ق — صورتے از نیست بروں آمده
گر کنم از ہستیِ خود با تو یاد — از خود و ہستیِ خودم شرم باد
گر ز تو موجود نباشد بزیست — آدمی فانی و معدوم کیست
چوں[ز۲] سرِ دعوی کشد آں کس که ہست — گو ز[ز۳] قفاے و عدم گشته[ز۴] پست
ہستیِ مطلق که در و حق تراست — زاں[ز۵] تو گوئیم که مطلق[ز۶] تراست

ز۱ شمع — ز۲ بتو — ز۳ گر نه قدرے — ز۴ گشت — ز۵ آں ز تو گویم — ز۶ الحق

فکرت ما را سوے تو راہ نیست / جز تو کس از سرّ تو آگاہ نیست

جز تو زباں را کہ تواند نہاد [ز۲] [ز۳] / ہاے ہویت کہ تواند کشاد

رازِ تو بر [ز۱] بے خبراں بستہ در / با خبراں نیز ز تو بے خبر

وصفِ تو ز اندازۂ دانش فزوں [ز۶] / کارِ تو ز اندیشۂ مردم بروں [ز۵]

حکم ترا در خمِ ایں نُہ ذرہ / رشتہ دراز ست گرہ بر گرہ

ہیچ کس از پیچ [ز۷] کمندت نہ رست [ز۸] / حبلِ قضاے تو کہ یارد [ز۹] گسست

ایں ہمہ دندانِ کواکب بگاز / یک گرہش را نہ کشادند باز

گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ / بہ نشود پاے یکے مورِ لنگ

جملہ جہاں عاجزِ یک پاے مور / واے کہ بر قادرِ عالم چہ زور

بہ کہ بہ بیچارگیِ [ز۱۰] جانِ [ز۱۱] خویش / معترف آئیم بہ نقصانِ خویش

بر درِ تست اے مایۂ زندگی / پیشۂ ما چیست بجز بندگی

سوے تو نے [ز۱۲] دعویِ طاعت بریم / عاجزیِ خود بشفاعت بریم

مناجاتِ دوم در نیازِ بندہ کہ اثرِ نعمت ذرۂ اوست و طلبِ ہدایت کہ آیتِ رحمت ہمراہِ اوست جستن

ز۱ بر تو — ز۲ در تو — ز۳ کشاد — ز۴ از — ز۵ بروں
ز۶ ذروں — ز۷ ہیچ — ز۸ بخت — ز۹ آرد — ز۱۰ زبیچارگی
ز۱۱ از جان — ز۱۲ کے

اماں نفسِ خسیس گردن کش از احتراقِ زبانۂ آتش و خواستن دستِ مطلق جهتِ قفازدنِ دیوِ سرکش

اے بنوازش درِ خود کردہ باز / از[ن۱] من و از طاعتِ من بے نیاز

نفسِ مرا کوست سزاے گداخت / گرنہ نوازی[ن۲و۳و۴] تو کہ خواہد نواخت

گم شدہ گانیم دریں تنگ نائے / رہ تو نمائی کہ توئی رہنمائے

گرچہ بزنجیرِ درکِ[۵] در خورم / طوق دہ[۶] از سلسلۂ کوثرم

دہ بصراطم قدمے مستقیم / تا زپل[ن۷] آں سوے گرایم سلیم

در رہِ اسلام دلم[ن۸] بخش نرم / دیدہ ازاں نرم ترم دہ ز شرم

بینشِ من تیرہ شد از کارِ خویش / سرمہ پیدم دہ از انوارِ خویش

دیو بس انبوہ[ن۸] و پریشاں تنم[ن۹] / بدرقہ دہ کہ برایشاں زنم[ن۱۰]

ایں[ن۱۱] دلِ آلودہ کہ خونِ من ست / مزبلۂ دیوِ درونِ من ست

در رہِ[ن۱۲] خویشم روشے بخش تیز / تاکنم از خویش بسویت گریز

زیں دمِ غفلت کہ در دم گرفت / نفسِ زبوں گیر زبونم گرفت

قوتِ شیریم چناں دہ بجنگ / کاہوئے من باز رہد زیں پلنگ

ن۱ وز ن۲ ہم تو نوازی کہ توانی نواخت ن۳ جز تو نوازد کہ تو دانی نواخت ن۴ ہم تو نوازی کہ تو دانی نواخت
۵ طبقۂ دوزخ جمعش درکات ۱۲ ن۶ تاکہ بداں سوے ن۷ دے ن۸ انبوہ پریشاں ن۹ تینم
ن۱۰ زنیم ن۱۱ زیں ن۱۲ در رہِ خود روشنی

آنچہ بود مصلحتِ کارِ من | دُور مدار از من و کردارِ من
تا ندہد فضلِ تو باراں فراخ | کشتۂ کس بر ندہد نیم شاخ
تخمِ عمل دہ کہ بکارش برم | ابرِ کرم بخش کزاں برخورم
کشتم ازاں ابرِ پُر آوازہ کن | گلشنِ اُمیدِ مرا تازہ کن
آں عملم بخش کہ بے گفتنی | پیش تو ارزد بہ پذیرفتنی
چوں بحسابِ عمل افتد شمار | حکم بدستورِ عنایت سپار
حرفِ سیاہم کہ وبالِ من ست | سلسلۂ گردنِ حالِ من ست
از رقمِ عفو دلم شاد کن | خطِ امانم دہ و آزاد کن

مناجاتِ سوم در ترصّدِ دیدۂ اُمیدوار بر فضائے قضائے ربّانی و توقعِ بنعمِ جاودانی از عطائے سبحانی و تسلیمِ کمانِ خلقتِ خویش بقبضۂ ارادتِ قادرِ کونین و کشیدنِ سہمِ سعادت از کیشِ صاحبِ قابِ قوسین صلی اللہ علیہ وسلم

اے ز تو پُر دامنِ اُمیدِ ما | وز کرمت نعمتِ جاویدِ ما

نا بذل ز۲ دابر ز۳ گوشم ازاں عدل ز۴ آرد

چوں تو گشادی درِ جاویدیم — کے[ز۱] بود اندیشۂ نومیدیم

گنج[ز۲] گشادہ کن و راہم بدہ — خواہشم آموز چو خواہم بدہ

از ہمہ گاں سوے تو رو تافتم — تا ہمہ یابم چو ترا یافتم

سہل بود عقل چہ سنجد مرا — در کفِ اُمید چہ گنجد مرا

در لبِ من نہ زہرِ خوانِ خویش — لقمہ باندازۂ احسانِ خویش

نعمتم آں گاہ رساں بے قیاس — کم دہی اوّل دلِ نعمت شناس

زیں تنِ روزی خورِ عصیاں گراے — دور کن اندیشۂ کفراں نماے[ز۳]

زاں ہمہ بخشش کہ ز تو سوے ماست — ق گرچہ سپاسش[ز۴] نہ ببازوے ماست

نیز قوی کن بدلم ایں اساس — تا نبوم در رہِ تو ناسپاس

آگہی از ہستیِ من چوں تمام — ہستیِ خود را بتو دادم زمام

مصلحت آموخت نشاید ترا — دار براں گونہ کہ باید ترا

من کہ بوم کز دلِ شوریدہ راے — کن مکنِ خویش برم یا خداے

بندہ کہ باشد قدرِ[ز۵] خاکِ پست — کے[ز۶] بود آگاہ ز رازِ الست

علمِ تو کو نقش طرازِ من ست — حالتِ من بہ ز منش[ز۷] روشن ست

خسروِ مسکیں ز دلِ مستمند — طرح بہ تسلیم رضایت فگند

ورز غرض پرسدم[ز۸] احسانِ تو — حاجتم این ست ز غفرانِ تو

ز۱ کے بود اُمید　ز۲ کنج　ز۳ گراے　ز۴ سپاست　ز۵ قدرے
ز۶ کو　ز۷ منت　ز۸ جو شدم

کارِ نگویم کہ چساں کن بدو | آنچہ ز تو می سزد آں کن بدو
کآخرِ دم کآخرم آید چو روز | تلوسہ جاں شود م سینہ سوز
راہ چناں بر کہ چو از خود شوم | با شرفِ دینِ محمد روم

نعتِ اوّل مکی مکین کہ ملیکِ ملکِ ملکِ اوست و
سید امی امین کہ افلیکِ فلکِ فلکِ اوست و
بدرِ انجمنِ انک لمن المرسلین و بارانِ رحمتِ و ما ارسلناک
الا رحمۃً للعالمین

چرخ کہ زیں ساں عجب آراستند | بہرِ رسولِ عرب آراستند
احمدِ مرسل کہ نوشتہ قلم | حمد بنامِ وے و ختم ہم
نہ فلک از نامِ محمد مقیم | ہر دو جہاں در حدِ ناش دو میم
گوے زمیں بردہ بچوگانِ خود | عرصہ میدانش ازل تا ابد
موجِ نخستینش ز دریاے نور | شستہ بساطِ ابد و رفتہ دور
ہستیِ کونین دریں پردگیست | ذرہ چہ آگاہ کہ خورشید چیست
زاں ازلی مکتب و امی لقب | عقلِ کل آموختہ لوحِ ادب

ز۱ برو ز۲ بمعنی اضطراب ۱۲ ز۳ روم ز۴ چرخ کہ زمیناں ز۵ صفت آں
ز۶ برد ز۷ نخستیں کہ ز۸ شست

کردہ وکیلانِ قضا در نخست — ہم بقدم سبقِ حدیثش درست

ہر سخنش کاصلِ مسلمانی ست — حاشیۂ نامۂ ربّانی ست

درسِ شرف کردہ بجسن المآب — شیرِ خرد خوردہ زام الکتاب

عینِ عنایت ز عطاے کریم — دالِ ہدایت برہِ مستقیم

عروۂ وثقے کنفِ نورِ او — حبلِ متیں نسخۂ منثورِ[۱] او

ہشت[۲] کشا از کرم و ہفت بند — بند و کشادیش سزاے پسند

پردہ کشِ اُمتِ شوریدہ کار — ضامنِ آمرزشِ آمرزگار

بارِ جہاں بر دلِ آں نازنیں — سینہ چناں نازک و بارے چنیں

نامہ کہ آزادیِ خاص ست و عام — کردہ بتوقیعِ[۳] رسالت تمام

شاہِ ملک جیش جہاں جودِ[۴] اوست — شمعِ جہاں تا بفلک دودِ[۵] اوست

ابلقِ ایام در آخور گہش — زاویۂ فقر تفاخر گہش

تیغ کشیدہ قلم انداختہ — فتنہ ز تیغش علم انداختہ

زاں دو قدم کز دو جہاں بیش رفت — گرچہ پس آمد ز ہمہ پیش رفت

پیش روِ قافلۂ پیش بیں — مردمکِ دیدۂ عین الیقیں

ماہِ دو ہفتہ بسپہرِ جمال — یافتہ از سبعِ مثانی کمال

مہر ز نورش بفلک پا زدہ — صبح ز مہرش دمِ بالا زدہ

---

[۱] نا منشور [۲] یعنی درہاے ہشت گانۂ جنت و طبقات ہفت گانۂ دوزخ ۱۲ [۳] ز تبلیغ

[۴] ز جودِ او [۵] ز دودِ او

از عرق افشانِ بناگوشِ وے | چشمۂ خورشید یکے قطرہ خوے
گیسوئے[1] رو نور دو خانش بہم | ابروے او با فرہ نون والقلم
از لبِ او نیم نمے سلسبیل | بر شکرِ او مگسے جبرئیل
گرچہ کہ یوسف ز نمک کم نداشت | از نمکش چاشنیِ ہم نداشت
مردۂ او خضر بحیوانِ خویش | تشنۂ[2] او نوح بطوفانِ خویش
پیشتر از کالبدِ آدمی | دولتِ[3] او بود برفے زمی
آدم خاکیش چو جولاں گرفت | خاکِ درش[4] مرتبۂ جاں گرفت
خاکِ وے ار بابتِ مردم بدے[5] | مسحِ مسیحا بہ تیمم بُدے[6]
چرخ کہ دور اش ز آبا نوشت | بر درِ او کنتُ ترابا نوشت
باد ہمیشہ رہِ ما سوے او | سرمۂ ما خاکِ سرِ کوے او

نعتِ دوم معراجِ سلطان الانبیا کہ قلبِ عرش مسندِ والاے اوست و شرفِ قبۂ نہ فلک فرشِ پاے او احمدے کہ الف بالش اوند تا بر کنگرۂ اسریٰ رہ است بالا بیتاد و

---

[1] ز گیسوے او   [2] ز فتنہ   [3] ز دولتِ جاں   [4] اس قطعہ میں شاعر کا دعویٰ ہی کہ ممدوح کی خاکِ در رتبہ جاں رکھتی ہی۔ اس کا ثبوت دوسرے شعر میں ہی کہ اگر بت یعنی جسم میں بھی اس خاک کی آمیزش ہوتی تو حضرت عیسیٰ کا مریضوں پر ہاتھ پھیرنا زوال مرض کے لئے نہ ہوتا، بلکہ حصولِ طہارت تیمم کے لئے ہوتا ۱۲   [5] ز مردم بود   [6] ز بود

محمدے کہ دالِ آخرش خوانند تا برسرِ دنیاے دنی پا نہاد

نیم شبے کاں شہِ[ز۱] گردوں غلام | کرد بدولت سوے گردوں خرام
ولولہ در عالمِ بالا فتاد[ز۲] | غلغلہ در گنبدِ والا فتاد[ز۲]
نُہ تتق و ہفت صنم خاستند | ہفت و نُہِ خویش بیاراستند
ثابت و سیّار[ز۳] دریں انتظار | ماندہ ز بیروں و دروں بے قرار
خازنِ جنت ز دلِ بے سکوں | گاہ بروں آمد و گاہے دروں
روضہ برآورد[ز۴] غبارِ بخور | ساختہ جاروب ز گیسوے حور
حور برہ داشتہ چشمِ سیاہ | گشتہ ز دیدہ دُرّ[ز۵] افشاں براہ
سدرہ و طوبیٰ سوے بدرے چناں | سجدہ کناں در شبِ قدرے چناں
بلبلِ طوبےٰ کہ نوا زد بلند | رقص درآ درئیس و مسیحا فگند
در ہمہ رہ کو قدم کار زد | مرغِ فلک بوسہ بمنقار زد
خاستہ[ز۶] طاؤسِ ملائک بکار | بانگہ بالا زدہ طاؤس وار
خواجہ چو شمعے[ز۷] بہ شبستانِ نور | کامدنش[ز۸] آں پیکِ بشارت ز دور
پیشکش آورد براقے شگفت | کز[ز۹] دو جہاں یکتکِ میداں گرفت
طرفہ ہمائے کہ پَر[ز۱۰] از نور داشت | بوے خوش از غالیۂ حور داشت

ز۱ نامہ　ز۲ گرفت　ز۳ سیارہ　ز۴ برآوردہ　ز۵ درم　ز۶ ساختہ
ز۷ شمع　ز۸ کامدشاں　ز۹ کو　ز۱۰ براں

توسنِ آب و خورش از ہشت باغ ‏ زآتشِ خود نہ کرہ را کرد داغ

مژدہ رساں گفت بمژدہ پذیر ‏ کاورد آہنگ بعرشش از سریر

شاہِ رسل خاست بدیں اتفاق ‏ برق صفت جست بہ پشتِ براق

حرزِ کلہ بست ز اوجے بسر ‏ چترِ سیہ کرد ز اسرائے بسر

از حرم اوّل کہ شد اندر خرام ‏ برگزرِ قبۂ بیت الحرام

واں حرمِ قدس چو واپس فگند ‏ نور در اقصائے مقدس فگند

جلوہ نمود اشہبِ آں محترم ‏ خانہ بخانہ ز حرم تا حرم

گنبدِ دیگر کہ ازاں جا نمود ‏ برزبرِ مسجدِ اقصےٰ نمود

یک تگ ازاں پویہ کہ برداشت پاے ‏ چار گرہ کرد رہا ہم بجاے

پس بیکے جنبشِ آں راہوار ‏ برگرۂ ماہ شد آں شہسوار

مردمکِ چشمِ قمر شد ز نور ‏ ناخنہ از چشمِ قمر کرد دور

خامہ کہ بر تختۂ دیگر نہاد ‏ تیرِ قلم شد بخطش سر نہاد

چوں بگلستانِ سوم خاص گشت ‏ محتسبِ زہرہ رقاص گشت

تا بچہارم فلک آرد شتاب ‏ بود نعلطیدہ بخاک آفتاب

چوں علم افراخت بہ پنجم رباط ‏ ترکِ فلک رُفت بسبلت بساط

در ششمیں خانہ بخدمت گری ‏ بندۂ بے سیم شدش مشتری

ز۱ توسن ‏ ز۲ آبخورد ‏ ز۳ رفت ‏ ز۴ مغزی. گوٹ ۱۲ ‏ ز۵ قدس چو داد

ل۱ قافیہ ‏ ز۶ چو واپس ‏ ز۸ کردہ ‏ ز۹ رفتہ

چوں بضنم خانۂ ہفتم نشست | رشتۂ زنارِ زحل را گسست
کرد چو در مسندِ ہشتم ثبات[۱] | لرزہ در آمد بہمہ ثابتات
برہ در افتاد بجولاں گہش | خواست کہ قرباں شود اندر رہش
ثور کہ بُد گوہرِ پروینش یار | بارِ[۲] گہر کرد بپایش نثار
خاست دو پیکر[۳] زدلِ[۴] بے نفاق | سود دو رخسار بپائے براق
بر سرِ طاں چوں دم فرخ فگند | گشت سپہر از سرِ طاں بے گزند
شیر بسم بوس براقِ چناں | از بنِ دنداں شدہ سبلت کناں
در تہِ آں ابرِ جواہر نثار | سنبلہ در سجدہ در آمد زبار[۵]
سنگِ ورا کرد ترازو سجود | زاں کہ بمقدارِ ترازو نہ بود
گژدم جرارہ[۶] زدُم گوئے[۷] کرد | خارِ خود از راہ بہ یک سوئے کرد[۸]
قوس چو برجیس بہ پیشش کشید | سہمِ سعادات زکیشش کشید
روضۂ بزرا چو درود آورید | بزر بزماں[۹] شیر فرود آورید
دلو کہ از چشمۂ خور[۱۰] خشک ماند | زمزمش از چشمۂ رحمت فشاند
حوت کہ دریائے کفش را بدید | تشنہ زنہ بحر بسویش دوید
گرد سبک پائے زکرسی بلند | بر سرِ عرش آمد و کرسی فگند

---

[۱] حکمائے سابقین نے فلکِ ہشتم کو فلکِ ثوابت مانا ہو اس کے لئے ثبات کا کنایہ کتنا بلیغ ہی ۱۲ [۲] نـ بارے [۳] نـ دروں [۴] نـ دو رو، [۵] نـ ببار [۶] نـ زرہ گوے [۷] نـ گوے برد [۸] نـ برد [۹] بمعنی فی الحال وفی الفور ۱۲ [۱۰] نـ خور

گرد زپا زحمت نعلین دور — زاطلسِ چرخ از قدم افشاند نور
چوں قدرے برتر ازاں زد قدم — گشت خراماں به بساطِ قدم
بس که درون رفت در ایوانِ راز — دور شد از خویش براهِ دراز
شد بمکانے که مکانے نداشت — وز خودیِ خویش نشانے نداشت
گم شد ازاں ساں که ز حد بیش بود — گم شدنش یافتنِ خویش بود
تن شدش از هستیِ صورت بری — پاک شدش خانه ز صورت گری
از همه سو خاست جهت خانه خیز — هر جهتے کرد بسوئے گریز
هیچ جهت چوں ز همه سو بنود — آں چه نگنجد بجهت رو نمود
گشت چناں دوی از چشم دور — بلکه یکے گشت دو چشمش ز نور
دست بدر یوزهٔ مقصود داشت — روے بطاعتگهِ معبود داشت
ناظرِ دیدارِ پسندیده گشت — وز پئے دیدن همه تن دیده گشت
یافته عین الله ز عین الیقین — دیده به دو دیده خدارا مبیں
او به یقیں دیده جمالِ عزیز — ما هم امیدست که بینیم نیز
دید و شنید انچه نگنجد بهوش — دیده همیں بود همیں بود گوش
حرف سرا شد چو ز احمد خدا — حمد شده جمله بلوحِ ثنا
کرد نمازے به نیازے تمام — بود نماز از وے و از حق سلام

ن۱ آمد و — ن۲ ارم — ن۳ شده — ن۴ احسان — ن۵ بنور — ن۶ عین — ن۷ همه
ن۸ سری — ن۹ جدا — ن۱۰ شد او

بار که پشت فلک از وے خمید — بر سرِ خود گرده بدیں سو چمید

یافته تشریف نماز از خدا — آمد ازاں گونه نمازی قبا

از سمن و لالهٔ آں بوستاں — داد شمامه بکفِ دوستاں

آنچه ز سرچشمهٔ مقصود بیخت — نیم کشِ خود بابو بکر ریخت

دور گزاں ساقیِ بے جور بود — عدلِ عمر نیز دراں دور بود

ز آبِ حیاتش که دمادم رسید — قطره برآں ابرِ حیا هم چکید

جامِ شرابے که به تمیز خورد — جرعهٔ آں جام علی نیز خورد

بردگراں داد ازاں خم نمے — تا به نمی شیفته شد عالمے

اے شده مست از کرمت میکشاں — بوے ازاں باده به خسرو رساں

نعتِ سوم در مخاطبهٔ حضرتِ نبی که بناے هر دو عالم از نورِ نبوتِ او ست و نبوتِ آدم از نبوتِ او و کریمے که کافهاے کلام الله از کرم و کرامتِ او نشانے ست کافی و حکیمے که علتِ جانے را از الف هاے قرآن طبیب شافی

اے سخنت گنجِ خدا را کلید — گوهرِ آں گنج تو کردی پدید

---

۱ زا رو ۲ زا برسر گردوں بریں ۳ زا روا ۴ زا بداں ۵ زا رسید ۶ زا نیز برد ۷ زا از کرمت بیکساں

از توصلائے بہ الست آمدہ | نیست بمہمانیِ ہست آمدہ
غرۂ ماہ از خمِ ابروے تست | طرۂ شام[۱] از شکنِ موے تست
ماہ بطوقِ خدمت چوں ہلال | شام بداغِ حبشت چوں بلال[۲]
صبح[۳] چو طفلش[۴] زسحر شیر یافت | در تپ شیراز تو طباشیر یافت
بردہ زگیسوے تو شب تار موے | وز خوے تو یافتہ گل آبروے
خلق گلابی[۶] زگلِ[۵] ریختہ | تو زگلابی گلے انگیختہ
لعلِ تو گنجینۂ رحمٰن کشاد | چشمِ تو دروازۂ احساں کشاد
از لبِ تو بے عملی[۷] صدرجاست | جاں بنتواں[۸] کند چو یٰسین بجاست
ہر قدمت عمدۂ ہر دو سرائے | ہر سخنت خازنِ وحیِ خدائے
نام تو زاللہ بدوم[۹] پایہ خاص | نامۂ چارم[۱۰] زتو با اختصاص
از قلمت یافتہ حرفِ صواب | جائزۂ اِنّ علینا حساب
پرتوِ تو مشعلِ راہِ ہمہ | ظلِ لوائے تو پناہِ ہمہ
خادمِ نہ حجرۂ تو ماہ و مہر | انجمِ مسعود دراں نہ سپہر
فرشِ تو یزداں زفلک ساختہ | تو زگلیمے علم افراختہ
رفتہ زفتراکِ تو ہر بدسرشت[۱۱] | از چہِ دوزخ سوے بامِ بہشت

---

[۱] ماہ [۲] بلال بہ حیثیت معرفہ ہونے کے نام ۱۶ اصحاب کا۔ اور ابو بلال تمیمی صحابی ہیں اور ذو البلالین حضرت زید بن حضرت عمر بن خطاب کا لقب ہی ۱۲ [۳] صبح کہ [۴] کہ سحر [۵] زنگلے [۶] زگلابی گل [۷] امی [۸] بنتواں [۹] ز دوم [۱۰] نام چارم [۱۱] بدہر

از پیِ آں بام کہ گردوں رس ست | گوشۂ فتراکِ تو مارا بس ست
ہر کہ بفتراکِ تو گرد اعتصام | گرد بمعراجِ فلک را بکام
قلزمِ رحمت توئی از[١] بے نیاز | کز تو نمازی شدہ ہر بے نماز
ہر کہ طرازِ تو بسازد نہاد | نقدِ دو عالم بترازو نہاد
برہنہ گردانِ[٢] قیامت بدوش | گشتہ زِ ذیلِ[٣] کرمت حلہ پوش
سایۂ خویش آنکہ نکردیش نشر | داشتہ از پیِ خورشیدِ حشر
تا چو بسوزیم دراں آفتاب | خود فگنی سایہ بر اہلِ عذاب
از عملِ خویش ندارم اُمید | بر کرمت بستہ ہزار[٤] اُمید
روے بما کن کہ[٥] توئی پشت باں | ہم دلِ ما دہ بکرم ہم زباں
ایں ہمہ گستاخیِ ما بر[٦] گناہ | زاں سبب آمد کہ توئی عذرخواہ
تکیہ چو بر منعمِ خود کردہ ایم[٧] | غم نخوریم[٨] ارچہ کہ بد کردہ ایم[٩]
قوتِ ما دہ کہ پناہندہ ایم | نعمتِ ما بخش کہ خواہندہ ایم
من کہ بجاں تشنۂ جوے[١٠] تو ام | خسروم اما سگِ کوے تو ام
گرچہ تو بیخواست کُنی[١١] ہدیہ راست | لیک[١٢] گدایاں نہ گذارند خواست
خواہشم آں ست کہ خواہی ز غیب | کارزوے بندہ رساند بجیب
آرزویم[١٣] آں کہ بروزِ شمار | مژدۂ عفوم دہی از کردگار

نز ١ اے   نز ٢ گردار   نز ٣ نزدیک   نز ٤ ما   نز ٥ چو   نز ٦ پر   نز ٧ کردہ ام   نز ٨ غم نخور
نز ٩ کردہ ام   نز ١٠ بجوے   نز ١١ دہی   نز ١٢ نیز   نز ١٣ آرزوے آں کہ

باد بدیں[ز۱] مژده دلم خوش نفس　　مژده دهم نیز تو باشی و بس

در مدحِ دریاے ابرار و سحابِ آبدار نظامِ جواهرِ دین و فرید عقد الیقین اضاء اللّٰه تعالیٰ فی سلک المقربین کالدر الثمین بالنور المبین

هر که ز دل دامنِ پیراں گرفت　　گنجِ بقا زیں دہِ ویراں گرفت

ناصیهٔ پیر نه تنهاست نور　　بلکه جهانے ست ز نورِ حضور

ناصیهٔ پیر نه تنها ضیاست　　بلکه یکے از صفتِ کبریاست

چشمهٔ خورشید نه تنها ضیاست　　بلکه زمیں را نظرش کیمیاست

ایں که مرا[ز۲و۳] هست بخاطر درون　　نقدِ معانی ز نهایت برون

نے ز خود ایں ملکِ ابد یافتم　　از[ز۴] نظرِ منعمِ خود یافتم

شیخِ امم قطبِ حقیقت نظام　　خضر و مسیح از دمِ یحیی العظام

آں بولایت شده سلطاں[ز۵] پناه　　دوخته از ترکِ دو عالم کلاه

زیرِ نگیں عرصهٔ ملکِ جمش　　خطبهٔ هب لی رقمِ خاتمش

داده دل از پرِ دگیانش خلاص　　یافته از بارِ خدا یارِ خاص

ز۱ بریں　ز۲ نے　ز۳ بین　ز۴ کر　ز۵ سلطان شاه

نعبد ایاک طراز علم | فاخلع نعلیک مقام قدم
راه روے کو بطریق صفا | رفته قدم بر قدم مصطفی
سیرت میمونش بدین پروری | نسخهٔ دیباچهٔ پیغمبری
چون دم الهام زده کام او | نایب وحی آمده الهام او
غیب در آئینهٔ دل روشنش | آئینه از موم نه از آهنش
چشم یقینش به تماشاے غیب | در نظر او همه صحراے غیب
عصمتیان حرم آسمان | جلوه کنان در نظرش هر زمان
گاه بیانش ز ملائک حشر | بر سخنش چون مگسان بر شکر
چون بهوا برده دو دست دعا | گشته هر انگشت کلید سما
بهر دعایش که رود بر فراز | درگه و بیگه در نهٔ چرخ باز
دست در افگنده فلک را بجیب | داده برون گوهر پنهان ز غیب
نطع فلک همچو زمین خاک او | شیر فلک[۱] آهوے فتراک او
ثانی خورشید بروے زمین | ثالث سعدین بچرخ[۲] برین
در چمن روضهٔ قدسش خرام | بر شرف مقعد صدقش مقام
بیت مقدس شده برج[۳] دعاش | رکن یمانی شده کنج[۴] صفاش
گاه وضو بر سر کرسی نشست | گاه نمازش[۵] زبر عرش دست

ز۱ سپهر   ز۲ ز چرخ   ز۳ جرح   ز۴ گنج   ز۵ دعا بر

سکّۂ کارش بفروع و اصول　　تابعِ قال اللہ و قال الرسول
عینِ شریعت بطریقش درست　　شرع اگر عین نباشد شر ست
ہر چہ حقِ معرفتِ ایں فن ست　　جملہ حقِ معرفتش روشن ست
ہم تگِ او ہم بریاضت گری　　بر سرِ او چیست کلاہِ سری
رہست عصایش چو شہابے بروز　　دیو کُشش و بلکہ عزازیل سوز
زیرِ فلک قطبِ زمانہ ہموست　　قطب دو گویند یگانہ ہموست
در نظرِ او ز گدا و ملوک　　دُر شدہ بیجادہ بسلکِ سلوک
بر درِ او ہر کہ ارادت نمود　　زندۂ جاوید شد ار مردہ بود
قوّتِ او بردہ زمن نوت را　　تافتہ دستِ ملکُ الموت را
در تنِ ہر گز دمِ او جاں شدہ　　نفس کہ دیو ست مسلماں شدہ
بادِ دمش تریِ گل را ببرد　　خاکِ درش کوریِ دل را ببرد
از پئے گمراہیِ جانہا رقیب　　واز پئے بیماریِ دلہا طبیب
دل کہ بسر رشتۂ فرماں شدش　　رشتۂ تسبیح رگِ جاں شدش
سر کہ بزیرِ قدمش گشت خاک　　موے بموا زسرِ سوداست پاک
دادہ بہر سر کلہے چرخ سائے　　ترکِ از و بودہ وزہ از خدائے
زافسرِ شاہاں کلہِ او فرہ　　بر کلہش ہائے ہو اللہ گرہ

---

[1] بیجادہ کہربا ادنیٰ قسم کا یاقوت جیسے جننی معنی ظاہر ۱۲　[2] زما　[3] کس　[4] برد۔ [5] دل را برد　[6] ہر کہ کردہ ز سوداش پاک۔ گردہ ز وسواس پاک　[7] ترک۔ ٹوپی۔ ٹوپی کے حصے جن کو پرت کہتے ہیں۔ [8] طرف۔ کنارہ۔ گوٹ مغزی

او شہ از ملک بسامانِ خویش — دادہ ولایت بغلامانِ خویش

مفتخر از وے بغلامی منم — خواجہ نظام ست و نظامی منم

چوں نظرِ مرحمتش گشت یار — نیست مرا حاجتِ آموزگار

بار خدایا برضاے خودش — خاص کرم کن ببقاے خودش

تا کہ سعادت بمن آرد پیام — دولت ازاں شاہ رسد باغلام

چوں دہی از نورِ مرادش نشاں — پرتوِ آں بر دلِ خسرو فشاں

دعاے چترِ ہمایونِ سلطان السلاطین و ہماے ہواے متعالی علاء الدنیا والدین زاد اللہ بسطتہ تحت جناحہ المنصور و صاد عن اعدائہ بجبوحتہ التراب بادام طائر الطیور

دوش کہ از ہمتِ والاے خویش — باز کشادم بفلک پاے خویش

خاست[1] عطارد بمن آورد روے — رفت رہم گہ بمژہ گہ بموے

جستم از و من بقلم دست برد — او قلمِ خویش بدستم سپرد

مہ سزد اکنوں قلم را حریر — چوں قصب ابق ببردم زتیر

بیں[2] کہ نہاں خانۂ جادو[3] فناں — باز کشادم بہ کلیدے چناں

---

[1] خاص   [2] ہیں   [3] بادو فناں

آں سخن آرم کہ چناں کم بود | در خورِ مدحِ شہِ عالم بود
آں بہ لقبِ دنیا و دیں را علا | کو بجہاں داده[١] ز احساں صلا
شاہِ محمد کہ بتائیدِ راے | کرد قوی شرعِ رسولِ خداے
داغ نہِ ناصیۂ سرکشاں | تیغ زنِ تارکِ لشکرکشاں
کارِشش از اندیشۂ مردم بروں | جودِشش از اندازۂ[٢] خواہش فزوں
نائبِ فرماں ز درِ کردگار | خازنِ روزی ز کفِ گنج بار
معدلتش قاہرِ خوں خوارگاں | مرحمتش مرہمِ بے چارگاں
لشکری و شہری ازو پُر مراد | لشکری از دولت و شہری ز داد
حاملِ دولت زمن از بودِ او | تشنۂ حرماں اہل از جودِ او
مایۂ امیدِ سر افگندگاں | سایۂ یزداں بسرِ بندگاں
خلق کہ پویند بظلِّ ہماے | بے خبر انند ز ظلِّ خداے
ظلِّ شہ آبادیِ ہر خانہ شد | ظلِّ ہما لازمِ ویرانہ[٣] شد
ز اہلِ جہاں بس کہ قلم برگرفت | از کرمش عقل جنوں در[٤] گرفت
بوم شد آباد عرب تا عجم | خاصیتِ بوم بدل گشت ہم
سکۂ او نسبت بدولت طراز | خطبۂ او نائبِ بانگِ نماز
جمعہ کہ آزادیِ گیہاں شدہ است | خطبۂ شاہ است د روزاں شدہ است

---

١ داد   ٢ اندیشۂ   ٣ بیرانہ   ٤ بر

مثل ندیدش فلک از خواب هم — خواب چه گر آئینهٔ و آب هم
دوّمِ او در همه عالم هم اوست — در بر از وکس طلبد آں هم اوست
سلبتِ کیں را چو بتابد دلیر — در جگرِ خصم خلد موے شیر
هیبتش ار بانگ زند بر سپهر — آب شود چشمهٔ رخشانِ مهر
ور غضبش صدمه بعالم زند — مشرق و مغرب همه برهم زند
ور فگند نیزه بچرخِ حروں — چرخ ستاں افتد و انجم نگوں
خنجرِ او نامِ کیاں کرده حک — همچو یقینے که کند دفعِ شک
روشن ازاں اخترِ عالم فروز — خسروِ شام و ملکِ نیمروز
از تکلِ کمانِ سبکِ شهریار — نونِ خفیف ست بتاکیدِ کار
بیلکش از پیکرِ چوں بید برگ — فتنهٔ پرورده بجلّابِ مرگ
ناوکِ او چوں بعدو باز خورد — هم بدمش عین کشید و دو گرد
زیورِ او آهنِ خفتانِ اوست — لشکرِ او خنجرِ برّانِ اوست
زیورِ شاهانِ دگر زر و سیم — یا ز سپه دائرهٔ همچو میم
عکس مخواه آئینهٔ سیم را — نقطه مجو دائرهٔ میم را
از شرفِ بارگهش هر زماں — خندهٔ پروین همه بر آسماں
بر درِ او بودنِ گردوں مقیم — جراتِ سفله ست و عطاے کریم

نا دوم — ز۲ طلبی — ز۳ که — ز۴ ستاں بالکسر بر پشت افتاده ۱۲ — ز۵ رفع
نلا است عطاے کریم

شعلهٔ خشمش چو بر آید باوج | عفو چو دریاش در آید بموج
گر نه دهد چشمهٔ احسانش آب | تاب که آرد غضبش را بتاب
آن که گنه دید ز کردار او | کرد[ز۱] حوالت به کرم کار او
خشمش از آفاق بغارت گری | خلقش از احسان بعمارت[ز۲] گری
ابر کفش کرده جهان بوستان | شسته سواد از رخِ هندوستان
نیست پشیمانیش ار زر دهد | هم شود آن لحظه که کمتر دهد
زر دهیش نے بترازو گرو | داده زر اما بترازوے جو
بر همه کس دست گشاده چو میغ | بستنِ منتش بکمان یا به تیغ
بحر بجودش[ز۳] نرسد[ز۴] جهر هم | هر دو بفیضش ار چه نیایند کم
چاشنیِ بحر جگر خون کند | چشمهٔ خور تشنگی افزون کند
هر چه که شاه از کفِ بارنده داد | چون کرم ابر گوارنده داد
بذلش از آن بیش که سنجد سلیم | در املِ مدخل و ذهنِ کریم
چون بعطا دادِ سخنور دهد | صامت و ناطق همه یکسر دهد
لاجرمش زیبِ[ز۵] دلِ مدحت[ز۶] پسند | بین شرفِ نامه[ز۷] چو شعرے[ز۸] بلند
تا ابد از نامهٔ اکرام خویش | باد فلک مرتبه چون[ز۹] نام خویش

ز۱ کرده   ز۲ اشارت   ز۳ بحر چو بس نبود   ز۴ چو رد عبود   ز۵ زاں
ز۶ محنت   ز۷ نام   ز۸ به شعر بلند   ز۹ از

بنائے ثنائے ثانی بمخاطبۂ خدایگانِ زمین و زماں
نائبِ رزّاق و کلیدِ ارزاق فتح اللہ لہ خزاینِ السموات
والارض علی الاطلاق

اے بزمانِ[1] تو وکیلِ کرم — وزن زرِ زر بر[2] دو شمار از درم
بذل کہ خورشیدِ منور کند — دامنِ کہسار پُر از زر کند
لیک فتد از چو تو کوہ اَفگنے — کوہِ زر اندر خمِ ہر دامنے
بیخِ نہالے کہ تو آبش دہی — میوۂ شاخش نبود[3] جز بہی
ملک وراں بر درِ تو پردگی — ملک ز تو یافتہ پروردگی
قائمۂ تختِ تو گردوں نشیں — قاعدۂ ملکِ تو بنیادِ دیں
روے ترا آئینۂ دیں بہ پیش — بختِ ترا سہمِ سعادت بہ کیش
بر سرِ دہلیزِ تو شیرو شباں — چترِ سیاہِ تو بہ شب پاسباں
دامنِ چترِ تو زبر پوشِ مہر — رایتِ والات ستونِ سپہر
کلّۂ بارت شدہ بر اوجِ منغ — کنگرِ قصرت زدہ بر چرخ تیغ
بامِ تو معراجِ سلاطینِ جنس — نامِ تو لاحولِ شیاطینِ انس

ز۱ بزماں ز۲ بردہ ز۳ ندہد

تیغِ تو در معرکہ مالک رقاب ‌ ‌ ‌ ذاتِ تو در گردِ وغا بوتراب

شیرِ فلک بستۂ زنجیرِ تو ‌ ‌ ‌ نقدِ ظفر در گرہِ تیرِ تو

ناوکِ بیدیت[1] شدہ کفر کاہ ‌ ‌ ‌ ہندیِ محرابیت[2] ایماں پناہ

صفِ سپاہِ تو بروزِ مصاف ‌ ‌ ‌ ہم سدِ اسکندر و ہم کوہِ قاف

بیشتر از اسپِ تو بر روے سطح ‌ ‌ ‌ کس ندویدہ بوغا جز بفتح

تیغ زنت بہمنِ بازو دراز ‌ ‌ ‌ نوبتیت[3] سنجرِ نوبت نواز

سنجر اگر کرد[4] بہ نوبت غرور ‌ ‌ ‌ نوبتِ او بانگِ دہل بُد ز دور

نوبتِ پست آں کہ ببانگِ بلند ‌ ‌ ‌ غلغلہ در گنبدِ گردوں فگند

زآہنِ تو سنگ چو زر شد دو نیم ‌ ‌ ‌ وزالفِ تیرِ تو شد قاف میم

تیغِ تو کو فاتحہ اہتدا ست ‌ ‌ ‌ برتنِ بدخواہِ تو تبّت یدا ست

چوں سےِ تیرِ تو برآرد نوا ‌ ‌ ‌ مرغ نہ جنبد[5] بمیانِ ہوا

سہمِ تو گر بر فلک آرد شتاب ‌ ‌ ‌ لرزہ گند چرخ چو دریاے آب

نیزۂ تو دیدۂ انجم ربود ‌ ‌ ‌ از پےِ کوریِ سپہر کبود

---

۱ بادیت ‌ ‌ ۲ بندوے محرابیت ‌ ‌ ۳ نوبت کے معنی علاوہ اور چیزوں کے نقارہ کے سکندر کے وقت سے تین وقت نوبت بجتی تھی جب سنجر تخت نشیں ہوا جو خاندان سلجوقیہ کا چھٹا بادشاہِ ایران تھا۔ تو اس پر مخالفوں نے جادوگروں اور مشیروں نے تین وقت کی نوبت کے علاوہ چوتھے وقت کی نوبت بجوائی اور یہ مشہور کیا کہ بادشاہ کا انتقال ہوا اس خبر سے جادوگروں نے اپنا کام چھوڑ دیا اور بادشاہ جو اثرِ سحر سے سخت بیمار ہو گیا تھا تندرست و توانا ہوا تو اس خوشی میں پانچویں وقت بھی نوبت بجائی اور پھر یہی دستور ہو گیا پانچ نوبت سنجر کی طرف سے ہوئی ہیں چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ کہ بنیادِ نوبت سکندر نہاد ؎ از دوے شد و پنج سنجر نہاد۔ سنجر نے ۴۲ سال سلطنت کی اور ۵۵۲ ہجری میں وفات پائی ۱۲ ‌ ‌ ۴ خورد ‌ ‌ ۵ نجنبید

خصمِ تو در رزم به مردار خوار — دیده زبون دادهٔ دل فردِ کار
گشت بر محتِ قصبِ مه علم — تیغ که از تیغِ تو گشته قلم
اگر نگرد تیغِ تو خصمِ نژند — برجهد از خواب چو ز آتش سپند
ملکِ تو معمور و مخالف خراب — چشمِ تو بیدار و جهانے بخواب
دزد بعهدت زرهِ فتنه خیز — گرده چو شیر از تفِ آتش گریز
عدل چو موے تو ز راهِ دلیل — نے رسنِ شیر که زنجیرِ پیل
تا تو بانصاف سرا فراشتی — کرده بهم آتش و آب آشتی
محتسبِ عدلِ تو تا جوش کرد — چنگ[2] زدن زهره فراموش کرد
راے چو خورشیدِ تو از فیضِ نور — دیده نهانهاے فلک را ز دور
نامِ بزرگاں که بعنوان[3] نوشت — از تو چو تاریخ بپایاں نوشت
بس که دَوَد چرخ بافگندگی — تا کشش دهی سابقهٔ بندگی
باد برد گر همه افلاک را — تختِ تو بس مملکتِ خاک را
هر شب و روزے که در آید به پیش — عمرِ همه کم شد و زانِ تو بیش
تیرِ فلک کو بقلم موشگافت — گِردِ قلم جعدِ ثناے تو بافت

زا گرگ ٢ے اگر گرگ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی پنجہ مارنا مگر پنجہ شیر مارتا ہے نہ کہ گرگ۔ اور اگر زہرہ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی چنگ بجانیکے ہونگے اور بوجہ زدن کے محتسب عدل کا مواخذہ درست ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسرے شعر میں بھی اجرام علوی کا ذکر ہے ۱۲ ٣ے عنوان تاریخ میں مقصود بالذات امور درج نہیں کئے جاتے بلکہ وہ تمہید اصل مقصود کے لئے ہوتی ہے۔ یہ ہی شعر کا مطلب ہے کہ مورخ کا اصل مقصد تیری تاریخ ہے اور اگلوں کا نام بطور تمہید ہے ۱۲ زہ دید

اے سخن از مدحتِ تو سربلند ‌ ‌ ‌ پایۂ مدحِ تو ز اختر بلند

من کہ مرا تکیہ بکیواں رسید ‌ ‌ ‌ دست بمدحِ تو زدم زاں رسید

دیں گہرِ نو کہ زکاں می کشم ‌ ‌ ق ‌ ‌ گرچہ در و رشتۂ جاں می کشم

لیک[1] برانم کہ ز خجلت[2] گری ‌ ‌ ‌ باز رسانم بدرِ[3] جوہری

کم[4] حدِ آں نیست کہ گستاخ وار ‌ ‌ ‌ راہِ ترا آب زنم زیں نثار

لیک اساسے کہ نوشش برکشند ‌ ‌ ‌ از لقبِ خاص بزیور کشند

گرچہ بنا پست بود در سرائے ‌ ‌ ‌ فرِ خطابت کندش چرخ سائے

سہل بود تا کہ ز روئے قیاس ‌ ‌ ‌ ز آب و گلِ من چہ تواں کرد اساس

لیکن از آغازِ عمارت گری ‌ ‌ ‌ دادمش از نامِ تو نیک اختری

تا چو شود بقعۂ خاطر پسند ‌ ‌ ‌ ماند از آرائشِ نامت بلند

شاید اگر مرحمتِ پادشاہ ‌ ‌ ‌ جرأتِ ایں[5] بندہ نہ گیرد گناہ

کانچہ برد ذرّہ بخورشید پیش ‌ ‌ ‌ عرض[6] کند نیستیِ حالِ خویش

تحفہ کہ مورے بسلیماں برد ‌ ‌ ‌ عفوِ سلیماں نگرد - زاں برد

ورنہ چہ اندازہ دہد خاک را ‌ ‌ ‌ کآب دہد چشمۂ افلاک را

جوہرِ تو زبدۂ چرخِ کبود ‌ ‌ ‌ خسروِ[7] مسکینت چہ یارد ستود

وصفِ تو چوں در حدِ اندیشہ نیست ‌ ‌ ‌ طبعِ مرا بہ ز دعا پیشہ نیست

ن۱ نیز ‌ ن۲ خلوت ‌ ن۳ بدل - زدل ‌ ن۴ کم ‌ ن۵ من ‌ ن۶ عرضہ
ن۷ آرد

تا بزمین چرخ بود برقرار — باد ز تو چرخ و زمین را مدار
دورِ فلک بستهٔ فرمانِ تو — وانچه در و هست همه زانِ تو
کامِ تو در دامنِ امید باد — ملکِ تو چوں عمرِ تو جاوید باد

در داعیهٔ ترتیب این جریدهٔ پر حکمت و در باعثهٔ ترکیب این خریدهٔ بے قیمت و نمودارِ عرصهٔ برجاس و نهادنش کاغذ در آماجگاہِ من صنف فقد استهدف و خود را چوں تیرِ چرخ بر اصحابِ غرض زدن و این سهمنا کاں را نشانه تعنّت ساختن رحم الله علی من انصف

فکرتِ من چوں بفلک راندرخش — یافت ز گنجینهٔ توفیق بخش
بخت دوید و درِ دولت کشاد — بیشتر از خواهشِ من هدیه داد
بلبلِ نطق از گلِ طبعم پرید — پردهٔ غیب از سرِ کلکم درید

۱؎ ک زمیں ۲؎ ز زمیں ۳؎ ز ترکیب ۴؎ ز قصیده ۵؎ نسخہ ک میں اسی طرح ہی جو میں نے لکھا۔ یہ فقرہ نسخہ ن اور ح میں بھی اسی طرح ہی اور اس لئے اصلی عبارت کا پتہ نہیں لگا ہاں اگر یوں پڑھیں (نمودارِ عرض برجاس نهادن این کاغذ در آماجگاہ من صنف فقد استهدف) تو معنی نکل آتے ہیں برجاس کے معنی ہیں نشانہ ہدف ۱۲ ۶؎ ز تقدیر

پیش دویدند بتانِ ضمیر   خامه فروخواند[ن۱][ن۳] بآنگِ صریر

هرچه در آئینهٔ گردوں خیال   روی برو[ن۴][ن۵] داد ز هر سو جمال

فوج بفوجم ز معانی حشر   خوانده و[ن۶] ناخوانده در آمد ز در

زمزمهٔ دل فلک آوازه گشت   جانِ جهانی به سخن تازه گشت

هر نمطی را که بیاراستم   بهتر ازاں بود[ن۷] که می خواستم

بر سرِ هر پایه که بردم سریر   تاج ستاں گشتم[ن۸] و آفاق گیر

گشت چو نقدم همه قلب آزمای   سایه بریدم ز همه چوں همای

دبدبهٔ خسرویم شد بلند   زلزله[ن۹] در گورِ نظامی فگند

آں روشنی بود ز اندازه[ن۱۰] دور   عطسه در آمد بدماغم ز نور

نور که از خواجه نظامم رسید   کار ازاں رو بنظامم رسید

گرچه برو مهرِ سخن ختم بست   سکهٔ من مهر زرش را شکست

خاتمِ او را چو کشادم نگیں   داد نگینش بمن انگشتریں

خاتمِ[ن۱۱] او ملک بسلطاں سپرد   خاتمِ دولت بسلیماں سپرد

آں گهر آرم کنوں از کانِ غیب   کآب شود عقدِ ثریا بجیب

گرچه بملکِ سخن از پنج گنج   نوبتِ آں گنجه نشیں گشت پنج

نوبتِ خسرو که پسیجش نو است   پنجه زنِ نوبتِ آں خسرو است

ن۱ درون   ن۲ بردن   ن۳ فروخواندن۔ تمام پڑھنا آخر تک پڑھنا ۱۲   ن۴ برو   ن۵ برون   ن۶ داد
ن۷ من خواستم   ن۸ گشتم و اقلیم   ن۹ غلغله   ن۱۰ اندیشه   ن۱۱ خاتمش ار

سازم ازاں ساں بسراے سپنج | پنج کلید از پئے آں پنج گنج
کانچہ بہر گنج بود ناپدید | فتح شود ہم بزبانِ کلید
آں نمط آرم کہ ہمہ ناقداں | فرق ندانند ازیں تا بداں
بازم ازاناں خمِ چوگانِ خویش | گاورم آں گوے بمیدانِ خویش
سکۂ آں ملک مسلّم کنم | سکۂ خود نیز بداں ضم کنم
ملکِ گہر را چو گرفتم بہ تیغ | گوہرِ خود نیز فشانم چو میغ
جیبِ جہاں پُر ز غرائب کنم | وضعِ نمطہاے عجائب کنم
رشتۂ نظمے کہ بصحرا نہم | در گہرے مایۂ دریا نہم
زآتشِ دل شمعِ خرد بر کنم | بیت بہ بیتش ہمہ انور کنم
در تہِ ہر بیت نہاں در نہاں | تحفۂ پوشیدہ جہاں در جہاں
بیشتریں نکتہ ز سر تا بہ بن | زآیت و اخبار سرایم سخن
چوں شود آراستہ نظمم چو دُر | از گہرِ نثر کنم خامہ پُر
ہرچہ نویسم بسر داستاں | راست کنم رہ ز پئے راستاں
تا قلمِ ہر کہ دوا دو کند | پس روِیِ ایں روشِ نو کند
نثرے ازاں گونہ کشم از قلم | کآب ز شعرم برد تیر ہم
یافتہ آئینِ عبارت نوی | لفظش آراستہ چوں معنوی

ز ناقداں ز کُن ز نظمے ز کنم درتہاں ز روادو ؎ تیر عطارد کو کہتے ہیں جس کا لقب منشیِ فلک ہے ز عبادت

آنچه نهفته است مرا در خیال ‌‌ ‌ گر[1] کنمش وصف نماید محال

غیر چه آگه[2] که دریں سینه چیست[3] ‌ ‌ کور چه داند که در آئینه چیست

پاک خدائے که نهاں کرد پاک[4] ‌ ‌ گنجِ دو عالم به یکے مشتِ خاک

آں که چنیں گنج بیک سینه داد ‌ ‌ بیں که بهر سینه چه گنجینه داد

لعل زکاں[5] در نظرت چوں کشم ‌ ‌ بینیشِ آں روز که بیروں کشم

تا شده[6] زاندیشه آں سحر سنج ‌ ‌ پائے فرو رفت قلم را بگنج

هرچه من از خامه[7] فشانم بروں ‌ ‌ گنجِ خدائی ست که رانم بروں

خامه[8] ام از گنجِ خدائی خم ست ‌ ‌ چیست که در گنجِ خدائی کم ست

معجزه بیں خشک نئے[9] را بکار ‌ ‌ میوهٔ تر کرده نگونش زبار[10]

نخلهٔ مریم بزبانِ[11] فصیح ‌ ‌ کو همه جنبیده زبادِ مسیح

حاصلِ قومے زمتاعے[12][13] بود ‌ ‌ بهرهٔ بعضے زعطائے[14] بود

مایهٔ من از[15] قلمِ[16] نامی ست ‌ ‌ مایه نه کسبیست که الهامی ست

مایه که اندیشه در و گم بود ‌ ‌ کے حدِ تعلیم و تعلّم بود

وانچه بالهام[17] در آید[18] بجیب[19] ‌ ‌ عیب کسے کن که برو گرد عیب

آں که بهر دم شرفِ عام داد ‌ ‌ وحیِ خفی را لقب الهام داد

ن۱ کنم ایں ‌ ن۲ آگاه ‌ ن۳ کیست ‌ ن۴ خاک ‌ ن۵ بکاں ‌ ن۶ تا شدم ‌ ن۷ خانه
ن۸ کلک من - هرچه من ‌ ن۹ بنی ‌ ن۱۰ ببار ‌ ن۱۱ ززباں ‌ ن۱۲ زسماعے ‌ ن۱۳ بسماعے
ن۱۴ امتاعے ‌ ن۱۵ زیں ‌ ن۱۶ قلم لوح محفوظ ۱۲ ‌ ن۱۷ زالهام ‌ ن۱۸ برآید ‌ ن۱۹ زجیب

ملکِ سخن کاں صفتِ برتری ست نسخهٔ دیباچهٔ پیغمبری ست

وانچه کنند اهلِ سخن بادبست معجزه گر نیست کرامات هست

کے بدرستی بود ایں گفته جست تا نکنم گفته به برہاں درست

من که چنیں لوحِ ابد می کنم حجتِ ایں دعوے خود می کنم

هست زبخشنده امیدم چناں کا دہم من بگزرد از ہمگناں

باش که ایں نامه بعنواں رسد ور بودم عمر بپایاں رسد

هفت ونهش کرده چو ماهِ تمام جلوه دہم در نظرِ خاص و عام

هر ورقے را که بخوانند ازو بهرهٔ خود باز ستانند ازو

اهلِ بصر مایه زکاتے کنند واهلِ حسد بیهده جانے کنند

راحتِ خود چوں نگرد ہوشمند رنجِ مرا باز شناسد که چند

گرچه بریں رنج نریزد دوا رنجِ دلم نیز ندارد روا

آں که پذیرد به نیاز از منش منتِ جاں هست مرا بر تنش

واں که کند رو بسوے دامنم منتِ صد جاں بودش بر تنم

زاں که قبول ورد هر کس بجیب بخششِ غیب ست کساں را چه عیب

داد چو ایں حرف روانم خدا زهره که دارد که نهد پیش پا

زاں دم ایں باد به تندی وزید تا کشش خسے پیش نیارد خزید

ن۱ بربریست ن۲ باربست ن۳ آں ن۴ گفت ن۵ به بخشنده ن۶ آں ن۷ کنم
ن۸ بیهوده ن۹ جانے ست ن۱۰ بسوا دمنم ن۱۱ از جاں بود

بادِ مخالف ز زمینے کہ خاست — خس نتواند کہ نہد پاے راست

بر سرِ ایں نکتہ چہ جاے ستاد — پُل چہ کند بر سرِ طوفانِ باد

من کہ خراشے ز خساں می کشم — نز پےِ خود بہرِ کساں می کشم

گرچہ صد افتادہ زید[1] از طبیب — خلق[2] ز احسانش نہ بخشد نصیب

یک تن اگر شد ز اجل رہگراے — انیش سیہ رو کند و[3] سبز پاے

باز کشادم بطبیبے دکاں — مرہم دل دارم و داروے جاں

آں کہ دلش تنگ نیاید ز پند — داروے تلخش دہم و سودمند

واں کہ خوش آید طلبد نیز ہست — لیک شکر رخنہ تپ را نہ بست

داروے تلخ ار نخورد ہر کسے — ہم بودش نیز خورندہ بسے

تپ زدہ گاں را کہ نہ حلوا[4] بہ است — خوردنِ گشنیز ز حلوا بہ است

تلخ ز شیریں بہُنر بہتر[5] ست — سودِ بدل بیشتر از شکر ست

آں کہ نصیحت نہ سزا بینیش — تلخ مگو جز کہ بشیر ینیش

پند کہ تلخ ست بہ برنا و پیر — گفتنِ شیریں کندش دل پذیر

آں کہ ہلیلہ بعسل پرورند — داروے خوشخوارہ نکوتر خورند

قیمتِ ایں مرہمِ پُر مایگاں — بیحد و من می دہمت رایگاں

گر تو خوری سودِ تو باشد ہموست — ورنہ خوری آں[6] کہ خورد سودِ او ست

ن۱ زیاند ن۲ خلقے ن۳ آں سبز پاے ن۴ خرما ن۵ برترست ن۶ ہر کہ

هر نفسِ تند[ز۱] که رانم ز پیش / تا[ز۲] نه گریزی چو خس از جای خویش

عیبِ تو من باز نمایم برو / گر تو[ز۳] نه شوئیش[ز۴] توِ دانی مشو

دشمنے[ز۵] کو عیب برویِ تو گفت / بهتر از آن دوست که عیبت نهفت

زخمِ زبانے که زنند[ز۶،ز۷] اهلِ پند / نزدِ خردمند[ز۸] بود ارجمند

تن که به نیش از پیِ راحت دهند / سیم و درم مزدِ جراحت دهند

آنچه مرا می خلد اندر ضمیر / نیست درانم زگزارش گزیر

شرع و طریقت به بیان آورم / گنجِ حقیقت بمیان آورم

باز نمایم که هدایت کجاست / معبرِ[ز۹] این[ز۱۰] هر سه ولایت کجاست

من کنمت راهنمونی بکار / چند زمن موهبت از کردگار

بود در اندیشه آنم[ز۱۱] از دیر باز / کز دلِ داننده[ز۱۲] و[ز۱۳] اندیشه ساز

حکمتِ پوشیده بصحرا نهم / رختِ گرانمایه بسودا نهم

بے خبران را دهم آگهیے / تازه کنم شرطِ نکوخواهیے

گرچه همی خواست سخن کامِ خویش / لیک گرو بود[ز۱۴] بهنگامِ خویش

هین که رسید آن نفسِ جان نواز / کان نفس اکنون شودم جلوه ساز

بهرِ تو این تحفه[ز۱۵،۱۶] به بر داشتم / شرح دهم زانچه خبر داشتم

ز۱ چند ز۲ اگر ز۳ گر تو به ز۴ بشوے ز۵ دشمن ز۶ کنند ز۷ کند ز۸ نزد خرد قیمتےست آن گزند
ز۹ عبره ز۱۰ آن ز۱۱ اندیشهٔ من ز۱۲ داننده و ادنیں ساز ـ ز۱۳ حکمت طراز
ز۱۴ برده ز۱۵،۱۶ این که ازین تحفه که برداشتم پیش تو این تحفه که بر داشتم

اے کہ نداری خطِ عتق[۱] از عذاب — انیست امان نامۂ یوم الحساب
گر روی ایں[۲] رہ کہ دریں ما من است — گر نزہی[۳] عہدۂ آں بر من ست
من کہ دریں خم کدۂ دیں شدم — مست ہم از جامِ نخستیں[۴] شدم
جوشِ رعونت بدماغم فتاد — بادِ تکبر بچراغم فتاد
پاے چو زیں منبع تنزل زدم — تکیہ بدیوارِ توکل زدم
گرد توکل چو بدرگہ سخن، — ما و توکلت علی اللہ سخن[۵]

خلوتِ اوّل درفضلِ تعبد کہ اولش تا ے تعب ست و
آخرش دال درجت وفضیلتِ تہجد کہ بہ نہایتِ ہمت،
جہدِ قلب تمام شود و بہ نزدیکِ اہلِ فکرت
روشن گردن نورے کہ در دلِ شب بدیدۂ عین الیقین
معائنہ شد و یا زنمودنِ صفائے کہ از دلِ آہنی آئینہ گشت

صوفی گردوں چو بخلوت نشست — کرد فلک سبحۂ پرویں بدست
طرۂ ظلمت زنسیمِ بہار — مشک فشاں شد چو لبِ وزہ دار

زا عتق ز۲ آں ز۳ نزدی ز۴ جان ز۵ کن

دہر پر از غالیہ سودہ گشت | دام و دد از تنگ زدن آسودہ گشت
چشمۂ خور بُرد ز ہر خانہ تاب | تاختن آورد بہر دیدہ خواب
مردمکِ چشم کساں تا بروز | گرد ز مژگاں درِ خود میخ دوز
سایہ فگن خاک بچرخ بریں | چرخ شدہ سایہ نشینِ زمیں
جن و ملک ہر دو شدہ گوشہ گیر[۲] | وزد و عسس ہر دو شدہ توشہ گیر[۱]
زاں شبِ فرخندہ کہ میموں شدہ | بوم چو طاؤس ہمایوں شدہ
از اثرِ نور ثریا نشیں | مرغِ مسیحا شدہ خورشید بیں
من بچنیں تیرہ شبِ تابناک | رخت بروں بردم از ایوانِ خاک
جذبۂ[۳] مقصود عنانم گرفت | ولولۂ دل رگِ جانم گرفت
دل کہ شد از سینہ بپاکی بروں | بُردم[۴] مرا زیں تنِ خاکی بروں
چوں قدم از خاک فرا تر زدم | بادِ ہوا را بہوا بر زدم
چشمہ شکست آبِ فروزندہ را | تاب نماند آتشِ سوزندہ را
جوہرِ جانم ز دل آگندہ گشت | کشمکشِ طبع پراگندہ گشت
فکر کزیں خانہ فرازم کشید[۵] | سوے سراپردۂ رازم کشید[۶]
دیدم ازاں ساں شرفِ برتری | کز سرم افتاد کلاہِ سری
داد دلم ہمتِ عالی گرا ے | کاے سگِ بد زہرہ چہ ماندی درآے

---

[۱] توشہ گیر [۲] گوشہ گیر [۳] دبدبہ [۴] بردم [۵] رسید [۶] رسید

من که بدیں[ز۱] گفته مدد یافتم	گرم روی کردم و بشتافتم
لرزه کناں برشدم[ز۲] از جاے خویش	من زپیں و حاجبِ امید پیش
یافتم آراسته نطعِ حضور	بوسه زدم ذیلِ کرم را ز دور
دید چو دستورِ عنایت مرا	خواند بصد گونه رعایت مرا
در تتقِ معرفتم بار داد	بے ادبے را ادبِ کار داد
گفت بآں ساں که دلم زنده گشت	سینۂ تاریک فروزنده گشت
کاے مگسِ گلخن ازیں جیفه چند	مرغِ فلک شو که برآئی بلند
هرچه نه سبحه هدف ست آں بدوز	هرچه نه قبله صنم ست آں بسوز
پاے دل از راهِ صناعت برآر[ز۳]	دست به تحریمۂ طاعت برآر
گردنِ شیطاں بقفا پست کن	هر دو جهاں را به پسِ دست کن
دور ز زهدے که ببازی بود	شو به نمازے[ز۴] که نیازی[ز۵] بود
گم مشو از حضرت و جاں را به بیں	دل بحضور آر و خدا را به بیں
بو که دلت بشنود از گوشِ حال	از درِ یزدانِ تعالیٰ تعال
خیز که امشب نه شبِ خفتن ست	بلکه شبِ[ز۶] قصّۂ دل گفتن ست
چوں که عنایت بمن ایں نکته گفت	نفسِ بدم خاست ز خوابے که خفت
داعیۂ[ز۷] صدق در آمد بمن	رخت بروں برد گرانی ز تن

ز۱ بدیں ز۲ در شدم ز۳ بدار ز۴ نیازی ز۵ نمازی ز۶ شبے ز۷ داعیه

ورقدرے خاست زغفلت ملال — تکیہ زدم برکرمِ ذوالجلال

عطلت از انجا کہ زتابم فگند — بارِ دگر دیدہ بخوابم فگند

رائضِ توفیق درافشرد پاے — مقرعۂ زد کہ بجستم زجاے

دیدہ برانداخت نقابِ دوچشم — غسلِ صفا کردم از آبِ دوچشم

آب زدم بر رخِ صافی[١] صفات — دست بشستم زہمہ کائنات

گشتم از اندیشۂ عالم بری — روے نہادم بہ نیایش گری

غلغلِ تکبیر برآمد زکام — پشت قوی شد برکوع و قیام[٢]

سرکہ بسجدہ ززمیں تاج یافت — در دلِ شب پایۂ معراج یافت

روے تعبّد بزمیں داشتم — فرقِ تہجّد بمہ[٣] افراشتم

قامتِ من کو بفلک سرفراخت — در ملکوتم علمِ[٤] صدق ساخت

نورِ حضورم کہ بدل جا نہ کرد — جاں بسرش رقص چو پروانہ کرد

زاں ہمہ نورے کہ شب افروز بود — زاولِ شب تا سحرم روز بود

مقتدیِ من دو ملک[٥] وبرے — بندہ کریم الطرفین از دو سوے

زحمتِ وسواس در اندیشہ سُست — خلعتِ اخلاص براندام[٦] چست

فاتحۂ حمد زعقدِ زباں — عقدہ کشاے گرہِ عقل وجاں

گوش پُر از گفتِ خداے جلیل — نے بمیاں واسطۂ جبرئیل

ن ١ صوفی ن ٢ سلام ن ٣ ہمہ ن ٤ ملک ن ٥ فلک ن ٦ درانذام

دعوتِ من کرده بدستِ نیاز | هفت درِ گنبدِ گردنده باز

رفته ز تن زحمتِ جانم برون[1] | برده دل از هر دو جهانم برون

تن که نماندش اثرِ زندگی | زنده و باقی شده زاں بندگی

نیم شباں زاں عملِ بے ریا | خاص شدم در حرمِ کبریا

یافتم اما نه بمقدارِ خویش | نعمتے از هر چه تواں گفت بیش

چشمِ یقیں سرمهٔ جاوید یافت | نقدِ عمل سکهٔ اُمید یافت

ریختم ایں نقدِ فلک را بجیب | بانگِ تقبّلتُ برآمد ز غیب

جان و دلم کاخترِ میموں شدند | شمعِ سراپردهٔ گردوں شدند

کرد ز سر زنده بدانش[2] هر دو تاب | مشعلهٔ مردهٔ خویش آفتاب

پرتوِ خسرو بهوا شد ز پست | صبح بدر و نیره برآورد دست

خلوتِ دوم در صفتِ صبا و صباح و روائح ریاحین و ریاح و بیانِ حالِ سماعے که رحمت را از آسمان باد میخوانند و ملائک لبیک زناں فرود می آیند و رحمت می افشانند

مرغِ سحر گفت چو تسبیحِ پاک | بانگِ موذن بفلک شد ز خاک

---

[1] خانه [2] براں

خلوتیِ شرق برآمد ز دور — بر کتف افگندہ مصلائے نور

صبح کہ شد نور بصدقش گوا — زد قدمِ صدق بروئے ہوا

جنبشِ پاکاں سوئے محراب گشت — چشمِ سگاں پردہ کشِ خواب گشت

شب پرہ از گنبدِ فیروزہ گوں (ن۱)(ن۲) — رفت بہ فروالۂ ۵۳ گنبد دروں

بوم کہ در رفت چو زداں بباغ — دردِ سرِ خویش شد از کوبِ زاغ

مرغِ سحر خیز (ن۳) نوا بر کشید — زمزمۂ تر بہوا بر کشید

باد کہ بر لالہ و گل پا نہاد — رقص کناں روئے بصحرا نہاد

تازہ شد (ن۷) از ابرِ بہاری چمن — خندہ زد از بادِ ریاحیں سمن

ابر کہ از بادِ وزاں شد ستوہ — بست سراپردہ بہ اوتادِ کوہ

سرخیِ شرق ز افق رو نمود — ہمچو مے سرخ ز جامِ کبود

شاہدِ صبح از رخِ لعل و سپید — داد حریفانِ طرب را نوید

کرد سخن رودِ بریشم زناں (ن۹) — گشت رواں جامِ صبوحی خوراں

نادرہ صبحی کہ ہمہ ماہ و سال — شد ز دمش فرخ و فرخندہ فال

من بچنیں صبحِ مبارک نفس — کم نفسِ قدس بیاراں (ن۱۱) پیش و پس

ہمچو خروسانِ سحر صبح خیز — نعرۂ تکبیر بر آوردہ تیز

(ن۱) زپروازبہ (ن۲) بفیروزہ ۵۳ فروالہ وہ مکان کہ جس میں کھڑکیاں اور دروازے اور جالی ہوا کے لیے زیادہ ہوں ۱۲ (ن۳) بلبل ازاں قصد (ن۵) بلبل نوخیز (ن۶) باد (ن۷) زندہ شد از بوی (ن۸) رواں
(ن۹) رواں (ن۱۱) بدار پیش و پس

پر زدہ مرغانِ فلک سوے من — پرِّ ملک رستہ زبازوے من

بال بہ پرواز بیارا ستم — سوی نوآئیں چمنے خاستم

طائرِ اقبال بہمراہ سیم — بختِ ہمایوں بہوا خواہ سیم

نعرہ زناں دولتِ فرخ لقا — متعک اللّٰہ بطول البقا

بادِ صبا مشک فشاں از برم — ابرِ ہوا سایہ فگن بر سرم

قمری و دُرّاج بدستاں شدہ — بوے گلم رہبرِ بُستاں شدہ

چوں گزر افتاد دراں گلشنم — گشت ازو چشمۂ جاں روشنم

داد نسیم گل و نسریں بباغ — لذتِ روحانیم اندر دماغ

کردم از آرائشِ آں بوستاں — جلوۂ طاؤس بہندوستاں

زیں چمنِ تازہ چو خرم بہشت — خاک ز سنبل شدہ عنبر سرشت

خندۂ گلہاے چمن روبروے — نغمۂ مرغانِ ہوا سو بسوے

جان کہ ازاں نغمہ سر انداختہ — خرقۂ دیرینہ در انداختہ

فاختہ شیخانہ دم از حق زدہ — گرد گریباں زہِ ازرق زدہ

زاغ کہ با کبک نمودہ خرام — خندہ فرو خوردہ شگوفہ بکام

بند و کشادِ گل و غنچہ بسیم — ہمچو دلِ بدخل و دستِ کریم

آب ز مہتاب زمیں گرد تر — چشمہ ز خورشید جواہر تر

ن۱ چمن ن۲ دربرم ن۳ شد گز ن۴ چمنے تازہ ن۵ تازہ ز خرم ن۶ چو سنبل شدہ

قطرهٔ نم بر سمنِ[1] تر چناں | کآبله بر عارضِ سیمیں[2] تناں
عاشقِ گل غنچهٔ پوشیده حال | پرده درش گشته نسیمِ شمال
لاله که شد باد دہن بوسِ او | دیدهٔ نرگس شده جاسوسِ او
رفت ازیں روضه بفردوس بوے | غالیه نوزده حوراں بموے
من بچنیں گلشنِ مینو نشاں | دامنِ اندیشه[3] بهر سو کشاں
بر سرِ ہر سبزه[4] که پامیز[5] دم | از دلِ شوریده نوامیز[6] دم
ہر گلِ نورسته که برداشتم | از مژه در خونِ جگر داشتم
ہر قدحِ لاله که کردم بدست | جوشِ شرابِ دگرم کرد مست
در تهِ ہر شاخ که جُستم پناه | ہیزم[7] افروخته کردم ز آه
ہر خلهٔ خار که خوردم بگشت | صد خلهٔ[8] بجگر بجانم گذشت
ہر سمنے کش نظر انداختم | ناوکِ غم را اسپرے ساختم
سینه گرفتار ہوائے ز شوق | جاں بتمنائے[9] سماعے ز ذوق[10]
کامد ازاں گونه که رفتم ز ہوش | از طرفِ ناله[11] دردے بگوش
طرفه سرودے که بجاں درگرفت | آتشم از دل بزباں برگرفت[12]
بس که ازاں زمزمه گشتم خراب | چرخ زناں گشتم[13] ازاں سو شتاب

---

(۱) خنجر (۲) نازک (۳) اُمید (۴) سرده که (۵) پاے زدم (۶) نواے زدم (۷) ہیزمی
(۸) خلد (۹) بتماشاے (۱۰) شوق (۱۱) سرودے (۱۲) درگرفت (۱۳) گردم

رفتم و دیدم که هم اندوه بود | بر دلِ تنگش غمِ چوں کوه بود
سوخته وار از مژه خوں میفگند | دردِ دلِ خویش بروں میفگند
گفتمش ای نالهٔ تو جاں گداز | چیست که می نالی ازیں گونه باز
گفت ز کارے که بمقدار نیست | هیچو منے را حدِ ایں کار نیست
کار که چندیں سرِ مردانِ پاک | در سرِ آں کار فرو شد بخاک
آدمیِ عاجز و بارے چنیں | در سرِ خالی سرِ کارے چنیں
تا چه بود ایں تنِ ناقص وجود | کار و گستاخ بریں در بسجود
صدمهٔ هیبت چو بروں اوفتد | چرخِ نگوں خیز نگوں اوفتد
پیش چنیں صدمهٔ عالم ربائے | شوخیِ مردم که نهد پیش پائے
مرد شناسد که تواند ستاد | پشّهٔ رقاص بطوفانِ باد
من که شنیدم سخنِ آشنا | ذرّهٔ سرگشته شدم در هوا
حالِ من از حالتِ من در گذشت | آب ز چشم آمد و از سر گذشت
او نفسے رفت و ز سر تازه کرد | داغِ من از نغمهٔ تر تازه کرد
پردهٔ از عالمِ دل باز شد | دولتِ دوشم ز سر آغاز شد
هرچه ز تسبیح نهانم گشاد | زاں شغبِ عشق همانم گشاد
آنکه شبش مایهٔ معراج بود | روز شکیبش همه تاراج بود

ن۱ دیدم که گه ن۲ سوخته رو ن۳ گذار ن۴ زار ن۵ آں ن۶ خاکی ن۷ کار و درد استاخ ن۸ شناسم
ن۹ حالت او ن۱۰ او نفس رفته ن۱۱ پرده ام

عاشقِ دیوانه بصحرا افتاد — خورد یکے جرعه و از پا افتاد
ره زدنِ مطربش آواره کرد — زخمهٔ او پردهٔ جاں پاره کرد
مستیش از مطرب و نے از کسے — مطربِ او مستِ ترا زوے بسے
نالهٔ عشاق بجاں کرده کار — عافیت از سینه بروں برده بار
شحنهٔ شوق آمده مہمانِ من — دامنِ خود بسته بداماں من
کرده دل از شربتِ معنی سخن — کوزه تہی گشته ز دردِ کہن
طبع بسیلابِ عدم داده رخت — عشق بگنجینه قدم کرده سخت
جاں شده عاصیِ ز تنِ ناسپاس — بیخبر از کارگرانِ حواس
گریه بصحرائے نیاز آمده — قطره چو صوفی به نماز آمده
پاک شده نامهٔ طولانیم — روح شده جسمِ ہیولانیم
جوششِ دو بحر دو بیک جا شده — موجِ دو خونابه بدریا شده
او غمِ خود گفته و من سوزِ خویش — دیده نمک ریخته بر ہر دو ریش
آرزوے ہر دو بیک کام بود — چاشنیِ ہر دو ز یک جام بود
ماتمِ ما دیده گلِ خنده ناک — جامهٔ خود کرده بصد جاے چاک
چوں دلِ ما لالهٔ افروخته — شد کفِ خونی ز میاں سوخته
گشت تہی دیدهٔ نرگس ز خواب — بلکه فرود آمدش از دیده آب

ن[1] به وادی ن[2] آواز کرد ن[3] نغمهٔ او ن[3] باز کرد ن[4] مہمانِ دل ن[5] بداماں دل ـ ن[6] گرچه بصحرا ن[7] بیک ن[8] لاله بر افروخته ن[9] زود آمده

غنچه ز دلتنگیِ پنهانِ خویش — کرده فرو سر بگریبانِ خویش

بید که آگاه شد از دردِ ما — لرزه فتادش ز دمِ سردِ ما

یافت چو ما را بهلاک اندرون — سبزه بغلطید بخاک اندرون

مرغ که آه از دلِ غمکش زده — در جگرِ سرخِ گل آتش زده

بلبلِ نالنده ز غم دیده تر — سینه ز آواز خراشیده تر

کبک و کبوتر بنفیر آمده — زاغ و زغن در بم و زیر آمده

زآه دلِ من همه مرغانِ باغ — سوخته پروانه صفت چون چراغ[1]

بود[2] نوازنده نوا ساز درد — تا شدم از عقلِ سراسیمه فرد

رفت ز تن هم دل و هم دم برون — بیخودیم برد ز عالم برون

چون بفنا نیست شدم در وجود — هستی بی نیست جمالم نمود

یافتم آن لحظه بحال اندرون — آنچه نگنجد بخیال اندرون

ظرفِ مئی بود که ساقی سپرد — کم ز فنا بُرد و بباقی سپرد

بسکه نگنجید در آب و گلم — آنچه نمودند بچشمِ[3] دلم

گفتم اگر من بزبان آورم — این سخنِ دل که کند باورم

بانگ بر آمد ز دلِ دردناک — کای شده بازیچهٔ طفلانِ[4] خاک

---

[1] بر چراغ   [2] بوم   [3] به وادی دلم   [4] طفلان بخاک

به که ازین شعلهٔ نخندی چو برق — تا نخوری تیغ سیاست بفرق
ورنه تواں بست گره بر نفس — محرم خسرو دل خواجه است و بس

خلوتِ سوم در گرفتنِ احرام بحریمِ حرمتِ کعبهٔ احترام و
تعظیمِ عظمتِ سدّهٔ عظیمِ شیخِ شیوخ الاسلام و ذکر خوابے
کہ آں بیدار دل جاوداں دید و ایں خفتہ را ازاں خواب
بیداری بخشید کہ در خواب نتواں دید

من کہ شنیدم ز دل ایں داستاں — راست شدم بر قدمِ راستاں
گرم بروں جستم ازیں روضہ گاہ — نے خبرم از سر و نے از کلاہ
پای نہادم برہ آشفتہ وار — کوهِ غمم بر دل و من بیقرار
بے غمِ ہستی کہ بہ پستی کشد — شربتِ شوقے کہ بمستی کشد
رو بسوے خواجہ و دل سوے دوست — ہر دو یگانہ شدہ در مغز و پوست
بسکہ رہم بود بداں رہنماے — دیدہ حسد برد براقبالِ پاے

ۂ گرہ در ۂ کہ غم ۂ نے غم ۂ پستی کند ۂ بمستی کند ۂ براں ۂ باقبال پاے

بر کفِ پا بوسه همی زد زمین | رشک همی کرد سپهرِ برین
گردِ رهِ[١] من که صبا تحفه برد | کحل تبرک بکواکب سپرد
دیدهٔ ادریس ز فردوس پاک | خضروشی دید بصحراے[٢] خاک
ره چو قدمگاهِ خضر سبزتر | بادِ روان بخش مسیحا اثر
سبزه به تسبیح زبان کرده باز | گوشِ نهانم نهان کرده باز
خارِ قدم دوز به پیرامنم | سوزنِ عیسیٰ شده در دامنم
من شده چون رشتهٔ مریم بتاب | کرده گذر زان سرِ سوزن[٣] شتاب
هر طرف از سایهٔ من تا بدور | دیو گریزنده چو سایه ز نور
روح ز مستی[٤] برکوع و سجود | وجدِ مصور شده نقشِ وجود
زین نمط آلودهٔ شوق[٥] و نیاز | در نظرِ خواجه رسیدم فراز
کالبدِ سوخته بر جان رسید | مرده بسر چشمهٔ حیوان رسید
کارشناس از نظرِ دوربین | شد ز دلِ تیرهٔ من نوربین
دید ز رم رابطه کوره در | علتِ بیمار بقاروره در
گفت ز سیمای تو شد روشنم | کت نفسی میرسد از گلشنم
سکهٔ خاموشی تو در دهن[٦] | میکند از عالمِ دیگر سخن
دولت از آن خواب که ما را نمود | دولتت اینک بدار انمود

---

١ گرد رهم را ٢ به خضراے ٣ از سر سوزن ٤ چو مستی ٥ آلوده بشوق و نیاز ٦ سخن

تا بہمی تر نکنی پای خویش | پیشتر ک رو که چه دریاست پیش
خواجه که این واقعه بر من گشاد | فکر مرا پرده ز روزن گشاد
بوسه زدم از سر حیرات بخاک | ق | گفتمش ای قدوهٔ مردان پاک
خواب تو دانم که نباشد خیال | حال برون ده که در آیم بحال
ذره که زان صبح صفا جست تاب | خنده کشاد از لب آن آفتاب
پرده برانداخت ز راز نهفت | وانچه نهان داشت دران پرده گفت
کای شده از دولت ما بهره مند | گشته سرت زین در دولت بلند
بینش ما از نظر بی ریا | کرده مس قلب ترا کیمیا
چون تو نمودی خط خود را رقم | ما رقم خویش بخوانیم هم
نیم شبے کاختر پرنور ما | کرد طلوع از دل معمور ما
کلبهٔ گل رفعت درگاه داشت | سکهٔ دل نقش مع الله داشت
جان بهمین مرتبه پیوسته بود | کز خودی خویش برون جسته بود
آن نه شبی بود تظلم نمای | بل شب معراج رسول خدای
نور همی ریخت زمان تا زمان | نجم به نجم از تتق آسمان
از شرف و عزت بارے چنین | کافسر ما داشت نثاری چنین
دیدم از آن سان که نمودند باز | پهلوی خویشت به بساط نیاز

ن۱ گم ن۲ زروشن ن۳ مه صفا ن۴ جان بهمین مرتبه ن۵ یک شب ن۶ در شرف

من شده از نورِ مقدس بتاب — مقتبس از من تو چو مه ز آفتاب

گرچه نه این پایه بمقدارِ تست — لیک از آینده[1] نمودارِ تست

کاتشِ این مشعلهٔ تابدار — پرتوِ شعاع افگند انجام کار

می نگرم زان اثرِ دلفروز — در شبِ تاریکِ تو آغاز[2] روز

مطلعِ این صبح که درخنده باد — پرتو و پیروزِ تو فرخنده باد

من که بدین مژده قوی دل شدم — پیشتر از خویش بمنزل شدم

منزلِ اول خبرم شد ز راه — رخت رها کردم بر جایگاه

غارتِ دزدان ست بره بیشمار — زنده بمقصد بردم کردگار

لیک چو شد بدرقه کار[3] من — پیرِ من و قافله سالارِ من

گرچه بود رهزنِ کالا بسی — در پیِ این خواجه چه باک از کسی

قیمتیِ من که مبادش کساد — بخششِ آن منعمِ بخشنده باد

او ندهد بهرهٔ خواهش بجیب — تا نرسد اذنِ خدایش ز غیب

وانچه بدستوری رحمان دهند — کی ز پیِ غارتِ شیطان دهند

یارب اگر حفظِ تو نبود براه — مایهٔ درویش که دارد نگاه

خسروا زان بهره که داری[4] ز زیر[5] — مهرِ نگهبانیِ خود برمگیر

---

۱. آئینه ۲. ز آغاز ۳. بارِ من ۴. داری ۵. زِ تیر

مقالۂ اول در علو درجۂ آدمیت و سمو درجت آدمیت حدا وقت
نظرِ مدققان و حذاقت بصرِ محققان و پایۂ ہمت را بلندی دادن
کہ چوں فرونگری ہمہ عالم ہیچ نماید بلکہ ہیچ ہم ننماید و
دیدۂ تنگ عرصہ را چناں فراخ کشادن کہ جز بزرگی
خدائے تعالیٰ ہر چہ پیشِ چشم آید ہمہ نقشِ چشم نماید

ای[1] ز ازل گوہرِ پاک آمدہ — گوہرِ تو زیورِ خاک آمدہ
چنبرِ نہ چرخ بسے بیخت خاک — تا تو بروں آمدی ای دُرِ پاک
آں[1] خلفی تو کہ ز روزِ نخست — کون بمہمانیِ شش روز تست
خود ز پدر گرچہ کنوں آمدی — با پَر[2] از حجلہ[3] بروں آمدی
دفترِ معنے تو زبر[4] خواندہ — تختۂ اسما ز پدر خواندہ
عرصۂ عالم بمسافت تُراست — دولتِ آدم[6] بخلافت تُراست

---

[1] آں خلف [2] پرزدن از [3] از حجلہ [4] معنی نہ زبر [5] معنی بزیر [6] عالم

نعل دگر گون زده اسپت[1] بطعن — بر رخِ ابلیس شده داغ لعن

چرخ و زمیں امر قضایت نبشت — لوح و قلم سرّ ہدایت نبشت

حبلِ وریدِ تو فلگندہ[2] بلند — در شرفِ کنگر اللہ کمند[3]

نورِ تو ہنگامۂ انجم شکست — دستِ تو تسبیح ملائک گسست

جانِ جہانِ ہمہ عالم توئی — وانچہ[4] نگنجد بجہاں ہم توئی

ہفت درا از گوہرِ تیغ تو زنگ — نہ کمر از دورِ میانِ تو تنگ

توشہی اقلیمِ تو ہر دو سرائے — تو ملکی تختِ تو شد چار پائے

گنجِ خدا را تو کلید آمدی — زنپئے بازیچہ پدید آمدی

چرخ کہ از گوہرِ احسانت ساخت — آئینۂ صورتِ جانت ساخت

آئینہ زینگونہ کہ داری بچنگ — آہ و ہزار آہ کہ داری[6] بزنگ

سرّہ[9] ایں سکۂ سیمای تست — ساختۂ مہرِ نبوت درست

در تو ہماں آب و گلی در سرشت — پختہ شو از مایۂ گلخن چو خشت

خشتِ تو آنگہ[10] نہ دبالا خوراست[11] — بر سرِ محراب و تہ منبر است

آنچہ کہ در ریشۂ نازل[12] برند — بر ہم از آں[13] گونہ بمنزل برند

موش کہ غربیل کند خاک را[14] — پاک نہ بیزد علفِ پاک را[15]

---

[1] نعل کو اگر لوٹیں تو لعن ہوگا اور رخ کے اولٹنے سے خر کیونکہ گھوڑے کی لات سے رخ ابلیس داغدار ہوگیا تو نتیجہ خر ہوا ۱۲

ن[2] سپہر بلند ن[3] اللہ فگند ن[4] وادی جاں ہمہ ن[5] وانکہ نگنجد ن[6] داری بزنگ

ن[9] سکہ سیماے ن[10] توانکہ ن[11] خراست ن[12] بازل ن[13] ازاں آنکہ ن[14] خانہ را ن[15] دانہ را

آنکه بملکِ ملکی قابل ست — گر مگس جیفهٔ شود باطل ست

مشربهٔ نوشش کز آشامِ او — پُر ملک رویدا ز اندامِ تو

مرتبهٔ جو که برانی بماه — کس نخورد شربتِ باراں ز چاه

بس که بسه نورهٔ بالا گزید — اول ذوالنون شد و پس بایزید

هیچکسی ره سوی بالا نیافت — تا قدم از همتِ والا نیافت

بر نبرد یکقدم از جای خویش — تا نه نهی بر دو جهاں پای خویش

دیدهٔ اندیشهٔ فلک بیز دار — رخنه ببیں پیکِ نظر تیز دار

چشم چو بر چشمهٔ سوزن بری — هرچه بداں سوست همه بنگری

سهل بود تا چه نماید بما — دیدهٔ بادامِ صنوبر نما

از نظرِ دل بجهاں کن نظر — زانکه غلط کار بود چشمِ سر

دور ز چشمی که ز نزدیک ور — مور ملخ دید و ملخ دید مور

بینشِ عکس ست که بینی دراں — کشتیٔ بر جا و کناره رواں

چوں نظرِ راست دگرگوں بود — آنکه همه کژ نگرد چوں بود

دیدهٔ کژ را ز مژه دام کن — دیده ز صاحب نظراں وام کن

آنکه به بینشِ نظرش روشن ست — خانه به چشمش ده اگر دشمن ست

ن۱ تو ن۲ بر سرِ خود ن۳ ببیں ن۴ نیک نظر ن۵ تنگ نظر ن۶ هرچه ازاں ن۷ هرچه براں

ن۸ دیده بادام ن۹ رواں ن۱۰ کژ نگری ن۱۱ به نظر روشن

گل نبود گرچه که زیبا بچشم — باک نباشد گلِ بینا بچشم

از نظرِ بی‌نظراں دور باش — زانکه سُہا نیست چو مہ نور پاش

کور که او رہبرِ کوراں شود — صف زده در چاه چو موراں شود

ہست زیک سکه چو بینی بہوش — کوتهیِ[۵۲] چشم و درازیِ گوش

نیست مگس را چو نگاہش[ن۳] بلند — فرق نجاست نشناسد ز قند

تشنگیِ آب رود ز آب جوی — تشنگیِ چشم برد آب روی

ای دلِ تو تنگ تر از چشمِ مور — حرص درو گشته چو دریای شور

بہرِ جوے تا کیست ایں کارگاه[ن۴] — عذرِ ربا خواری کمتر[ن۵] مخواه

قطرهٔ آبے که تنِ مردم ست — در دلِ آں قطره جہانے گم ست

قطره که صاف ست زلال اندرو — چرخ نگنجد بخیال اندرو

چوں که تو در قطرهٔ آبے گمی — نیست ترا قطرهٔ از مردمی

پریِ دل سوی بلندی کشد — پستیِ ہمت به نژندی کشد

آب که میلش ہمه در پستی ست — در[ن۶] پیش لافِ زبردستی ست

موج زند بحر که تا لب بود — کوزه بریزد چو لبالب بود

چند چو طاوٗس پر آراستن — وز حلِ زربفت خر آراستن

---

۵۲ بروے فن قیافہ چھوٹی آنکھیں شرارت کی اور لمبے کان حمق کی دلیل ہیں ۱۲

ن۳ نبیت ن۴ کاه کاه ن۵ کمتر بخواه ن۶ ازپریش

کرده لباس تنگ تر پدید | قطرهٔ آبی که نخواهد چکید

شانه زبهرِ دلِ شکّر لبان | جعدِ تو لیسیده بچندین زبان

گوشهٔ دامانت چو روزن شود | موی بر اندام چو سوزن شود

کار نه پوشیدنِ حالِ خود ست | پوششِ بیگانه جمالِ خود ست

آنکه دلش راست زهمت لباس | حلّه دهد گرچه بپوشد پلاس

بحر که در دادِ گهر جوشِ او | جامهٔ غوکیست زبر پوشِ او

سفله که زیور همه برخویش بست | شد سرش از سرزنشِ خلق پست

گرچه بساط از خز و اطلس بود | نیز لگد خوارهٔ هر خس بود

پیله که از برگِ گیا کرد نوش | برهنه بینی خود و آفاق پوش

نیست مگس را چو زهمت سخن | باد و حریر ست برهنه بدن

آنکه بکاوش کنی از وی خوری | تا نمرد کی بری از وی بری

زاغ که خر طعمه زریشش دهد | وعده بمهمانیِ پیشش دهد

چون شترِ سوخته نالان بود | پرسشِ گرمش زشغالان بود

قدرِ فرومایه نباشد عیان | سکه ندارد درمِ ماهیان

پست نگردد به تمنا بلند | گرچه بانگشت کند پا بلند

گوهرِ مردم زپیِ سروریست | مهرهٔ خر ساختنش از خریست

نخواهد — تو سوزن — که پوشد — داد است — کن — خودش — زتن — بخارش — شغالان — نمرد

چرخ ترا بہرہ شرف ساختہ ‌ ‌ تو تنِ خود دیگِ علف ساختہ

تیر کہ ترک از پئے آماج ساخت ‌ ‌ مطبخیش جو بہ تتماج ساخت

جامہ کہ گازر بہ زر آب شست ‌ ‌ مشعلہ دارش ز پیِ شعلہ جست

پنبہ کہ شد پوششِ تن را فراغ ‌ ‌ چند فتیلہ کنیش در چراغ

آدمی ست از پئے کارے بزرگ ‌ ‌ گر نکند این ست حمارے بزرگ

قاعدۂ کار چو نازک بود ‌ ‌ دست کسے راست کہ چابک بود

پنجۂ رگ زن چو بلرزد ز نیش ‌ ‌ جاں برد از غمزۂ خونریزِ خویش

پای رسن باز چو لرزد براہ ‌ ‌ کی برش بردو واز روے چاہ

ہمت اگر وہم ترا بشکند ‌ ‌ ایں ہمہ دشوارِ تو آساں کند

آنکہ نہد پاے کرامت بر آب ‌ ‌ کشتیِ ہمت بودش در نقاب

واں دگرانی کہ بہ بالا پرند ‌ ‌ ہم ز پرِ ہمتِ والا پرند

مرد نہ محتاج بیاری رس ست ‌ ‌ ہمتِ او تکیہ پشتش بس ست

تکیہ چہ آری بعصاے کسے ‌ ‌ زندہ نشد کس بہ بقاے کسے

شمع بشب گریہ کناں میزید ‌ ‌ زانکہ بجانِ دگراں میزید

دال بود بر سر دولت بپاے ‌ ‌ زانکہ شد از معنی خود رہنماے

ہست الفِ ابلہِ بالا دراز ‌ ‌ زانکہ کند از دگراں یاد راز

ن۱ دیگ ن۲ گزنکند ن۳ حمایے ن۴ تاب ن۵ کہ ن۶ تنید ن۷ تیند زراہ ن۸ بر رود ن۹ کسان ن۱۰ کسان ن۱۱ دوبود

چند ز بالِ پدر و جد پری | باد بود هر چه نه از خود پری

وانکه ز بادی بپریدن فتاد | سهل بود تا چه پرد خس بباد

وانکه چو طفلاں همه در خاک زیست | همتِ مرداں چه شناسد که چیست

قالبِ مردم که جهاں گفته اند | عرصهٔ دل دارد ازاں گفته اند

ورنه چه یارا قدری خاک را | کوتهِ دامن کشد افلاک را

در سرت ار چرخ چه گنجد بگوے | کیلِ نگونسار چه سنجد بگوے

سهل بود باخه چه آرد بروں | مایهٔ دریا بغباری نگوں

لیک دلی کو درِ همت گشاد | خرمنِ عالم ز جوے کم نهاد

چیست جهاں در دلِ والا دروں | دانهٔ خشخاش بدریا دروں

دل که بپالش پر نشود اوج گیر | گر نپرد تو بپرانش به تیر

دل چه پرد تا ز فلک نگذرد | جوجه که در بیضه بود چوں پرد

سایهٔ دل باید ازاں سان فراخ | کز تهِ آں گم شود ایں کهنه کاخ

آدمی آنجا نرسد از زمیں | تا نه دمد زو پرِ روح الامیں

ایں پر و آلات نروید ز گل | تا نه بود دانهٔ همت بدل

تا نه دمد پر نتوانی پرید | ور چه پری زاں نتوانی رسید

---

(۱) زیاد (۲) بری (۳) آنکه (۴) تا چه برد (۵) زیاد (۶) آنکه چو (۷) همت مردم (۸) لیک (۹) دروں
(۱۰) چوں (۱۱) هست (۱۲) بدیں (۱۳) بریں (۱۴) زیر (۱۵) چوزه (۱۶) تا نه دمد ز دانهٔ همت بریں۔
(۱۷) پر آلات (۱۸) تا نه نهد (۱۹) پر توی نتواں چرید

تیر که شد عاریتش یار پر [ف۱] | نیم پرش نیست با چار پر
پر زدنِ آن به سماکی بود | پر زدنِ مرغ هوائی بود
دود که تشنه است بچرخ کبود [ن۲] | سر به نمِ ابر نیارد فرود [ن۳]
دل که ز پستی سوے بالا شتافت | هرچه فرود دید همه هیچ یافت
چوں ز بلندی نگری [ن۴] سوے پست | خُرد نماید به نظر هرچه هست
هر که دو سه نیزه برآید بلند | اسپ نماید به تهش گوسپند
در قدری برتر ازاں یافت زور [ن۵] | پیل شود در نظرِ او چو مور
مرتبه چوں برتر ازاں گشت نیز | زیرِ نظر هیچ شود جمله چیز
نسبت ازاں [ن۶] جاست که دید از ضمیر | آنچه بلند ست جهان را حقیر
در نظرے کش بخداره بود | هیچ بود هرچه سوے [ن۷] الله بود

حکایتِ موسیٰ علیه السلام که هاے همتِ او نخواست که جز بهاے هویتِ او چشم و چار کند

گفت بزرگی بکلیم خدائے | ق | کای به بزرگی همه را ره‌نمای
بس نه [ن۸] که گوشِ سخن آنجا زدی | غلغلِ رویت بچه یارا زدی [ف۹]

ف۱ تیر کے پر عاریت ہوتے ہیں اسلیئے باوجود چار پروں کے اُسکا اُڑان آدھا بھی نہیں ہوتا ۱۲
ن۲ بچرخ ن۳ بہ نے ن۴ نگردد ن۵ ساخت ن۶ ازینجاست ن۷ جز الله ن۸ بس که تو
ف۹ کیا یہ کافی نہیں کہ جناب باری میں زبانی باتیں کیں دیدار کی تمنا کس برتے پر ۱۲

این چه طلب بود درین کارگاه — وین چه ادب بود دران بارگاه

داد جوابش که چو کردم براز — ق — دیدهٔ بینش همه خلق باز

چون نظرِ همتم از اوج بود — هستی عالم همه هیچم نمود

ذرهٔ آن دیده که پستی نداشت — هیچ رقم صورتِ هستی نداشت

گفت دل از همتِ عالی گرای — نیست ز هستی اثرے هیچ جای

برد چو فکرت بجدایم کشاں — یافتم از هستی مطلق نشاں

خواستم از نیست کناره کنم — هستی بی نیست نظاره کنم

حیرتم از خویش چو بر بر کشید — تا درجاتِ طلبم برکشید

همتِ گستاخ زبر بوی گشت — هر سرِ مویم ارنی گوی گشت

غیرت ازانجا که کمیں کرده بود — در ادبم دست درآورده بود

تا بچناں پایه بپا ایستم — کرد بیک لطمهٔ کن نیستم

آن ادبم گرچه به پستی فگند — بود هنوزم سرِ همتِ بلند

در دلِ مرد آنچه که غیرِ خدا است — گر نبود نیست بهمت گداست

آنکه بهمت زبرِ عالم ست — در نظرِ او همه عالم کم ست

همتِ خسرو چه بود زین نفس — کز همه عالم کم ازو نیست کس

ن۱ دران ن۲ آن دید ن۳ بنیش ن۴ نظرے

ن۶ درکشید ن۷ برآورده ن۸ چناں ن۹ هستی ن۱۰ زمن ن۱۱ آنچه ن۱۲ چه بود

مقالهٔ دویم در استظلال از مظلهٔ علم که مربوط است
بحبل الله المتین و استبعاد از مزلهٔ جهل که منوط است فی ضلال
مبین و افاضت علما راست کار که از انبیاء بنی اسرائیل نمونه
اند و ریاضت حرونان کمثل الحمار مشابهت نعل واژگونه اند و فرق
کردن عمامه دارانِ زیر کلاه که برای بطانهٔ منعم کلاه انداز اند و
پرده دارانِ زیر جبه که دستارِ نعمان را پایتابه[۱]
ظالم سازند

ای زخرد خیمه فراتر زده — مُهرِ جهالت[۲] بدهان بر زده
فارغ ازان فن که رهِ مردم ست — گم شده در بادیهٔ کان گم ست
از مددِ علم فراغیت نه — در شبِ تاریک چراغیت نه
راه پر از چاه و تو زان بی خبر — تا چه دود[۳] مور بغربال[۴] در
آنکه چراغیش نباشد براه — در شبِ تاریک در افتد بچاه
چون نبود مرد بدانش عزیز — گاو بود خر مگس گاو نیز

۱؎ پایتابه ۲؎ جهالت ۳؎ تاچه زود ۴؎ بغربیل

سنگ خورد جاہلِ آلودہ سر | گو عمل سنگ نداند ز زر
آنکہ بزندانِ جہالت گم ست | ہست گدا اگرچہ زرش صد خم ست
مرد کہ از علم تونگر بود | کے نظرش بر زر و گوہر بود
علم و درم ہر دو نہ بر ہر کسے ست | از ہمہ آں راہ بدمغاں بسے ست
آنکہ بما بہرۂ روزی سپرد | دانشِ دانندہ ز روزی شمرد
خاتم و انگشتِ کہینیش بس | آنکہ بزرگ ست مہینیش بس
عالم اگر چاشت ندارد بشام | ق | جاہل اگر خسروِ روم ست و شام
گرنہ بانصاف شوی پردہ دوز | حیف بود در حقِ جاہل ہنوز
پس چو چنیں ست ز اربابِ ہوش | عیب بود بر زرِ جاہل خروش
گرچہ کشد گاو جوالِ گہر | بار زیادت شودش بے ہنر
گاوِ فلک گوہر پروینش بار | چوں خرکِ زہرہ بود زیر و زار
اے مصر از جہل چو در مصر خر | اہل دگر باشد و اہلی دگر
شملہ چو گازر کدہ آب گیر | سینہ تہی چوں سر ناحفص پیر

---

۱ ندارد ۲ بجز ۳ بر گہر و زر بود ۴ بدمشاں ۵ بودش

۱۱ خرک جس کو اُردو میں گٹرج کہتے ہیں وہ لکڑی جس پر تمام تاروں کا زور رہتا ہے زیر و بم مطار کی آواز نرم و باریک یعنی زہرہ جسکو مطربۂ فلک کہا جاتا ہے اسکی آواز سہانی، باوجودیکہ خرک پر تاروں کا بوجھ ہے اسکے برخلاف برج ثور کو پروین کے بوجھ سے کچھ فائدہ نہیں۔ پروین برج ثور میں ہیں ۱۲ ۱ زہرہ بود ۲ زیر زار ۱ سر دیا

۱۲ شملہ چھوٹی چادر۔ علاقہ دستار۔ سر کا دوپٹہ۔ سُرنا۔ شہنا مترادف۔ حفص ایک قاری کا نام ہے۔ لیکن ایک نسخہ میں لکھا ہے کہ ایک مطرب سرنا بجی کا نام ہے۔ معنی شعر یہ ہوئے کہ سر اوڑھنا تو اتنا بڑا ہے مگر سر کے اندر کچھ بھی نہیں ۱۲

اہل نگردد بعمامہ سفیہ | خر نشود از جل دیبا فقیہ

نیست چو دستار ترا مایہ ہیچ | بہ کہ بپیچی سر ازیں ہیچ پیچ

زشت بود کسوتی جہل کیش | برہنہ با صد گز کرپاس بیش

جہل سرت را چو بہ پستی فگند | کے شودت از دق مصری بلند

چون نہ طبیبی نہ دلت حاذق ست | مایہ مبر از پئے دق کان دق ست

چون کنی از صحبت علت گران (تاے زائد ۱۲) | تا کیت از علت دق سرگران

ور چہ کہ پوشی سلب ناقدان | جہل تو پوشیدہ نہ گردد بدان

جاہل و تلبیس وے از حد برون | جبہ سپید است و رنگیں درون

جبۂ علمش منگر گش بر | خارہ بزیرست و لطیفی زبر

ای کہ بکسوت شدہ صدر جوے | گر ز تو پرسند چہ گوئی بگوے

منصب بے مایہ نہ درخور بود | گر ہمہ فرزند پیمبر بود

باب تو گیرم کہ علی مرتضیٰ ست | وہ کت ازاں باب کلیدے کجا ست

تکیۂ خر ہست بپالش وبال | زانکہ بود جاش بصف نعال

ور تو بمیراث ز آبای خویش | از ہمہ برتر طلبی جاے خویش

آنکہ بود وارث پیغمبران | جاش کدام ست چہ گوئی دران

از ہنر خویش کشا سینہ را | مایہ مکن نسبت دیرینہ را

ن۱ پیچ پیچ ۲ ایک قسم کا لباس پشمینہ ۱۲ ن۳ خندہ حزن ن۴ علت ن۵ عمکش ن۶ علمش ن۷ پاے مکن ن۸ منصب

آبِ گہر ہائے کہن واجوئے | دُر چو کہن گشت بود زر درُوے
زندہ بمردہ مشو ای ناتمام | زندہ تو کن مردہ خود را بنام
زندہ کہ از مردہ فضولی ست | مردہ بہ از وے بقبولِ وی ست
زندہ کُنِ مردہ مسیحا فرست | وآنکہ دم از مردہ برآرد خرست
از گہرِ دانشِ خود ساز تاج | نے زر میسے۔ کہ گہر بہ ز عاج
از پدرِ مردہ ملاف اے جواں | گرنہ سگی چوں خوشی از استخواں
ہست ز دانش درجاتے کہ ہست | وز پئے جاہل درکاتے کہ ہست
چوں پئے جاہل درکِ اسفل ست | پایۂ اعلیٰ طلبد اجہل ست
بے بصراں راست بہر جایگاہ | کاستن از ذل و فزودن ز جاہ
بیش و کمی نیست بہ بینا کار | دیدہ نہ فربہ شود و نی نزار
فائدۂ علم ہمین ست خاص | کت دہد از جاہ و تکبر خلاص
سبقِ ادب کز پئے خود بینی ست | مطلعِ دیباچۂ بیدینی ست
علم تو نورست سیاہش مکن | شمعِ سیہ خانۂ جاہش مکن
مشعلۂ کعبہ بہ گلخن مسوز | دلقِ خضر از سوزنِ عیسیٰ مدوز
مرد کہ دانش ز پئے آب جست | دست ز دانش ہم ازاں آب شست
چوں طلبد ز اہل تکلف قیام | آنکہ بود مقعدِ صدقش مقام

۱؎ راجوے ۲؎ سلف مردہ ۱۲ ۳؎ سلف گمنام ۱۲ ۴؎ نہ زار ۵؎ ہمانست ۶؎ جاہ

برتر از آں شد شرفِ ہوشمند — کش بنشانند بصدرِ بلند

مصحف اگر بر سر و یا برکف ست — سودِ سر و سودگی مصحف ست

منبر و محراب سزاے کسے ست — کش سخن از دین و دیانت بسے ست

چوں زند از ہرزہ مذکّر نفیر — بوالعجبے باشد و ہنگامہ گیر

خود نگرے کش دو خط از بر بود — واے کہ صد محفل از و کر بود

بہرِ نمایش بصفِ ہمسراں — نعرۂ بیہودہ زند چوں خراں

نیشکرے باش زپُرّی خموش — چند زدن چوں نئے خالی خروش

آنکہ نداند رقمے بہرِ نام — بہ زفقیہے کہ بود ناتمام

حقّہ زیک مہرہ بنالد ز بُن — خالی و پُر ہر دو نگوید سخن

آنکہ تہی مایہ فغاں درگرفت — وانکہ بود پُر دم از آں برگرفت

خُم کہ ز بالاست تہی تا فرود — نائبِ گرما بہ بود در سرود

عالمِ غافل بسوال و جواب — ہست بیانش چو لبیدن بخواب

خفتہ کہ بیہودہ لبید بر سریر — دیو مسلط بودش سخرہ گیر

علم کہ از خوابِ سگالاں بود — علم نہ کافانۂ زالاں بود

علم چناں خواں کہ پسِ زندگی — خوابِ تو باشد شرفِ بندگی

چوں تو نے از شاہد و می حیلہ جوے — علم مگو خوابِ پریشانش گوے

---

(۱) باشد ہنگامہ گیر (۲) بکثری (۳) قول نبر رگانش تہی ترگرفت (۴) اد (۵) زبس

چند بود ساغرِ پنہاں زدن　　پس نفس از رخصت قرآں زدن
زشت بود زہر بلوز ہینہ در　　بادہ و قرآں بیکے سینہ در
حافظ قرآں کہ خورد بادہ ہے[1]　　کفر بود شستنِ قرآں بے
علم کہ راہش بسلامت بود　　بدرقۂ راہِ قیامت بود
خود وطنِ خویش بود سوختن　　بدرقہ را رہزنی آموختن
آنکہ بہ تعلیم دل افروزدت　　نزپئے دوزخ سبق آموزدت
تیشہ زن اندر ہنر آموختن　　تخت[2] نسازد زپئے سوختن
شمع شب افروزی کاشانہ راست　　نز پئی آتش زنی خانہ راست
خار کشد[3] سوزنِ پا آزمائے　　خارمکن سوزن خود را بپائے
خامہ مزن سوختنِ عامہ را　　آلتِ تزویر مکن خامہ را
زرق تہ رخصت نعماں مدہ[4]　　زیر ملک بیضۂ شیطاں منہ
بیضۂ کل مرغ بزیر ہماے[5]　　از نسبِ خویش بود بچہ زاے
شرم نداری کہ چو فرماں دہی　　تیغِ نبی در کفِ شیطاں نہی
عالمِ یزداں[6] بود از حیلہ دور　　ہیچگہے[7] سایہ نہ بیند ز نور
حیلۂ تزویر بجمل صواب　　بو قلمو نیست برام الکتاب

---

[1] افسوس اور حسرت کا کلمہ ہی ۱۲　ن[2] تختہ　ن[3] زدن　ن[4] کش از سوزن　ن[5] منہ　ن[6] سیمرغ
[5] کل مرغ ایک قسم کا گدھ ہی جس کا سر سرخ ہوتا ہی اور اُس پر بال نہیں ہوتے ۱۲
ن[6] یزداں　ن[7] ہیچکس

این همه تشنیع بر آنکه رود — زانکه بد اندره وبیره رود

کس جهلا را نکند جرحِ کار — حک نبود بر ورقِ بی نگار

علم همان ست تحقیق وبس — کز رهِ تحقیق برآری نفس

هرچه کنی گرچه صواب ست وپاک — هم بوی از خشمِ خدا ترسناک

چون تو نداری زخطا نیز بیم — عِلم تو در دین خللی شد عظیم

ای زپی فتنه میان کرده چست — وز پی تحقیقِ عمل پای سست

علم کز اعمال نشانیش نیست — کالبدی دارد وجانیش نیست

کالبد از بهرِ کله بیش خواه — گنده بود کالبدِ بی کلاه

آنکه سبق خواند وسیه نامه گشت — خط کشش ار خود همه علامه گشت

عالمِ بی کار نیاید بری — گرچه بصد حیله برآرد سری

سوزنِ بی رشته ندوزد اگر — صدره سر زیر کند یا زبر

کارشناسی که رخ از کار تافت — داغِ جبین بحلِ اسفار یافت

قاضی بی علم نیرزد بشیر — کو نه عمل دارد ونی علم نیز

نی عملی بهرِ خدای خودش — عاملِ شر کرده قضای خودش

دودِ چراغ آنکه نیارست خورد — گاهِ قضا دوزخی آشام کرد

وآنکه خورد دودِ چراغی فزون — تیره وتاریک بود از درون

---

(۱) بود (۲) بود (۳) پس (۴) آنکه (۵) علمای (۶) انکار (۷) عامل (۸) بدنش (۹) ترست

از پی یک میر ستم کیش را | محو کنند صد حق درویش را
حیله گرانی که مظالم کنند | شرعِ نبی سخرهٔ ظالم کنند
هرزهٔ شه را دمِ نعمان دهند | کفرِ ملک را لقب ایمان دهند
وانچه که شه کارِ پریشان کند | آنهمه از رخصتِ ایشان کند
او فگند مالِ کسان در مغاک | شان همه گویند حلال ست و پاک
در فنِ بوجهل کنند اتفاق | عدلِ عمر نام نهند از نفاق
هر بزه کو صعب و قوی تر کند | سهل نمایند که دیگر کند
در دمِ تر سست دلش را بزیر | در نفس از حیله کنندش دلیر
جامه پیِ صرفهٔ خلق کرده اند | از پیِ پوشیدنِ حق کرده اند
دوزخیانی ز ملوک آب جوی | روی در آتش ز پیِ آبروی
علم نه علم ست بر اربابِ جاه | جادوی هست از پیِ تسخیرِ شاه
خواجه بتکرار بسی ان ود | تا شودش خو که به سلطان ود
بهرهٔ علم از درِ سلطانی ست | چاوشِ شه عالمِ ربانی ست
ای سخن از کوفی و شیبانیست | چند در خسرو و خاقانیست
میل تقبینقر و بغرا مکن | شُلّه تتماجیت اغر امکن

ن۱ نعمان بهند ن۲ گنند ۳ه بزه بفتحتین بمعنے گناه و خطا ۱۲ ن۵ آں
ن۶ حق ن۷ جادویست ن۸ ددد ن۹ هیں ن۱۰ شیبانی ست ن۱۱ چل تیں خسروی خاقانی ست ۱۳ه قبینقر ترکی میں پرندونکے گوشت کا شوربا۔ بغرا بغران خاں بادشاہ کا ایجاد کردہ ایک قسم کا پلاؤ۔ شلہ نرم پلاؤ یا چاول تتماج ایکقسم آش کا ۱۲
ن۱۴ شملہ

دور زمیری که بود خیره خیر | اوز تو آزاد تو از وے اسیر

حکایتِ مشعلهٔ بادشاه که مشکلاتِ عالم بزبان روشن کرد
در قیمِ جائزهٔ احسابِ او گشت

نیم شبان نکته شناسے شگرف | پیشِ چراغ ملکے خواند حرف
هر دو چو گشتند نهان در نقاب | دید یکے شان ز بزرگان بخواب
گفت بدانا که چگونه است حال | گفت چه پرسی ز عذاب و وبال
گفت کز انسان که ترا بود زیست | با شرفِ علم و بالِ تو چیست
روز شب و[1] مشعله حالے که بود | قصه بر[2] دوں زد ز وبالے که بود
چوں ز ملک جست حدیثِ چراغ | گفت که شد بر تنم آں شعله باغ
سبقِ معلّم ز پئے شادیم | گشت ز آتش خطِ آزادیم
او شده از مشتعلِ[3] من تافته | من ز خطش حرزِ اماں یافته
جاہ فقیه از امراے سفیه | سودِ امیر ست و زیانِ فقیه
خسرو اماں در امرانیست خیز | سوے فقیهانِ خدائی گریز
از پئے کفارتِ تعظیمِ میسر | دیده ز پاے علما بر مگیر

مقاله سیوم در کمالِ کلام که مالکِ قلب ست و ممالکِ زبان و

---

[1] شب مشعله [2] شعله [3] شعلهٔ

ملکتِ تکلم کہ فضلۂ جان ست و فضل انسان و زبانہ زبان رابدو و احتراق نیند و دن و اگر بقدرے اشتعال یابد آبِ دہاں را کار فرمودن

ہرچہ دریں چرخِ کہن ساختند   قالبی از بہرِ سخن ساختند
لیک نیفتاد بہ(ن۱) زمی   قالبِ ایں سکہ بہ از آدمی(ن۲)
ہر کہ نہ زیں سکہ لبالب بود   جاں نتواں گفت کہ قالب بود
زندہ بجز آدمیاں نیست کس   کآدمی از ناطقہ زندہ است و بس
واں دگراں جملہ کہ تا زندہ اند   از طرفِ ناطقہ نازندہ اند
پس چو چنیں ست سخن جانِ ماست   وانکہ بدو زندہ بود زانِ ماست
ای بتو(ن۳) دیباچۂ عقل و سخن   حرف نخستیں شدہ در خطِ کن(ن۴)
ایں خرد و نطق کہ زانِ تو اند   ہر دو بہم شیرہ(ن۵) جانِ تو اند
گر بخرد گنج نہاں دادہ اند   لیک کلیدش بزبان دادہ اند
کس چہ شناسد کہ گفتار چیست   ویں دمِ جاں رانہاں کار چیست
کے سخن از غلغلِ آب و گیاست   بلکہ یکے از صفتِ کبریاست

ن۱ زمیں   ن۲ آدمیں   ن۳ بدو   ن۴ خطادکن   ن۵ چو ہمشیرہ

دانهٔ حق در دلِ گردوں پراں　　وحی خدا دولتِ پیغمبراں

درّے از اندازهٔ سفتن بروں　　گفتنے از حدِ گفتن بروں

جنبشِ ہفت اختر ازیں یک ہواست　　غلغلِ نہ گنبد ازیں یک نواست

نکتهٔ باریک چو مو در دہاں　　لیک بگنجیدہ بہر دو جہاں

آدمی اندر ورع و زرق ازو　　آدمیاں را ز خراں فرق ازو

گوہرِ شمشیر زبانِ ہمہ　　وز گہرش آبِ دہانِ ہمہ

ای کہ کنی تیرہ زلالِ چنیں　　شرم نداری ز وبالِ چنیں

نغمہ کزو سازِ بشر شد تمام　　بانگِ سگانش کنی از خوی خام

چند ز پاسِ درم افتی بہ رنج　　پاسِ سخن دار کہ این ست گنج

ابلہی از صرفهٔ زر میکنی　　صرفهٔ گفتار کن ار میکنی

گرچہ ترا رشتهٔ گوہر بسے ست　　گر بمحل صرف نگردد خسے ست

مرد کہ او تجربہ بہ کار کرد　　خرج ہمہ چیز بہنجار کرد

آنکہ سفر کرد بدریا فزوں　　صرفہ کند آب بدریا بروں

نرخِ سخن گر دنشاید بمال　　زانکہ سخن جاں بود و زر سفال

حدِ سخن گفت کہ چون ست چند　　خاموشی گنگ بہ بانگِ بلند

گفت نکو خالصِ نقدِ کل ست　　اولِ اخلاص نگہ کن قل ست

---

(۱) در دل (۲) نوا است (۳) گماں تیرہ (۴) زلالے (۵) وبالی (۶) آنست (۷) بمقدار (۸) وآنکہ (۹) دروں (۱۰) گردہ (۱۱) گنگ (۱۲) دلست

لیک بباید دل باریک جوے ‏ کو بسخن فرق کند مو بموے

شانۂ مشاطہ بود فرق کوش ‏ مقنعہ بر فرق زناں فرق پوش

فاختہ چوں نغمۂ دلجو کند ‏ بوم چرا بیہدہ کوکو کند

ہر چہ بہنگام نگوید کسے ‏ خاموشی از گفت نکوتر بسے

گاہِ نوا سرفۂ قوالِ پیر ‏ بہر خموشی شود شس حلق گیر

صوت کہ دندانہ کشند در فغاں ‏ ارّہ دل باشد و سوہان جاں

گر شغب غوک بدے دلپذیر ‏ چاہ نکردے زنفیرش نفیر

آنکہ حدیثش بہ تمیز نیست ‏ مژدہ دل در تنِ او نیز نیست

خوابِ مجاد رکہ بتنز دیر اوست ‏ گو رہتی بہرۂ تعبیر اوست

لفظ مزوّر کہ عبارت نمود ‏ بر ورمِ قلب خط خوش چہ سود

لعل کہ آں راست کنند از دروغ ‏ قدر ندارد کہ ندارد فروغ

نرخ ندارد برِ قالیں شناس ‏ قالیِ ابریشم و تارش پلاس

قول سہ کس نیست بدہر استوار ‏ شاعر و قرعہ زن و اختر شمار

لاجرم آں کز سہ مکرم تر ست ‏ ہر چہ در آرد برکت کمتر ست

نیست ز شاعر دم سیری درست ‏ کز الفِ گرسنہ اشباع جست

زاں ہمہ بحرش کہ در معنوی ست ‏ بر گذر قافیہ حرف روی ست

بجس ۔ زبان ۔ مردہ ۔ قالی ۔ ابریشم ۔ کس

وآنکه فلک بنیزد و هم نانش نیست — قرصِ خور اندر خورِ دندانش نیست

ماهی نه بجز بشستنش کمست — ماهی و شستنش بجل باهمست

کی کشد او سفره که صفر آنِ اوست — تختهٔ خاکی طبقِ خوانِ اوست

قرعه زناں نیز کم اندر معاش — تا چه دهد پهلوی چوبی تراش

قرعه که گردند بفرمانِ اوست — کی دهد آنچه آرزوی جانِ اوست

اینهمه ناراستی کارِ شاں — مزد دروغ ست بگفتارِ شاں

پس درِ فتح ست کسی را پدید — کش بود از راستی خود کلید

راست وآں راست حدِ کاف و نون — حرف نرفت از حدِ جدول برون

آنکه شد از سخت سری داستان — سر نهد اندر قدمِ راستان

گرچه کماں سخت حرونی کند — پیشِ زهِ راست نگونی کند

سر چو سوی راستی آورد مرد — بادِ حوادث کلهش کژ نکرد

هر که به تن راست علامت بود — قالبِ توقیعِ سلامت بود

صدق جز از راستی دل نخاست — تیر شد از کالبدِ راست راست

آنکه رگِ راست در اندامِ اوست — مسطرِ حرفِ دگراں شد بپوست

مسطر کژ چوں تهٔ کاغذ بود — هر خطِ او بر کژی خود بود

بس که نه گفتِ همه بر قالب ست — آدمی از جوششِ سخن غالب ست

مرد که پوشید زبانش بکام — برهنه هم گرد زبانش تمام

پرده درِ اهلِ درم گشت حال — پرده درِ اهلِ مقالت مقال

دیده اختر که بشکل و نهاد — پای زگل پاره شود لب زباد

دردِ زبانی ست صواب و گزاف — خط نه نویسد قلمِ بی شگاف

میل بود با دو زبانان دریغ — گرد و سرت نیست مزن گرد تیغ

کارد که قصاب دو بر هم زند — پشت بصد ریزشِ خوں خم زند

مار که چوں پیسه رسن زاں پس ماند — از دو زبانی ست که لب لیس ماند

طرهٔ گفتار مکن خم بخم — گرچه دل آویز جهانی ست هم

نکته که افزوں نهیش دست و پای — گوشِ خرک داں که ببر کرد جای

قفل فگن درجِ دهاں را بروں — گم کن اگر ماند کلیدش درون

گفت شنو لب ز سخن دار هاں — پنبه کش از گوش و نه اندر دهاں

پستهٔ پر مغز نگوید سخن — گرچه دهان ست ز سر تا به بن

هست جلاجل بنظر پسته وش — گر دو سه سنگی بفغاں ست خوش

باز چو کنجشک دهاں باز نیست — جای سخن در دهنِ باز نیست

بلبل از آشفتگیِ خود نگر — خرد زبانی و بی شور و شر

ز۱ - قدم　ز۲ حال　ز۳ با

ز۴ پیس　ز۵ تکیه　ز۶ خرے

ز۷ پیسه - سیاه اور سفید - ابلق ۱۲　ز۸ مکن　ز۹ کلیدے

ز۱۰ فغاں ست و خوش　ز۱۱ دهن

هر که دهن باز بود غافل ست	فاژه ز خواب ست و ملالِ دل ست
وانکه دلِ او ست خموشی پسند	خواه[١] دهن وا کن و خواهی ببند
حلقه که در گوشِ کسان[٢] گشت جفت	با دهنی باز حدیثی نه گفت
مرد بود کم سخن و تازه روے	قهقهه در خندهٔ گلها مجوے
در لب آزاده نه بیمے بود	پاسخ سوسن به نسیمے بود
آدمی از عربده بیچاره گشت	گر شغبِ[٣][٤] رعد زمین پاره گشت
آنکه کند گوش کر آوای او	نائب کرنای بود نای او
خر چو کند[٦] بانگ بهمسایگی	مغزِ خر افتد تهی مائیگی
کس نه کند از سخنِ نرم بیم	وز سخنِ سخت بترسد سلیم
بانگ زند سختیِ تشدید اگر	حرف خزد در دلِ حرفِ دگر
تیز مکن تیغِ زبان در دهان	تا نبرد حلقِ ترا ناگهان[٧]
تیغ که او گوشت برد بیدست	تیغ که از گوشت[٨] بود آن بدست
هیچ کسی زخمِ زبانی نه کرد	کاخرِ آن[٩] کار زیانی نه کرد
خار که دارد بزبان نیشتر	هم بخلیدن شکند بیشتر
لیک نترسند زبان آوران	گاهِ جراحت ز دلِ یاوران[١٠]

ن۱ خواهی ن۲ زنان ن۳ شغف ۴ شغب یعنی شور و خروش ۱۲
ن۶ که کند ن۷ درزمان ن۸ روشت ن۹ ازان ن۱۰ یادران

خیرهٔ زبان زخم بجان در زند | خوں جہد از بوسه که نشتر زند
از دلِ سخت ست زبانها بجنگ | تیزیِ خنجر بود از خاره سنگ
ره نبرد سوے خموشاں کسے | زخمه خورد مردِ سخن گو بسے
در دلِ شب ہندوے دزد از کجی | تیر زند بر سخنِ آدمی
هرچه لبت را بسخن ره در وست | جائزهٔ قل سمع الله در وست
چوں شنونده است خدا موبمو | هرچه نیز زد شنود آں مگو
نے همه لب را تو در اندر زباش | سامعه را هم ادب آموز باش
گوش منه بر لبِ غیبت گراں | تا تو هم انباز نباشی دراں
راه مده هیچ خسک را بگوش | ور دهی از پنبه دهانت بپوش
خاصهٔ ہندو که بلا گوشِ اوست | فتنهٔ پنہاں به بناگوشِ اوست
نیک شنو باش زگوشِ سری | بدشنو آں گوش که شد سرسری
قطرهٔ نم در صدفِ پاک جرم | دُر شد و اندر صدفِ زشت کرم
هرچه رسد پر حذر آں را بگوش | زود گماں زند بد چشمِ هوش
سمعِ بزرگاں به بصر شد دلیل | مروحهٔ چشم بود گوشِ پیل
ناشنوائی ست دلیلِ کری | گوشِ گراں ست نشانِ خری

---

(۱) چیره (۲) زخم (۳) کمیں (۴) آدمیں (۵) شنوند
(۶) بشنو در مگو (۷) سامع را نیز ادب (۸) خسے (۹) دهانش
(۱۱) خامه (۱۲) شود

هر که سخن نشنود از عیب پوش | خود شود اندر حقِ خود عیب کوش
گرچه[1] برو خنده زند مرد و زن | او هم ازان خنده شود خنده زن
یا بہ دُبہ گوے شود بہ شنو | یا رہِ گنگان و کران گیرد[2] رد
آن کہ ندارد بدہان انگبین | گرد ہد از دست شرابت مبین
گشت زبانت چو ز رفتی درشت[3] | شربتِ جلّاب چہ سودت بمشت
کام دزبان[4] ارید خاص ست و عام | بہ کہ زبان را نرسانی بکام
لوث کہ در گردِ زبانت بود | شوے اگر آبِ دہانت بود
لیک ہر آن مزبلہ کاگندہ تر | ہرچہ بشوئید شود گندہ تر
نیست چو ہیچ آبِ دہانت پدید | ماند[5] بناچار زبانت پلید
نے ہمہ گفتار ز[6] انسان خوش ست | ہرچہ پسندیدہ بود آن خوش ست
گفتہ کہ نغزیش[7] نباشد بہ بن | لحن بود زمزمۂ بے سخن
نیست چو از زبدۂ معنی فروغ | چند توان زد کلہ[8] چون مشکِ دوغ

حکایت عنان داریِ ابراہیم ادہم از جولانِ بیہودہ

راہ روے کرد ازو ہم سوال | ق | کاے گرۂ تند میدانِ حال

---

۱. ار چہ رود ۲. گیرو رد ۳. درست ۴. زبانت ۵. ماندہ
۶. ز ۷. رمزیش ۸. کلہ

صحنِ فلک در تہِ پا یافتی | ایں قدم آخر بکجا یافتی
خازنِ گنجینہ گرہ کرد باز | راز برون داد ز صندوقِ راز
گفت ازاں در کہ زباں سال و ماہ | داشتم از بیہدہ گوئی نگاہ
درجِ دہاں را نکشادم ز بند | جز بحدیثے کہ بود سودمند
زیں ہمہ راہے کہ بسر دم بپائے | ایں عملم شد بخدا رہنمائے
گفتنِ بے فائدہ ترکِ حیات | قولِ موجّہ صفتِ انبیاست
خسروا از ایوانِ تو برگشت در | تا کیت ایں حشرہ درائی ہنوز
زیں دہنِ باز نۂ شرمسار | گر ز خدا نیست ز خود شرم دار

مقالۂ چہارم در تمہید اثنیۂ وحدتِ ربانی و تشئید ابنیۂ خمسۂ مسلمانی اوّل شجرۂ طیّبۂ شہادت کہ فروغِ آسمانِ اخضر ثمرۂ جانی برداشتن و دوم اقامتِ ستونِ نماز کہ قاعدۂ دینِ پیغمبریست در ارکان بر افراشتن و سوم از زر و سیم فرکاے زکوٰۃ کلیدِ نجات ساختن و درِ بہشت کشادن و چہارم از زردۂ ماہِ رمضان مہر بر درِ دوزخ نہادن و پنجم بسوے امانِ کعبہ

که من دخله کان امنا راه برداشتن فی امان الله وعونه وتوفیقه

پنج اساس ست که ایمانی ست — هر یک ازان حصن مسلمانی ست
هر که در آنخانه عمارت نهاد — مایهٔ خود جمله بعمارت نهاد
اوّل ازان جمله شهادت شناس — هر الفش سهم سعادت شناس
لائے شهادت که بتوحید خاست — دو کششِ او دو گواهند راست
لا چو به وحدت در الّا زده — هر چه جز الّا همه را لا زده
این دو کتابت که دو عالم درو ست — سهل مبین کانچه جز این هم درو ست
بانگِ نماز ارچه دو تا می رود — قامتِ او هم به سما می رود
پاک درختے ز سما تا زمین — رسته ز سرچشمهٔ عین الیقین
هر ورقش خلدِ مخلّد شده — نامے از الله و محمد شده
دنیا و عقبیٰ ز برش مایه — سدره و طوبیٰ ز سرش سایه
شعبهٔ او بر فلکِ برتری — میوهٔ او ز آبی و باغی بری
رخت چو در سایهٔ شاخش نهی — میوه نیابی ز درے الٰهی
بلکه شهادت کنی از حق پدید — کو ست گواهے و کفیٰ بی شهید

ا۔ آن ۲۔ او ۳۔ ز ۴۔ تا ز ۵۔ آبی۔ باغی و سرکش ۱۲
۶۔ کو تو گواهست کفیٰ الا شهید

بیں که گواهی چه موجه نبشت ‌‌ ‌ ‌ آں که بقبله شهد الله نبشت

امر دوم در همه ایامِ خویش ‌ ‌ ‌ ‌ پنج فریضه ست بهنگامِ خویش

هر که قوی بازو ازاں پنجه گشت ‌ ‌ ‌ ‌ گردنِ شیطان زکفش رنجه گشت

حبلِ متیں کامتِ محتاج یافت ‌ ‌ ‌ ‌ از پئے ایں کنگره معراج یافت

پشتِ کماں و ابرواں کن درست ‌ ‌ ‌ ‌ کیں حدِ قوسین بمعراجِ تست

شرم نداری که تراحیِ پاک ‌ ‌ ‌ ‌ خوانده بمعراج و تو خفته بخاک

هر چه بدهر آدمی ست و پری ‌ ‌ ‌ ‌ نیست مگر بهرِ پرستش گری

اے ببطالت چو فرو مایگاں ‌ ‌ ‌ ‌ چند خوری نعمتِ حق رایگاں

وحش و طیورے که چرا خوار کرد ‌ ‌ ‌ ‌ سر بگه خوردنگونسار کرد

قطرهٔ آبے نخورد ماکیاں ‌ ‌ ‌ ‌ تا نکند رو بسوے آسماں

جسم و جمادے که بکوه و دره اند ‌ ‌ ‌ ‌ هم بزبانی بتعالی الله اند

سنگ و گیاهے که تو بینی خموش ‌ ‌ ‌ ‌ غلغلِ شان ست فلک را بگوش

واں که پری خارجِ حیواں شده است ‌ ‌ ‌ ‌ هم بپرستش همه تن جاں شده است

واں که ملک پایهٔ ترجیح یافت ‌ ‌ ‌ ‌ بر شدن از رشتهٔ تسبیح یافت

چرخ هم اینک بشکستِ وجود ‌ ‌ ‌ ‌ هست همیشه برکوع و سجود

---

(١) چه ‌ ‌ (٢) نشست ‌ ‌ (٣) نوشت ‌ ‌ (٤) کنگرِ ‌ ‌ (٥) کماں دار

(٦) بمعراج تو ‌ ‌ (٧) دراند ‌ ‌ (٨) شاں هست ‌ ‌ (٩) فلک ‌ ‌ (١٠) هم آنگه

جمعِ کواکب کہ چناں می روند　　　ہم بدرش سجدہ کناں می روند
آتش و بادے کہ دریں پردہ اند　　　ہم رُخِ خواہش بسما کردہ اند
وآب و گلے کاں بتہ آسودہ اند　　　ہم سرِ طاعت بزمیں سودہ اند
خلق ہمہ بر درِ دادارِ خویش　　　ہست پرستندہ بمقدارِ خویش
آدمی ست آں کہ بغفلت گم ست　　　دیو دل ست ارچہ بتن مردم ست
آں کہ بسجودے بدرش کم بود　　　باشد از ابلیس نہ ز آدم بود
کسوتِ اسلام در اندام چیست　　　قوتِ اسلام در اندیشہ سست
حیلت و کسوت روشِ دین کیست　　　سایۂ طاؤسِ نگارینِ کیست
کہنہ گلیمے کہ نمازی بود　　　ز اطلس نو بہ کہ ببازی بود
جامۂ اسلام بر اصحابِ ریو　　　پرِّ فرشتہ است بکس رانِ دیو
ایں نہ لباس ست کہ تلبیس ماست　　　وآں نہ خیال ست کہ ابلیسِ ماست
راکع و ساجد شدہ تن چوں ہلال　　　پویہ زناں مشرق و مغرب خیال
ہوش بمیخانہ و تن با خدا　　　وائے ! بریں طاعتِ آلودہ وائے !!
بیضۂ دل خواندہ تو دل را بنام　　　وز منی آلودہ دروں ش تمام
چوں بود آں بیضۂ اسلام چوں　　　کاید ازو بچہ شیطاں بروں

---

۱ از آب　۲ دلدار　۳ بعطلت　۴ ایمان　۵ حلیہ　۶ دیں　۷ ازاں
۸ بمیخانہ درو　۹ وزیں - بدیں　۱۰ ایں

سنگِ تو در دیں بود ار استوار
بیضۂ شیطاں شکنی صد ہزار

نفس کہ روشش نہ مسلمانی ست
خطبۂ او سُلّمِ شیطانی ست

دور ز نفسے کہ چو آہرمناں
دم زند از نفسِ مطلق عناں

چند تواں داشت دریں دیولاخ
زانچہ مجلسِ دیواں فراخ

یک دمت ار باد بفرماں بود
مرتبۂ ملکِ سلیماں بود

پاکیِ آں مومنِ پاکیزہ خوے
کآبِ نمازی دہدش آبِ روے

قطرۂ آبے کہ چکد ز آبِ دست
دشنہ بود بر جگرِ دیوست

گاہِ وضو شستنِ دست از نخست
موعظتے می کند از پردہ چست

کاوری آں دم کہ بدرگاہ روے
دست ز آلایشِ باطن بشوے

مسحِ سر آں گونہ مکن سرسری
کآب ز سر بگذردت از تری

پاک چناں شو قدمِ روشنت
کز تری آزاد بود دامنت

شد گلِ سر شوے چو پاکی فزاے
گرچہ کہ خاک ست بسر یافت جاے

سہل بود ز آب کہ شوئی بروں
آب چناں جو کہ بشوید دروں

پاک شو و راہِ خداوند گیر
گرچہ پلیدم ـ ز من ایں پند گیر

تختۂ پیشانیِ خود کن بکار
تختۂ خاک از پئے روزِ شمار

---

۱. روشش بہ مسلمانی ۲. تعبیہ ۳. بر ۴. چو بپاکی ۵. سہل بود آب
۶. نگار

تا نشود ناصیہ در سجدہ خاص — کے شود از ناصیہ گیراں خلاص

نقشِ الٰہی ست بلوحِ جبیں — بر درِ مخلوق منہ بر زمیں

واے کہ تا چند چو افسردگاں — سجدہ کنی بر درِ ایں مردگاں

اے کہ گزاری بجنازہ نماز — سجدہ نیاری کہ ندارد جواز

زشت نمازے کہ ریاشانِ اوست — مزبلۂ دیو در ارکانِ اوست

گشت ستونت چو ز دیوک تہی — سستیِ آں سقف کہ بر وی نہی

ایں ہمہ جاے ست کہ فرصت بجاست — ہر چہ بجز این ست چہ جاے رجاست

اے ہمہ در جمعہ و عیدت نماز — کے بود آبت ز درِ بے نیاز

تیغِ خطیب ارچہ کہ محرابی ست — کند و سر افگندہ ز بے آبی ست

آں کہ ندارد دلِ اسلام جوے — ہست بہر جا کہ رود زرد روے

ہست چو زرد آئینۂ ہندواں — سرخ درو دیدنِ وچوں تواں

پیشۂ مرد ست نماز و نیاز — زن بود از عذرِ زنی بے نماز

تن کہ بطاعت نہ بود نور دار — عذرِ زن بشنو و معذور دار

نیست نماز آں کہ کنی بے خشوع — دزدیِ ارکان بسجود و رکوع

سجدہ نہ باشد کہ بروے زمیں — بر صفتِ مرغ شوی دانہ چیں

ن۱ ناصیۂ سجدہ۔ ن۲ بود ع۵ مراد از فرشتگانِ عذاب ۱۲ ن۳ نداری ن۴ برخود ن۵ فرضی
ن۶ آیت بدیہ ن۷ کہ بود ن۸ مرد انست ن۹ دور ن۱۰ شو

تو بچنیں چیدنِ دانه ز خاک — کے پری اندر صفِ مرغانِ پاک
کن به نمازت همه ارکاں درست — تات شود خانهٔ ایماں درست
ساخته کن بارے از ارکان سرائے — بو که دهد شمعِ حضورت خدائے
یافت اساسِ دینِ چوں به راز — محکمی از پنج ستونِ نماز
سوے عمارتگهِ ثالث خرام — واں همه بنیاد ز زرکن تمام
سدّ اماں بند ز سیمِ زکوٰة — دور درم کن سپرِ مهلکات
مال کز احسانِ برکاتِ وی است — پنج ز ده بیست زکوٰةِ وی است
آں که زیک ده دهدت بی شکے — کمتر از آں کش دهی از چل یکے
خواسته ناخواسته دادت خدائے — وائے اگر تو خواسته ندهیش وائے!!
زانچه نصاب ست نصیبی بده — مزدِ دو دائے بطبیبی بده
سوخته را درمِ خوش فرست — مهر بدروازهٔ آتش فرست
چوں سه بنا یافت بطاعت قیام — قاعدهٔ چارمی آمد صیام
روزه کرم نامهٔ روزی ده است — نامه که حرفش انا اجزی به است
ماهِ نوِ روزه که گردد پدید — ق — گه چو سرِ غرّه که عینِ عید
کرده اشارت ز یک ابرو که صم — وز دگر ابروے اشارت که قم

ن۱. بزمیں ن۲. بخاک ن۳. ستونے ن۴. بسیم ن۵. زرکن
ن۶. تات بود روزِ قیامت نجات ن۸. احسانِ زکوت ن۹. وانچه ن۱۰. روز ن۱۱. همه ن۱۲. خم

صایم ازیں مملکتِ دیں فزاے | مشرق بند آمد و مغرب کشاے
عید شده شحنهٔ شهر شس راز | چاوُشِ خوان آمده بانگِ نماز
بود چو مبرز همه سالت شکم | کم ز مهی کت بود ایں مایه کم
یازده شهر از نجمت بوُنناک | کم زیکے شهر که داریش پاک
زشت بود دل نجس از تن شده | عرشِ خدا در چهٔ[۱] گلخن شده
چرخ ترا بهرِ شرف ساخته | تو تنِ خود دیگِ علف ساخته
گنبدِ مسجد که شه از مال ساخت | شبّرکش مبرزِ بنجال ساخت
چوں تنِ مردم زکیاست پرد | کوُ چو[۲] خراں بارِ نجاست برد
گرسنگی کاهلِ شکم را بلاست | راست روان را بتنعّم صلاست
گر تو سعیدی زغمِ ناں منال | سنبله بر مشتری آمد وبال
روزه که خورشیدِ وے آتش وست | نورِ وے اینک سپرِ آتش ست
بادیت اندر صفِ دیواں شکست | تیرِ خطا کم زن[۳] ازیں نیم شست
واں که خطا کرد یکے راز جاے | سهم زده گشت زشستِ خداے
چاره نه باشد[۴] چو بیابی تمام | زادِ حلال از رهِ بیت الحرام
پیش کن[۵] آنگاه بصدق الطریق[۶] | بندگیِ حضرتِ بیت العتیق
کور نه - نورِ صفا را ببیں ۵ | لنگ نه - راهِ خدا را ببیں

---

۱. در ته گلخن ۲. کے چو خراں ۳. کن ۴. تا که ۵. پیشه کن ۶. بصدق و طریق

گر تنِ بیمار بود گوشہ گیر | در دلِ بیدار بود توشہ گیر
خیز ز دریا و بیاباں مترس | تشنہ برو غرق شو از جاں مترس
ز اشکِ ندامت گہر افشاں بجیب | تر و تہٗ دہ بہ نخیبانِ غیب
لیک صفائے تو گر ازمی بود | دم زدن از راہِ صفا کی بود
کوئے بتان و دلِ ظلمت پناہ | بیتِ حرامت بس و سنگِ سیاہ
مسجد اگر ہست مثلِ پیشِ در | از پسِ سالے رسی آنہم اگر
در ہمہ سالت نبود ایں ہوس | جز تبر او یِ نخستین و پس
آں کہ دو گامے رہِ سالش بود | در رہِ یکسالہ چہ حالش بود

حکایت حاجیے کہ در راہِ حج صرفہ نعلین کرد و برہنہ کہ از پوستِ سینہ خود نعلینِ راہ بُت ساخت

کعبہ روئے دید بصدق و ثبات | برہنہ را برہ سومنات
جاں زدمِ شوق سماحت کناں | خاکِ رہ از سینہ مساحت کناں
خستگیِ سینہ براہِ دراز | از سرِ دل پوست ہمی کرد باز
گفت بدو عارفِ خوف و رجا | کیں سفر آخر ز کجا تا کجا
برہنش گفت کہ سالیست بیش | کیں رہ از ینگونہ گرفتم بہ پیش

---

(۱) بتیار (۲) چو (۳) زمزمت (۴) اگر

گفت نیوشنده که چون پای ہست — سینه چرا داری ازین گونه پست

گفت چو دل در رهِ بت باختم — پا بہرش نیز ز دل ساختم

ای که ز بت طعنه به ہندو بری — ہم ز وی آموز پرستش گری

گیر که تیرش به نشانه خطاست — ہست بکیش گرِ خود تیر راست

سستیِ آں[۱] گبر ز روی دین ست — کو بگبری ماند بکیش درست

ہر که درین کیش[۲] از و خم برفت — راست نشد تا بجہنم نرفت

تیر که در کیش کمان وش بود — عاقبتش تاب ز آتش بود

خسروِ من کوش به تیرِ صواب — تات شود ترکِ خدائی[۳] خطاب

مقالهٔ پنجم در تقویتِ تقوی و جہدِ جہادِ اکبر و اقوی و تطہیرِ نفس از لوثِ شہوت و تذکیرِ جمع در احیای سنت و جماعت

ای شده بازیچهٔ دستِ ہوا[۴] — گردن روائی برهِ نا روا[۵]

جہد[۶] و بال این چه پریشانی ست — ترکِ خدا این چه مسلمانی ست

ہیچ کس از بندِ خود آزاد نیست — ہیچ دلی را ز خدا یاد نیست

رنجِ طبیبان بدلیل ست و نبض — مرگ نوینده باطلاق[۷] و قبض

---

۱ او ۲ ازین خم برفت ۳ خطائی ۴ ہوای ۵ ناروای ۶ جہل ۷ در اطلاق

بے گہرے خلق کہ کان میکنند | گر نگری[١] ھمہ ہمہ جان میکنند
در غرضے کوش کہ امانت بود | کوششِ بے سود زیانت بود
نامہ چو از آب نویسی رواں | شستہ شود ہم بنوشتن دواں
ہر کہ بہ پرہیز برد نصیب | از پئے دارو نہ رود بر طبیب
ہر کہ نہ بیزد عملِ خویش را | ساختہ شو گو غضبِ پیش[٢] را
سرمہ چو ہموار نہ ساید کسے | چشمش از آں سرمہ بگرید بسے
مرد نہ از چربیِ طینت نکوست | نورِ تن از مغز بود نے بپوست
از گلِ چرب ارچہ کہ باشد چراغ | کی زید از زینتِ روغن فراغ
تا نہ نہد پرتوِ اسلام نور | کے شود از جبہہ[٣] سوادِ تو دور
زہد برد فسقِ تبہ مایہ را | خنجرِ خورشید برد سایہ را
لوث چو پر شد[٤] بہلاکت کشد | آب چو بگرفت بخاکت کشد
خیز کہ از بہرِ تو کردند پاک | قبلۂ گردون و مصلّائے خاک[٥]
چونکہ[٦] زمیں سجدہ گہ روی تست | چشمۂ خورشید زمیں شوئ تست
کالبدے داد خدایت درست | سستیِ جانت[٧] کہ گزارش سست
زانچہ[٨] خدا داد بنوائے بساز | پیش کہ آں دادہ ستانند باز
مردہ نہ دست بکارے بزن | در منگر بستہ تو بارے بزن

---

١. چوں ٢. نیش ٣. حیلہ ٤. بد ٥. پاک ٦. چوں بزمیں ٧. جانش ٨. آنچہ

ہیکل آسودہ بکارے درآر | پیشترک زاں کہ بماند زکار
جان و تنت از پئے دیں دادہ اند | نز پئے بازی ست کہ ایں دادہ اند
دارو یت افزوں تنِ بیمار چیست | گندہ بسے تیشۂ بیکار چیست
تیشۂ تو ساخت[ن۱] بسی جنگ و نائے | کم زیکے تختہ حرفی خدائے
در عملے کوش کہ پاکی بود | کوششِ ناپاک ہلاکی بود
کار چو پیش ست بجہ[ن۲] اے جوان | جہد بکن[ن۳] بارے اگر می توان
نیکوئی آموز بہر ناکسے | زاں کہ بدی ہست خود او را بسے
آں کہ بدم دادنِ مفسد خوش ست | آتشِ نمرود و دمِ کرفش[ع۵] ست
آں کہ در افگند بدریا لعاب | تا چہ فزوں کرد بدریا ز آب
لیک پسندیدہ نشد صبح و شام | غرق شدن[ن۴] در تلِ می بدام
برخمِ می داں دلِ مفسد نزور | بر سرِ چہ رقص کناں موشِ کور
دل چو بمیخانہ گراید ترا | جز مغ و مطرب کہ ستاید ترا
گل چو بویرانہ[ن۵] بیاباں رست | بلبل او جغد بیاباں بس ست
چیست شراب آب شر آمیختہ | نقل - کبابے[ن۶] - نمکش ریختہ

ن۱ ساختہ بس ن۲ بجد ن۳ جہد ہی ع۵ کروش سب نسخوں میں ہے لیکن کروش اوجھڑی کو کہتے ہیں وہ معنی یہاں نہیں بنتے۔ کرفش چھپکلی کو کہتے ہیں اور قصہ یوں مشہور ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ جلوائی تو اور اسی قسم کے جانور گرگٹ وغیرہ نے آگ جلانے کے لیے پھونکیں ماریں۔ اور مینڈک نے آگ بجھانے کو پانی ڈالا۔ اسی قصہ کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے ۱۲ ن۴ شدہ ن۵ بہ بیرانہ ن۶ کباب دیگر

خوردنِ می مہر بدی راست سر — واں کہ بدش میخورد آں خود بتر
بود بریشم زنِ مار عشہ دار — لرزۂ آواز بد[۱] و گفت یار
کفشگری چرم کہن می گزید — بوے دہن گشت بدانش مزید
مست بجز مسخرۂ ہشیار نیست — مسخرۂ دیو شدن کار نیست
خُلق و تواضع کہ زمستاں بود — شعبدۂ بادہ پرستاں بود
طیبتِ می کش نبود بوی طیب — دیو دلاں را[۲] بود ازوی نصیب
گُل کہ ز خضراے دمن بر دمد — بوے وے از گلشنِ دیگر[۳] دمد
خانۂ خالی کہ پُر آلودگی ست — غوک و جعل را ز وے آسودگی ست
مست بجنہا کند آشامِ مے — پاک ہم از بوی وے اُفتد بقے
جانِ مگس ہست نم پارگیں — زہر بود بر مگسِ انگبیں
پاے[۴] بلرزد چو بسر مے بود — مستی و ثابت قدمی کے بود
شرب و زنا تیرہ کند راے را — شاہد وی سست کند پاے را
شیشۂ می کوست بحملِ فساد[۵] — چیست کز اں اُم خبائث نژاد
ہر سمن و سرو کز آں[۶] آب یافت — نرگسِ خود بستہ ازیں خواب یافت
ہر کہ بکام ایں قدح از شست ریخت — آب ہم از روے و ہم از پشت ریخت
روے چو بے آب شد آزردن ست — پشت چو بے آب شود مردن ست

ن۱ براں   ن۲ بود   ن۳ بہ تبید   ن۴ فتاد   ن۵ گزد   ن۶ آں

گاہِ جوانی من گر تاب خویش ‫ زُود رَود سیل تُر[ن۱] از آب خویش

قطرہ کہ از پشتِ ورشت تو ریخت ‫ گوہرے از مہرہ پشتِ تو ریخت

گوہرِ سلکِ تو چو رفت از میاں ‫ مہرہ مخلخل شود از ریسماں

نفس ترا جوش تو بے تاب کرد ‫ نطفہ تو خونِ ترا آب کرد

مشت[ن۲] ببند ار بودت میل زیست ‫ چند نر انگشتِ تو در عقد بیست

مشت کہ از[ن۳] عقد تو نگر بود ‫ شست و سہ از بیست فزوں[ن۴] تر بود[ن۵]

چند نود باسہ تواں داشت چند ‫ مشت ز عقدِ نود و سہ بہ بند

مرد دم از شہوتِ آمادہ زد ‫ زاں گرہ نیفہ نر و مادہ زد

مردیِ آں مرد کہ کم جوش کرد ‫ ہر دو گرہ بر زد و خاموش کرد

مرد نہ آں شد کہ ز شہوت نزیست ‫ مرد کسے داں کہ ز شہوت برست

طفل کہ بازی دہدش دیو دست ‫ در صفِ مرداں بہ بلاغت نشست

مرد کہ تو بالغِ دیں سازیش ‫ اوست کہ شیطاں نہد بازیش

زر دنخواہی ز زنا روے را ‫ پردہ فگن چشم زنا جوے را

ن۱ ہم از ‫ ۵ یہ تین شعر عقد انامل کے متعلق ہیں بیس کی شکل یوں ہے کہ ابہام کا سر سبابہ اور وسطی کی گھائی میں رہے۔ یہ خاص حالت کا نقشہ ہو جاتا ہے۔ ترسیٹھ کا عدد یہ ہے کہ انگوٹھے کا سر انگشتِ شہادت کی دوسری پورے کی لکیر پر رکھو اور خنصر، بنصر، وسطیٰ کو بند کر لو اس میں علٰحدگی اور ترک پائی جاتی ہے۔ ترانوے کے عدد سے تمام مٹھی بند ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ انگشت سبابہ کو ابہام کی جڑ میں گول کر کے ملا لو اور باقی تین انگلیاں بند کر لو۔ باقی معنے صاف ہیں ۱۲

ن۲ گر از ‫ ن۳ شود ‫ ن۴ فرو تر ‫ ن۵ شود

دیده بود مهره کشِ دل بعین ⁽¹⁾ — نرد نه چنبد مگر از کعبتین

رسمِ سگان ست بهر سو نگاه — شیر سر افگنده خرامد براه

آں که بچه رشته کشِ زاهد ست — جعدِ غلام و زنخِ شاهد ست

گند بود گرچه که دندانِ گرگ — هست زبانِ بره سوهانِ گرگ

چشم پلیدی که زپا کی پرد — بے بصرست آں که فریبش خورد

چپخ ⁽عه⁾ که شد غمزه زنی سازِ او — کور بود آں که خرد نازِ او

دل مکن از شهوتِ آلوده شاد — خیره بده نقدِ جوانی بباد

ستر ملائک مطلب کاے سلیم — باقتی ⁽²⁾ از سبلتِ شیطاں گلیم

تاکیت از رخصت دیواں شمار — وقت عزیمت نرسیدت بکار

گر بعزیمت نه دلت خوں شود — دیو تو لاحول که بیروں شود

هر که دریں زاویه ابله وش ست — فسق مر اورا ⁽³ و 4⁾ بجانش خوش ست

زنگی ناخوش بعماری دروں — حور شمارد عزبش ⁽5⁾ از بروں

صندل هندو که به پیشانی ست — غالیه مبر ز شیطانی ست

ایں چه زمان ست که در هر طرف — هست بفسق اهلِ جهاں را شرف

هر نفسے کار کنند بیشتر ⁽6⁾ — خواری دیں باشد ازیں بیشتر

---

(۱) مهرهٔ دل کش بعین عه مهره کش۔ وه شخص جو کا یا غذ کسی دوسرے کو مهرے سے جلاوے۔ ۱۲ عه چپخ اور
چخ۔ دونوں مترادف هیں ایسا شخص جس کی پلکیں گر گئی هوں اور اُس کی آنکھوں سے پانی بهتا رهے ۱۲
(۲) یافتی (۳ و ۴) بلوثِ۔ بلونِ (۵) عزبش سه عزب۔ مجرد۔ کوارا۔ بے بیاها ۱۲ (۶) ازیں

آں کہ بفرضے نکند کاہلی　　　متقی اش نام کنند و ولی
بس کہ شد از کفر جہاں پر زدُود　　　آں کہ شراریست چراغے نمود
کرمِ شب افروز بشامِ چو زاغ　　　دُود بود آں کہ نماید چراغ
پیکرِ سیّارہ کہ تاریک شدہ　　　پارۂ نور از شبِ تاریک شد
والے نہ یکبار کہ صد بار والے　　　زیں ہمہ گبرانِ مسلمان نماے
دعویِ دین و دلِ بے ترسناک　　　خندہ مزن بیہدہ بر دینِ پاک
زیرِ لبِ این خندۂ بد را بکش　　　زار گری آتشِ خود را بکش
دوزخ سوزندہ شد ار عالمے　　　بس بود از گریۂ مجرم نمے
دُودِ گناہت چو سیہ کرد روے　　　روے سیہ زآب دو دیدہ بشوے
اے ہمہ بر نسبتِ گبرانت زیست　　　نام مسلمانیت از بہر چیست
نیکوئی از نفس نہ از نام رست　　　زیورِ طاؤس ز اندام رست
آں کہ تنگ از شرع فراتر زدہ است　　　اللہ و یارب کہ زند عربدہ است
زشت بود از غزِ کاہل ستیز　　　غلغلِ تکبیر زدن در گریز
ہندوے تنہا کہ کند قبلہ راست　　　راست چو در قبلہ نباشد ہباست
دیں چو عمارت نپذیرد ترا　　　ہر چہ کنی دست نہ گیرد ترا
گبر کہ چہ کند زبہرِ ثواب　　　رفت بآتش ہم ازاں راہِ آب
باش کہ تا نامہ بدستت نہند　　　چوں شکنِ نامہ شکستت دہند

۱ ہر کہ ۲ ابشامی ۳ چو ۴ د آتش ۵ سوزندہ کہ ۶ بودش ۷ کرتے ہیں

نامه چه خوانی چو[1] به پیچی روان — هر چه بخوانی و به پیچی مخوان
تا دلت از ترس نه لرزد چو بید — مغفرت اُمید مدار از اُمید
خوف و رجا هر دو بپایان زند — نور و دخان هر دو بقرآن زند
گر بریاضت صفِ جولان ترست — رخش برون تاز که میدان ترست
تا علمِ شرع بپا از وے تست — گنج دو عالم بتر از وے لتست
میوهٔ حالت[2] ندهد شاخِ شرع — تا نکشی آستیں از اصل و فرع
طرح دریں خانه چه افگندهٔ — خیز درِ خواجه زن ار بندهٔ
علم گرت نیست ذخیره[4] زبس — [3]فاتحهٔ از سرِ اخلاص بس
در بودت علم و عمل هر دو خویش — پرتو یک شمع زد و شعله بیش
عید که در جمعه مهیا شود[5] — نورِ دو عید ست که یکجا شود
از تو که رحمان طلبی می کند — از پئے رحمت[6] سببے می کند
ورنه درآں درگهٔ ملک اندکی ست — کردهٔ و ناکرده به پیشش یکی ست
گرنه بهانه است زنهرِ[7] کرم — از عملِ ماش چه بیش و چه کم
تا که خرد مهرهٔ رخشانِ بیخ — تا چه برد آرهٔ پائے ملخ
باک ندارم زخشم و عتاب — کار چو با دست بروزِ حساب
بس بود از وے بخطا و صواب — جائزهٔ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَ

---

[1] که به [2] حلات [3] فاتحات [4] بیش [5] بود [6] رحمت [7] بحرِ کرم

گرچه عمل نے بقیاسِ عطاست | هم ز عمل دست کشیدن خطاست
کارکن اے دوست کزین[1] کشت زار | تخمِ عمل راست برے بشمار
ور عملت نی بجزائے سزاست | آنکه خدا می نگرد هم جزاست

حکایت زاهدے که از جمله مزد طاعت بدیدنِ حق تعالیٰ قناعت کرده

زاهدے از خوانِ رضا توشه گیر | گشت ز غوغائے جهان گوشه گیر
شد ز پئے[2] سجدهٔ پنهانیش | خاکِ زمین صندلِ پیشانیش
تا به نود سال درین داوری | داشت ز توفیقِ خدا یاوری
صبح دمے خضر ز خضرائے دشت | سوے نهان خانهٔ رازش گذشت
گفت ز علمے که مرا داده اند | معرفتِ هر دو سرا داده اند
می نگرم کاین عملِ صدق زائے[3] | می کنی و می نه پذیرد خدائے
پیر ز حالت چو گلے بر شگفت[4] | آستینے از طرب افشاند و گفت
گر نه پذیرد ز منِ هیچ کس | آنکه نگه می کند آنم نه بس
من عملِ خویش کنم بنده وار | آنکه خدائیست برآنم چه کار
خسروا اگر دین طلبی کار کن | طاعتِ یزدان[5] کن و بسیار کن

ن۱ دریں ن۲ زپے ن۳ درائے ن۴ می شگفت ن۵ ریزد

کن بکنِ بیش بهر گفتنی — آں چہ نیرزد بہ پذیرفتنی

مقالۂ ششم در شکرِ صوفیانِ صافی نوش و شکرِ لعل نوشانِ ازرق پوش و گام گزاریِ پیش قدمانِ خطوتین قد وصل و گرفتاری پاے در گل ماندگانِ طینت کالحمار فی الوحل و سرزنشِ داغدارانِ فتنگوی بہاجبا و سرافرازیِ حکم دارانِ ترک ماسوی اللہ

اے قدم اندر رہِ مرداں زدہ — ہفت درِ گنبد گرداں زدہ
برزدی یک قدم از جاے خویش — تا نہی بر سرِ خود پاے خویش
خاک شو از بارِ لگدچوں گیا — بو کہ رسی بر فلکِ کبریا
لنگر آرام بیک گوشہ نہ — راہِ بلا را ز رضا توشہ نہ
زندۂ محنت علمے ساز کن — بر سرِ ایوانِ فلک تاز کن
تا بسما کوسِ الٰہی زنی — دبدبۂ نوبتِ شاہی زنی
باز نہ داند ز رُوے دلیل — صیت تو ز آوازِ پرِ جبرئیل
نامِ تو زاں مرتبہ کافزوں کنند — غلغلہ در گنبدِ گردوں کنند

---

۱ برنزدی ۲ برد جہاں ۳ زاندہ ۴ بارگن ۵ فلک باز ۶ بداند ۷ صیت تو آواز ۸ زنند

گاهِ وغا در صفِ مردانِ مرد / نام نه برد آں که خدنگے نخورد

طبل که سوراخ کنندش بسوت / بهر برون رفتنِ آوازِ اوست

تا نشود خسته بصد جا دلت / نورِ دقایق نه شود حاصلت

چهرهٔ سنگ ار نه کنی گو بگو / دانه کجا سوده شود جو بجو

خواجه که صد مضمضه از می کند / وائے که آشامِ بلا کے کند

هست بسے صوفیِ پشمینه پوش / کش نرسد بانگِ موذن بگوش

چوں زمیش دور بسلطاں شود / تند بمحراب حنرماں شود

شب پره در قبله خزد پر فسوس / صبحدم از بانگِ نماز خروس

زاهدِ خشک از پئے اندام شو / کت نرسد از جوے کساں آبرو

گر تو بمحراب شوی آب جوے / روغنِ دو نرخ شود آں آبروے

هر چه در آلودگی افتاد پاک / پیشِ نظرها نه بود تابناک

دیدنِ خورشید که نتواں ز تاب / بس که توان دیدنِ تیزش در آب

رفعت از آلوده بتابد عنال / پست نماید تهِ آب آسماں

گرفنِ مردم بفسادست زرق / ز آدمیاں تا بملایک چه فرق

مصر مدینه است بفرق اندکے / مغرب و شام ست بمعنی یکے

ن۱ حقایق ن۲ که او ن۳ در ن۴ عارفِ پوشیده نوش ن۵ رود ن۶ رود ن۷ بی ن۸ مؤذن ن۹ تا ن۱۰ ...

ع که از نالِ دیگراں تمتع بیابی ۱۲ ن۱۱ آبروے ن۱۲ کند ن۱۳ تواں دید بدریاے آب ن۱۴ ز ن۱۵ درتنِ مردانه

هست ز اوتادِ فلک را مدار — خیمهٔ بے میخ نگیرد قرار
نورِ جهاں از قدمِ اولیاست — جانِ نظر در جسدِ توتیاست
مرد به پشمینه درون کم بداں — گوست جهانی تهِ موئے نهاں
حدِ بزرگاں نه شناسد کسے — صحبتِ شاں تا نگزیند بسے
رو بفلک تا نگری در حضور — چشمهٔ خورشید چو دریائے نور
هر یک انجم که بچشمت کم است — در محلِ خویش یکے عالم است
آں که بسهار انگری ذرّه وار — هست بمقدارِ زمیں هژده بار
نسبتِ مرداں هم ازیں جا بگیر — مردے اگر یافته پا بگیر
ایں همه مرداں که ملائک پرند — مور نمایند و سلیماں فرند
چند چو سنگے بزمیں در شوی — پرتوِ شاں جوے که گوهر شوی
پرتوِ اشراق چو بخشنده گشت — سنگ سیه جوهرِ رخشنده گشت
آں که زمرّد ز قمر تاب یافت — لعلِ تر از چشمهٔ خور آب یافت
سر تهِ دامانِ کسے در مبر — کو کندت غرقه ز دامانِ تر
قبله مکن پیرِ خرابات را — تا بخرابی نبرد ذات را
ابروے قبله چو اشارت نمود — خشت و گل آمد برکوع و سجود
گرد ستوں چوں بتواضع قیام — بامِ زمیں بوسه زند و السلام

۱. مرد نشیمنه درو ۲. جاے گیر ۳. پاے گیر ۴. آں همه ۵. درند ۶. خورشید ۷. بخشنده نیست ۸. زخم ۹. زنگ ۱۰. آید

در پیٔ آں پیر چه پوئی بفرق | کو بد خود نیک نماید بزرق
مرد سیه نامه بزرق و غرور | تیرگیِ خویش نگارد بنور
برهمنِ بت که کند شرحِ بید | تخته سیاهش بود و خط سپید
باده و تسبیح بیک لب خطاست | مجلس و محراب بیک شب خطاست
مسجد و میخانه چو یکجا بود | نطعِ حریفاں ز مصلا بود
طاعتِ آلوده نیاید بکار | مشک جگر سوده نیاید بکار
زمرهٔ اوتاد که واصل شوند | میخ زنانند چو باطل شوند
صوفیِ میخواره که گرید ز حال | گر همه کشف ست مدان جز خیال
عکسِ خیالی که نماید ز مے | هست بسے زشت و تبه تر ز وے
صورتِ پاک از مۓ رخشاں مخواه | صدق در آئینۂ شیطاں مخواه
جز گروش تا گروی نیستت | محتشمی گرچه جوے نیستت
در سرِ ایں ره که تو داری بپیش | راه زنانند ز اندازه بیش
جاں مکن اندر سرِ کالا گرد | بار بنداز و سلامت برو
دنبه که گرگے بقفا گرددش | پرّیِ دُم لنگرِ پا گرددش
طعنه که فربه بزند بر نزار | گاهِ تگ و تاختن آرد خمار

۱۔ ایں ۲۔ چو برق ۳۔ خام نفسِ غرور ۴۔ مجلس و معراج ۵۔ مسجد و معراج ۶۔ شب عطاست ۷۔ شود ۸۔ شود ۹۔ شود ۱۰۔ زیایند ۱۱۔ شود ۱۲۔ گوید ۱۳۔ لنگ ۱۴۔ طعنه فربه که

[ر۱]ای که نگرد و قدمت زآب تر   جز قدم خشک چه باشد دگر

تر قدمی پایهٔ دیگر بود   گر همه زاب قدمت تر بود

فقر کز و جان عدمی بیش نیست   جمله دمی و قدمی بیش نیست

زنده فقیر[ر۲] نیست که دم باشدش   اوست زنده که قدم باشدش

خضر و مسیحا که بکرم شدند   مایهٔ عمر از قدم و دم شدند

بین چه سبک باشد آن بوالهوس   کز نفس خویش پرد[ر۳] هر نفس

مرده به آن خر که ز بهر دو جو   گرده بهر جا دم عیسی گرد

زر که ستانی و دهی چیست خس   خاصه که بستانی و ندهی بکس

خواجه که آسان نکند خورده خرد   شحنه خورد باغی[ر۴] و مطرب چو مرد

صرهٔ صوفی علف شاهد ست   موش نه داند[ر۵] که جو زاهد ست

زاهد زر دوست گره کرده سخت   عقده گشایان بکنش[ر۶] گاه رخت

غم نخورد کیسه بر سنگدل   گر[ر۷] پی زر خواجه شود تنگدل

نیشکری کو گرهی ساز کرد   خلق بدندان گرهش باز کرد

آه ازین طائفهٔ زرق[ر۸] ساز   آستنے کوته و دست[ر۹] دراز

پشم سیه تیان نه ز آگاهی ست   دام سیه از پئے ده ماهی ست

ر۱ دانکه ر۲ فقیرست ر۳ برد ر۴ باقی ر۵ چه داند ر۶ بکهن ر۷ گر ر۸ زرق وساز
ر۹ دستے

زشت بود صوفیِ میلِ زرش / موئے نہ و کوہِ گراں بر سرش

موچہ تراشی بسبرت بارِ سخت / خود شوی اصلع چو گراں ست رخت

زر چو بسنجید بسنگِ شکوہ / ہست گراں تر بسے از سنگ و کوہ

چونکہ نسنجد سرِ تو بار موئے / کوہ چہ ساں می کشد آخر بکوئے

دعوئے فقر و عملِ زر مدام / فقر گر این ست تجارت کدام

رندِ مقامر کہ بود پاکباز / بہ ز عبادتگرِ با حرص و آز

عاشقِ زر عاشقِ درگاہ نیست / زاں کہ دوئی در خورِ ایں راہ نیست

آں کہ ز دنیاش نباشد غمے / حاصلِ دنیا دہد اندر دمے

واں کہ گرہ زد بدلِ او درم / تہمتِ اسراف نہد بر کرم

کسبِ زر ار خود بشریعت بود / در روشِ فقر خدیعت بود

تا تو ندانی کہ زر از بت کم ست / برہمناں را بتِ زریں ہم ست

ایں ہمہ شیخانِ خراُن بر بت / برہمنانند - بتِ زر بدست

دنیا و دیں ہر دو بہم در نہ ساخت / زہر ز پا زہر بباید شناخت

کس بہ یکے کفہ نکردہ است وزن / سبلتِ شیر و مژہ ہائے گوزن

ن۱ صوفیِ میل — ن۲ مونہ تراشی — ن۳ اصلع چو — ن۴ زر چو نسنجید
ن۵ بسنگ و شکوہ — ن۶ آخر زکوئے — ن۷ فقر گدا است و تجارت کدام
ن۸ بہ زعبادت — ن۹ وانکہ گرہ بر دلِ او زد درم — ن۱۰ از جور

از پئے دنیا کہ نیرزد خسے | ہر کہ بخندید بگرید بسے

مرد رہی چنانہ بہ یغما گزار | کارِ جہاں را بجہاں وا گزار

ہر کہ سبک شد ز جہاں برکراں | بار سبک دید و ترازو گراں

گر تو بہ تمکیں بہ نیاز ایستی | مرتبۂ نیست بہ از نیستی

بختِ تو گر خفت نہ چنداں بد ست | خوابِ پریشاں نگری آں بد ست

پاک روش را مکن از فاقہ عیب | گنج الٰہیست نگہ کن بجیب

سہل مبیں سختیِ سنگِ فقیر | گوہرِ آں سنگ نگر بے نظیر

کوہ کہ بندد کمر از خارہ سنگ | لعل و زرے ہم دہد از کانِ تنگ

آب خور خاک کہ اندک بقاست | اے خنک آں کاب خورش بر سماست

سفلہ چو زیں چہ خورد سیر یافت | مدت بودن بجہاں دیر یافت

در تہِ گلخن بزماں کرمِ خرد | زاد و جواں گشت و کہن گشت و مرد

تا کیت ایں مزبلہ مسکن بود | راست چو کرمے کہ بگلخن بود

آں کہ ازیں جیفہ بدل رفت پاک | حال برو خوش کہ نشد خوش بخاک

مرد نہ زیں جا چو نژنداں رود | گریہ کناں آید و خنداں رود

ن۱ گر تو نہ نیکی بہ ن۲ کہ بگرد ن۳ گنج الٰہی ست ن۴ زیں رہ ن۵ بجہاں دیر یافت
ن۶ در چہ گلخن ن۷ کہن گشتہ ن۸ ز گلخن بود ن۹ نشد ن۱۰ مرد نہ زن جا چو
ن۱۱ بزنداں

راه رو ار پا نه نهد بر هوا — کے پرد از چاهِ زمین در هوا

آن که ز دنیا به تن لنگرست — پر زدنِ او بهوا اهنگرست

باید مرغی ز ملائک پران — کش نشود لنگرِ دنیا گران

نیست گران بر تنِ پیلاں درائے — پشه هم از بانگِ درآید ز پائے

هم سبکی جوے که پرواز را — بارِ جلاجل نزند باز را

کے رود این ره بگرانی تنے — لنگرِ عیسیٰ چو شود سوزنے

تند نبی از سایهٔ خود برکراں — زانکه شدش سایه درین ره گراں

آن که بتارک کله ترک دوخت — هستیش از نیست بباید فروخت

حکایت ترکِ شبلی که یکدرم در گرهِ خود نه بست و خود در خلقانِ او جاے درم بستن نبود

شبلی از انجا که قدم پیش داشت — رُخ بدریوزهٔ درویش داشت

گفت بپرس آنچه توانی سخن — گفت که در ترکِ بیانی بکن

پیر درونِ دیدهٔ بیرون شناس — صرفه نگه داشت سخن را بپاس

---

۱. پشه هم از باد　۲. درآید بپائے　۳. زانکه شده سایه　۴. مقصود درشت

۵. انچه تودانی　۶. درونِ دیدهٔ بیرون

نقد بسے داشت ببازی بباخت | در طلبِ نقد سوئے خانہ تاخت
آنچہ برو راہ زنِ راز گشت | داد وہم اندر نفسے باز گشت
روے بدو کرد شناسائے کار | کاے بدر غیب ز خاصانِ بار
راز کہ در پردۂ صبح ست و شام | نیک بد انم کہ بدانی تمام
چیست کہ با اینہمہ گنجِ وجود | قفلِ مرا ہیچ کلیدی نبود
من چو شدم سلسلہ جنبانِ راز | راہ درِ خانہ گرفتی فراز
تا رقمے را کہ بدانی صواب | خوانی و آنگہ بمن آری جواب
پیر بخندید کہ خاموش باش | عربدہ در گوشہ نہ و گوش باش
من کہ بگفتار تو جستم ز پیش | راہ گرفتم بوطن گاہِ خویش
تا تو نہ دانی کہ دلِ راہ بیں | ہست دریں مرتبہ کوتاہ بیں
لیک ازاں زر کہ نیرزد سفال | یک درمے داشتم از ملک و مال
بود بداں خردہ درو نم گرد | در کفِ درویش نہادم کہ رو
تا چو من از ترک بر آرم کلاہ | خرقۂ ازرق نشود زرق راہ
قلب زدم زانچہ دبالم بود | تا درم ایں سکہ حلالم بود

(۱) من کہ شدم (۲) را کہ ندانی (۳) در گوشہ کن و (۴) لیکن ازاں
(۵) از ننگ بر آرم (۶) قبلہ زرم آنچہ

شرم ندارم که بدلقِ کهن — یکدرمم نقدِ زتر کمِ سخن

اے کہ نہ گردی تو بصد گنج سیر — چوں دمِ تجرید بر آری دلیر

پاے چو در فقر نہی زینہار — دست چو خسرو زگدائی بدار

مقالہ ہفتم در انوارِ نفسِ خود رسند کہ روشن چوں نفسِ خورشید ست و ترک اہلِ مال کہ در قلبِ عالم جاوید ست و چوں کوہ پایہا در دامنِ گراں سنگیِ خویش کشیدن و چوں باد دور خرمن ہاے خساں بامیدِ خاشاک ناوزیدن

اے دم از آئینِ قناعت زدہ — مہر بدرہاے صناعت زدہ

گر قدمت راست ثباتے دریں — بر تو فریضہ است زکوٰتے دریں

صبر چو گنج ست بکنجِ خراب — رو کہ توئی منعمِ کامل نصاب

مرد توانگر بصبوری بود — لیک نہ صبرے کہ ضروری بود

طالبِ زر داں زدرون بیقرار — در شکمِ مار بود پاے مار

---

۱. یکدرم نقد ز ۲. دست ز ۳. بگدائی برآر ۴. فریض ۵. گنجے

کوزهٔ زر بهر تجمل خرند ‏ ‏ آب خوش از مشربهٔ گل خورند

قرص جو و کوزهٔ آبے بگنج ‏ ‏ به که برون شربت سیب و ترنج

آں که دهن باز کند پیش و پس ‏ ‏ سیر نگردد مگر از خاک و بس

پاے مسافر که بخندد[ن۱] ز خاک ‏ ‏ خاک خورد زان دهن خنده ناک

مرد که هر سوے بکامے[ن۲] دود ‏ ‏ پیش نشیننده غلامے بود

باد که با کوه نماید شکوه ‏ ‏ بوسه زناں[ن۳] بگذرد از پاے کوه

بهر حرامے چه دوی حیله ناک ‏ ‏ بارے اگر تنگ زنی از بهر پاک

بهر حلالے که بود خوب خوب ‏ ‏ گر کنی آں راست هزاراں عیوب

پاک نباید تن آسوده حال ‏ ‏ رنج کشاں راست مسلم حلال

تیره تر آں خانه[ن۴] که گنجش وزر ‏ ‏ پاک تر آں لقمه که رنجش وزر

سوزن دُرزی بدو دانگ سیاه ‏ ‏ هست به از تیغ درم گیر شاه

آں زر سوزنده که چوں آتش است ‏ ‏ کے چو دم پارهٔ هیزم کش است

کنده سبک بر سر هیزم کشاں ‏ ‏ صندل تر بر تن نازک گراں

ناز طلب از تن نازک وشاں ‏ ‏ زهره چه دارد خبر از کهکشاں

ریگ بیاباں چو شد افروخته ‏ ‏ شیر دود چوں سگ پا سوخته

ن۱ بخاک ‏ ن۲ بجاے ‏ ن۳ زند ‏ ن۴ خاک

تافته گردد چو قدم جاے تو | هم تو کنی گنبد و هم پاے تو
آن که به آسان خورِشش خوے شد | زو شرف نفس بیک سوے شد
خواجه زنانے که ندارد بهی | کفچه کند دست بکاسِ[۱] تهی
پشتِ منجم چو قوی شد ز قوت | زیر سطرلاب خزد عنکبوت
گرد تننده[۲] چو بگرما خرام | رقص کنان گشت بصحرا و بام
جوله ازین شرم که شد سایه نشین | رفت فرو تا کمر اندر زمین
لقمهٔ خالص که بسختی کش[۳] ست | ای خنک آن کس که بدانش خوش ست
خواجه که داند روشِ زندگی | بر درِ دونان نکند بندگی
دارد ازان سان[۶] جو خود را عزیز | کش نبود گندمِ سلطان بچیز
آن که بود سنگ و سفالِ[۷] نوش | میل ز زر بیش بود بر جوش
ژاله که سنگش ز نمِ نو بود | [۸]نے محکِ زر محکِ جو بود
نانے اگر هست میسّر ز جو | از پئے لوزینهٔ دونان بدو[۹]
چهرهٔ خورشید ازان یافت نور | کو ز جهان گشت بقرصے صبور
ماه ازان کاست گر آن جا[۱۰] که هست | کفچه کند بر درِ خورشید دست
شد ششم انگشت ز بر دستِ پنج | کو نه فتد بهر گرفتن برنج

۱. بکاسه ۲. گرده تننده ۳. کشی ۵. خوشی ۶. که جو ۷. صفاے
۸. بے ۹. بدو ۱۰. ازان جا

دست بشو ز آب کساں تن بہ — دست مشو ز آبِ رُخِ خویشتن

آبِ رُخ از جوے خسیساں مجوے — کن ز خوے جبہۂ خود آبروے

ضامنِ روزیِ تو روزی رساں — دیدۂ کورِ تو بسوے خساں

ہر جوے مرغ بدہ جا پرد — کرم ہم اندر دلِ جو جو خورد

ہر چہ ز اسباب تو پرداختند — زاں چہ تو دانی بہ ازاں ساختند

برگِ معیشت کہ بگیہاں کو رست — ہر چہ کہ بایستہ ترا زاں ترست

آب و ہوائے کہ دم و جانِ تست — بے درمے در ہمہ جا زانِ تست

ز آتش و خاکے کہ نداری گزیر — خانہ بخانہ شدہ آرام گیر

گوہر و لعلے کہ نیاید بکار — چوں نگری قیمتِ او بشیار

بودے اگر دانہ چو جوہر گراں — زندہ کہ ماندی چہ گوئی دراں

ورنہ ز دانہ کہ ز زر ناں بدے — لقمۂ درویش ازاں کے آساں بدے

زر کہ شگفتہ چو بہاری ازو — جز نظرے بہرہ چہ داری ازو

تا تو بدانی کہ کرم کردہ اند — کارِ تو بیش از تو بہم کردہ اند

ہر دو خوں خوار کہ خوں شیرِ اوست — طبع در آرایشِ نخچیرِ اوست

ل۱. ہر چہ کہ بایست   ل۲. آب و ہوائے کہ دمِ جانِ   ل۳. دانۂ جوہر   ل۴. زندہ کہ ماندی کہ ماندی

ل۵. کہ   ل۶. دلِ   ل۷. خوں خوارہ

وان کہ تنش را ز نبات ست تاب(۱) — مطبخی اوست مہ و آفتاب

چرخ بدولابیِ شاخِ جوت — ابر بسقائیِ کشتِ(۲) نوت

خاک بصد جائے شکم کردہ چاک — تات یکے خوشہ برون داد(۳)ہ پاک

عنصر و اجرام بکارِ تو یار — نشو و نما نیز چو عنصر بکار(۴)

چرخ و زمیں ہر دو بیک جا شدہ — تا چو یکے(۵) میوہ مہیا شدہ

خادمِ اسبابِ تو چندیں کسان — تو ز پئے رزق دوان(۶) چون خسان

آں کہ فلک را بغلامیت خواند — رزقِ تو آخر نتواند فشاند

ہر چہ کہ روزی ست رسد در زمان(۷) — وانچہ نباشد نرسد بگمان

پس ز پئے آنچہ نخواہد رسید — بہر چرا ایں ہمہ باید دوید

از دلِ خورسند برآور نفس — کانچہ رسد بہرہ ہمان ست و بس

مردمِ ناقص کہ چخد(۸) با قضا — پشہ لنگ(۹) ست و منارہ عصا

لقمہ بدانی(۱۰) کہ دہد کردگار — رنج نہی بر دلِ ناستوار

پاکیِ آں گنج کہ پاکش دہی — خاک بران زر کہ بخاکش دہی(۱۱)

---

(۱) باب (۲) این کشت (۳) داد (۴) نگار (۵) تو یک (۶) بدلِ تو آخر نتواند فشاد

(۶) نتواند رساند (۷) جہد (۸) چخیدن — کوشش کرنا۔ جھگڑنا — چخد ماضی ہے ۱۲

(۸) کنکت (۹) برانی (۱۰) گنج (۱۱) نہی

بوئے عمارہ بجز ابے رسال — سوختہ را دم آبے رسال

چشمہ سبیل آورد از سلسبیل — قطرۂ گنجشک بنارِ خلیل

بے درمی۔ نقدِ رضا پیش نہ — محتشمی لقمہ بدرویش دہ

حاصلِ دنیا خور ولب پاک دار — راہ خورش[۳] زین خس وخاشاک دار

لب کہ بود سادہ عسل خوش خورد — سلبت پُر دام مگس گسترد

باد مکن در سر ازیں خاک وخس — خوش خور وبا خاک یکے باش وبس

بیں کہ بہ ہشیاریِ خود پیل مست — خاک بسر کردہ خورد ہرچہ ہست

سیری[۴] دنداں زپسندیدگی ست — حلقہ تہی چشم ز بی دیدگی ست

شد شکم وحلقِ حواصل فراخ — باز شکم تنگ بود دل فراخ

آں کہ ز آمال بود تشنہ حال — سیر نگردد ز دو دریاے مال

ریگ کہ تشنہ است ز غایت[۶] برول — خشک مزاج ست بدریا درول

نقد گرہ بستۂ وعدہ تہی — تنگ[۷] ز بے نسیہ زہی ابلہی

اے غلہ را در غلہ داں کردہ گور — چند گرہ در[۸] شکم وتنگ چو مور

نیشکرے کو مئے نابے دہد[۹] — ق — صد گرہ سخت بآبے دہد[۱۰]

---

۳. خودش　　۴. جینی　　۶. بغایت

۷. آنکہ ز بے نسیہ　　۸. بر　　۹. بود　　۱۰. بود

لاجرم افشار دهندش بسے — پس ببرند آب و[1] گنندش خسے

جانورے گوست بجز[2] آدمی — معده چو پر شد بودش بیغمی

آدمی ست آنکه نه سیری[3] بود — بر سرِ سیری غمِ سیری خورد

بے خورشی[4] کسبِ زرِ شایگاں — هست چو مزدوریِ گل رائگاں

آں که گهر دار دو کاں میکند — جاں ز برائے دگراں میکند

چند با فزوں غمِ افزوں خوری — شیر دمیست هست چرا خوں خوری

چوں کنهٔ گاؤ که دراں خزد — شیر ز پستاں نه مکد[5] خوں خورد[6]

باد تاسف مخور اے نامراد — زاں که شکم سیر نگردد ز باد

هر دمِ حسرت که بدل در شود — آتشِ حرصِ تو فزوں تر شود

آں که بده توے بود جبه ساز — بفسرد از[7] سردیِ خود چوں پیاز

واں که برهنه است چو سیر از محن — بگذردش هم بیکے پیرهن

گل که بر جامهٔ صد تو نهاد — لرزه کند با تنِ نازک ز باد

خارِ مغیلاں که نه برگے درست — بس بودش جامه همان توے پوست

ڈھور — دس تہہ والا — بہن — تہ — کیکر

---

۱. ایں ۲. به از ۳. بسیری پرد ۴. خورش

کنه- چیچڑی جو ڈھوروں کا خون پیتی ہے ۱۲ ۵. نه مزد ۶. مزد

۷. بشفرد از

شقۂ سلطاں منگر زرِ ناب — جبۂ درویش[ز۱] نگر ز آفتاب
اے کہ ترا دولتِ خورسندی ست — شکرِ خدا کن کہ خداوندی ست
گر ز خرد پاے بداماں توئی — جاے نگہ دار کہ سلطاں توئی
شربتِ آسایشِ تو آب بس — مشعلۂ شام[ز۲] تو مہتاب بس
گرچہ خوری شربتِ جلاب ناب — تشنگیِ دل نہ رود جز بآب
باہمہ شربت چو ز آب ست نوش[ز۳] — بہرِ تکلف بہ تکلف مکوش
آبِ عنب[ع] گشت حلالت بکام — فعل تو گردش تکلف حرام
گر بمی و میوہ نہ رایت بود — شربتِ آبی ہمہ جایت بود
در چہ بری لقمۂ[ز۵] سیری بزیر — سیر بود لقمۂ خورِ نیم سیر
آنکہ منش[ز۶] آرزوے تن بود — سیر نباچار بیک من بود
خر کہ منے جو بیکے دم خورد — دل شود ش جو جو اگر کم خورد
با کم کم ساز چو بیش آیدت — تا دہدت ذوق چو بیش آیدت
سیر بسیرت چو دما دم رسد — رنجہ شوی لابد اگر کم رسد
شیرِ سیاہی[ز۸] بسگ دکاں مشو — بازِ سپیدی بمگسِ خواں مشو
آنکہ شکم[ز۹] دشمن و خویش[ز۱۰] تو شد — تنگ و فراخ از کم و بیش تو شد

ز۱ درویش نگر ز آفتاب — ز۲ بام ۱۲ — ز۳ ہوش — ع شیرۂ انگور ۱۲ — ز۴ تر
ز۵ نیمہ ۱۲ — ز۶ دانگہ — ز۸ شکاری — ز۹ آنکہ — ز۱۰ دشمن خویش

خود بشو و چرم بجلیت گری — تنگ ز خشکی و فراخ از تری
گرچہ کہ بتواں بدوناں زلستین — باکم ازاں نیز تواں زلستین
چند کشی از پئے بلیتی گزند — کوش بخو رسندی و باش ارجمند

حکایتِ پیرِ گراں سنگِ کوہسار کہ از نبات خشک حلوائے خرسندی خود ساخت

کار شناسی پئے کارے گرفت — رفت بغزلت بنِ غارے گرفت
شد زگریباں کشیِ غم ستوہ — دامنِ خود بست بدامانِ کوہ
تن ز تنعم بجفائے نہاد — دل ز قناعت بگیائے نہاد
خاصگیِ از ملکِ آں دیار — روزے ازاں سوے گزشت آشکار
گوشہ نشیں را بطواف اندروں — دید چو سیمرغ بقاف اندروں
پیکرے از کرب محن چوں خلال — قامتی از سلخ فلک چوں ہلال
رنجہ شدش دل بجہاں دیدنی — گرد زباں رنجہ بپرسیدنی
کاے بمحن دادہ جوانی بباد — روز تو پیرامن پیراں مباد
کامِ تو از بودنِ ایں گوشہ چیست — در رہِ وادیِ طلب توشہ چیست
پیر بدو گفت کہ اے ارجمند — بیخبری ز آفتِ چرخِ بلند

زا باکم ز۲ بہ خرسندی ز۳ رفت در غلت ز۴ ملکاں ز۵ آشکار ز۶ کو لاکرب ز۷ خیال
ز۸ کام چو دایہ طلبد توشہ

من که شدم آگه ازین کارگاه | بار برون بردم ازین بارگاه
زاویه کردم بتهٔ خارهٔ | طعمه گرفتم زگیا پارهٔ
گفت سوارش که مگو بیش و کم | آدمیان را چه گزیر از شکم
گر تو زنی دست بفتراکِ شاه | وارهی از خوردنِ مشتِ گیاه
پیر بخندید و بدو گفت باز | کاے شده بازیچهٔ دستِ نیاز
گر تو قناعت بگیا کردهٔ | بندگیِ شاه چرا کردهٔ
هر که بسبلی ز جهاں شاد گشت | همچو من از بندگی آزاد گشت
وآنکه طلب کرد حلاوت بکام | ماند چو تو همچو خودے را غلام
خیز دلا برگِ قناعت بساز | تات چو خسرو ندواند نیاز

مقالهٔ هشتم در بلندیِ پایهٔ عشق که صفتِ صفوتِ روحانی ست و پلیدیِ مایهٔ فسق که شهرهٔ شهوتِ شیطانی ست و کیفِ ظلمتِ شبهاے فراق که سرمهٔ بیخوابیِ بیداران ست و شرحِ لذّتِ دوستگانیِ وصال که بادهٔ خرابیِ هوشیاران ست و بیانِ حسنِ معشوق که فضل و تفضیل ست و بیانِ محنِ

زا بخندید بدو گفت ۱۲

عاشق کہ فصل و تفصیل ست

چوں تنِ آدم زگلِ[1] آراستند — خانۂ جاں بہرِ دل آراستند

آدمی آں ست کہ درپئے دل[2] ست — ورنہ علف خانۂ آب و گل[3] ست

دل نہ ہماں قطرۂ خوں ست و بس — کز خور و آشام برآرد نفس

دل اگر ایں مہرۂ آب و گل ست — خر ہم از اقبالِ تو صاحبدل ست

لیک دل آں شد کہ ہوائے دروست — وز طرفی بوئے وفائے دروست

زندہ بجاں خود ہمہ حیواں بود — زندہ بدل باش کہ عمر آں بود

زندگیِ دل چہ بود؟ سوز و داغ — مردہ بود ہر کہ نسوزد[4] چراغ

زندگی جو ز دلِ دردناک — زندگیِ کالبدی چیست؟ خاک

شوق نہ در آب و گلِ قالب ست — مست نہ گردد خم اگر تا لب ست

سیخ کجا داند ذوقِ کباب — شیشہ چہ آگاہ ز بوئے گلاب

گرچہ دہاں لقمہ ز انگشت خواست — ذوق دہاں راست نہ انگشت را

کفچہ ز دیگ ارچہ کہ حلوا کش ست — چاشنی آنراست کہ حلوا چش ست

غم زدہ بہ جاں کہ غم اندوز نیست — سوختہ بہ دل کہ در و سوز نیست

سردیِ دل مردگیِ دل بود — خوں چو بہ تن سرد شود گِل بود

زاہلِ تکلف نتواں یافت سوز — تا نبود شعلۂ ہستی فروز

---

[1] از گِل — [2] از دل نیست — [3] از گلیست — [4] ہر چہ نسوزد

عشقِ زبانی ز ہر افسردہ پرس — سوزشِ آں از دلِ آزردہ پرس
ذوقِ نمک گرچہ زباں را خوش ست — چوں بجراحت فگنی آتش ست
خونِ دلِ سوختگاں باشد آب — گریہ کند بر سرِ آتش کباب
گرچہ کس از خستہ نہ کاوش کند — ریشِ نمک خوردہ تراوش کند
نافہ کہ بو از ہمہ سو گرددش — پوست کجا پردۂ بو گرددش
آہ گواہِ دلِ غمکش بود — دود بغمازیِ آتش بود
موم بود دل کہ ز عشق ست زار — کو بگدازد و فتد از یک شرار
ہست[۱] چو دیوارِ تن زود سیر — کاہ گلی کردہ و سنگی بزیر
خرقۂ[۲] آلودہ ز صدق ست دور — ہیزمِ تر دود بر آرد نہ نور
سوختہ را جنبشِ والا بود — کوششِ آتش سوئے بالا بود
مشعلۂ عشق چو شد خانگی — سوختہ شد عقل بہ پروانگی
کشتۂ ایں تیغِ سیاست بسی ست — آنکہ اماں یافت از و کم کسی ست
راند چو بر تختۂ ہستی قلم — عالیہا سافلہا زد رقم
زلّہ بمہمانیِ انساں نہاد — داغ بہ پیشانیِ شیطاں نہاد
راند چو بر خصمِ کہن کینہ را — گشت بخاک آتشِ دیرینہ را
قاعدۂ خاک بر اختر کشید — رایتِ آتش بزمیں در کشید

ز ۱ نیست — ز ۲ خرقت

داد سگاں را بملائک برات | گرد بدل لا ز شہادت بلات
جام چہ آگہ کہ چہ صہباست ایں | غوک چہ داند کہ چہ دریاست ایں
ہشت حدیقہ چمنِ ایں گُلند | چار فرشتہ مگسِ ایں مُلند
چرخ کہ زیر ست و زبر ہر نفس | زیر و زبر کردۂ عشق ست و بس
طبع کہ میلش سوے مرکز بود | از کششِ مرکزِ آں خز بود
روح دریں زاویہ بیگانہ ایست | عقل دریں سلسلہ دیوانہ ایست
آنکہ چشید ایں قدحِ تلخ فام | تلخ شدش چشمۂ حیواں بکام
شربتِ شیریں بخمارے خورند | بادۂ تلخ از پئے کارے خورند
چاشنی بادۂ تلخ آنکہ یافت | روے ز شیرینی عالم بتافت
شیفتہ از بوے می افتد خراب | عارفِ ہشیار ز بوے گلاب
جاں بیکے جرعہ کہ ایں نکتہ ریخت | گرد خرد حملۂ و بیروں گریخت
زندہ نہ آنست کہ جانے در دست | اوست کہ از عشق نشانے در وست
جان کہ نہ عشقش بود آں بازی ست | عشق نہ بازی ست کہ جاں بازی ست
چند بری عشق ببازی بسر | عشق دگر باشد و بازی دگر
مرد کہ در عشق بجاں فرد نیست | گر صفِ کافر شکند مرد نیست
زندہ دلاں خوش ز غمِ دل شوند | جانوراں پاک بہ بسمل شوند

نـ۱ مرکزش نـ۲ گشتند نـ۳ حرف نـ۴ زجاں ۱۲

پاک روانے کہ باآگاہی اند — کشتۂ حق چوں ملخ و ماہی اند

بہ کہ دریں رہ برضا ایستی — رنجہ شوی[1] چوں بقضا ایستی

گر ہمہ بردیدہ زند دوست تیر — منت بردیدہ نہ و در پذیر

چوں تو فغاں از سر خارے کنی — بہ کہ جز از عشق شمارے کنی

دل کہ اسیر رخ رنگیں بود — موم شود گرچہ کہ سنگیں بود

خارا اگرچند بود تیز سر[2] — آتش سوزندہ ازو تیز تر

روے نکو راحت نظارگی ست — بر دل عاشق غم و آوارگی ست

آنکہ تو بینی رخ زیباے شمع — سوزش پروانہ شد و زیب جمع

صورت شاہد اجل معنوی ست — خط مسلسل رقم جادوی ست

کس ز رخ خوب وفائے ندید — کیست کہ آں دید و جفائے نہ دید

ہر بت زیبا کہ جمالش بود — فتنہ نیازادۂ[ع] خالش بود

مردن عاشق نہ[3] ز غمخواری ست — کز پئے جاں غمزہ بدل[5] داری ست

نز ہوس ست ایں ہمہ آشوب دل — ہست بتاں را شرہ جاروب دل

دل کہ بود[6] شیفتہ نے از خود ست — حاجبی ابروے خوباں بد ست

سیمبرانے کہ تو بینی چو ماہ — عقرب جاں اند[7] ز زلف سیاہ

ز۱ مشو   ز۲ تیزتر   ز۳ عاشق کہ   ز۵ بجاں داری   ز۶ دہد   ز۷ چومار

ع نیا بالکسر جد یعنی پدر پدر و بمعنی قدر و عظمت نیز آمدہ۔ نیازادۂ عیص اسحاق بود ۱۲

طرهٔ شان دزدِ ولایت زن است ‏ ‏ نرگسِ شان آهوی شیرفگن است

گرچه همه چشم و چراغ دلند ‏ ‏ سوخته داند که چه داغ دلند

مایهٔ مهر اند ولے کینه جوے ‏ ‏ دشمن جانند ولے دوست روے

آفتِ تقوی لبِ می نوشِ شان ‏ ‏ زلف بلاے به بنا گوشِ شان

چون خط شان سرمه دهد در شراب ‏ ‏ کیست کزان باده نه گردد خراب

دل شدگان را رخِ زیبا گل است ‏ ‏ مستی بلبل نه ز مل کز گل است

گر نبود دیدهٔ شهوت گراے ‏ ‏ چیست به از دیدن صنعِ خداے

دیدنِ خوبان ست بشهوت وبال ‏ ‏ قند چو می گشت نباشد حلال

گر نگری پاک رخِ لاله فام ‏ ‏ نیست گل و لاله بدیدن حرام

آنکه زحق پاکیِ چشمش عطاست ‏ ‏ منع ز رخسارِ بتانش خطاست

دیده که در روے نظر پاک نیست ‏ ‏ سرمهٔ آن دیده بجز خاک نیست

دیده نباشد که نظر نیستش ‏ ‏ کور چه بیند که بصر نیستش

دیدهٔ بادام که بے نور زیست ‏ ‏ از گلِ بادام چه آگه که چیست

دل چو رخِ خوب تمنا کند ‏ ‏ دیده بناچار تماشا کند

زانچه که دل را غمِ آوارگی ست ‏ ‏ دیده چه آگاه که نظارگی ست

زان دلِ آزرده خرابی کند ‏ ‏ گو چو نمک یافت کبابی کند

ز۱ طرّه ‏ ‏ ز۲ گل دبادام ‏ ‏ ز۳ گرچه

هر صنمی را که نمک بیش تر | خسته دلاں را دل ازو ریش تر

حسن نه نیکوئی رنگ ست و بوست | هرچه[۱] کند جاے بدلها نکوست

نیست غم از رنگ و صفائے که هست | ناز و کرشمه ست بلائے که هست

باز چو در اشکه گشت از جمال | شه کندش خونِ کبوتر حلال

آنکه در و شوخیِ خوباں کم ست | میل بد و هست ولے یک دم ست

نافه که بوئیش نباشد بپوست | خوں فسرده نتواں داشت دوست

خوب کے او حسن نداند فروخت | سینه ز آتش نتواند بسوخت

باغ چه داند که چه چیزش خوش ست | گل چه شناسد که چرا دلکش ست

لاجرم آنکس[۲] که بگل روے کرد | داد ز دستش چو دمے بوے کرد

آدمی ست آنکه بلاے دل ست | آفتِ پوشیده براے دل ست

هستی ایں طائفه سر تا قدم | عاشق و معشوق شد و عشق هم

آنکه دماغِ بشر ایں بوے یافت | قابل آں بود ازاں روے یافت

فیض ز قالب[۳] که نداند گذشت | بر دگرے خود نتواند گذشت

آئینه و آب بود عکس گیر | نیست گل و سنگ تصور پذیر

دیده نه خود دید ز نزدیک و دور | قابلِ آنست که بیند ز نور

گوش که صد مشعله باوے بود | نیست چو قابل نظرش کے بود

---

۱ هرچه بدل جاے کند آں نکوست   ۲ آں کو بگلے   ۳ قابل

نقد وفا عشق شمارد نه هوش — روی نکو چشم شناسد نه گوش

چاشنیئ دارد هر کس بکام — شهد ز لب پرس گلاب از مشام

باز نه قابل دل هر مردم ست — بس دل مردم که بغفلت گم ست

در رود آتش بدلِ سنگ تنگ — راه نیابد بدلِ همچو سنگ

وانکه بود آتشِ او خانه خیز — رخت وے از شعله ندارد گریز

شوق نباشد به تمنای نرم — تا نبود جوشش[ز۱] خونهاے گرم

پوست چو شد پاره واز بند ماند — خونش[ز۲] چو شد سرد ز پیوند ماند

دوست که مهرش به تمامی بود — جزوی از اندام گرامی بود

جزوے از آنکس که ببرند پاک — مرده بود گر نه شود دردناک

قدر عزیزاں نبود در حضور — چاشنیٔ وصل ندارد صبور

دوست بصحبت چو فراواں بود — خوار شود گر همه سلطاں بود

آنکه لقب خسرو و شاهش کنند — زهست که از دور نگاهش کنند

عاشقِ مفلس که دلش برشته است — گر[ز۳] طلبِ وصل کند ابله است

گرچه بسوزد دل حر[ز۴] باز تاب — کے دهدش چشمهٔ خورشید آب

لیک چو خورشید بود جلوه گر — ذره نباچار شود[ز۵] گشته سر

سوخته را[ز۶] دل بود از صبر دور — آتش سوزنده نباشد صبور

ز۱ گوشش ز۲ خویش ز۳ پس ز۴ خرما ز۵ بود ز۶ سوخته دل

دل کہ بسوے رخ دلکش بود[۱] | ہست چو موے کہ بر آتش بود[۲]
کرم کہ ہر دانہ[۳] بر آتش پرد | بوسۂ از شمع بجانے خرد
اے کہ زجاناں کنی افسانۂ | کم نتواں بود ز پروانۂ

حکایت گلخن تاب کہ پیشِ جبہۂ معشوق از گرمیِ مہرِ او سوختہ شد

گلخنے کرد بشاہے نگاہ | رفت دلش در[۴] خمِ گیسوے شاہ
شہ چو بگرمابہ رسیدی فراز | سوختہ بردیش برابر نماز
دررخِ شاہ دیدی دیگر یستی | گاہ بمردی و گہے زیستی
شاہ درو دیدی و دریافتی | دردل ازاں سوز اثر یافتی
کردی ازاں گریۂ زدیدہ جوش | خندۂ دزدیدہ نہفتی بنوش
روزے ازاں غم کہ عنانش گرفت | جذبۂ عاشق رگِ جانش گرفت
رخش زگرمابہ دگرسوے تافت | گرم سوے گلخنی خود شتافت
گلخنیِ سوختہ[۵] کاں سوے دید | تاب نیاورد چو[۶] آں روے دید
اوشدہ زاں سوے بنظارہ غرق | سوے دگر شعلہ گرفتش چو برق
سوخت زتن نیمی وبرخاست دود | اوتماشا زخود آگہ نہ[۷] بود

۱ رود ۲ رود ۳ پروانہ ۴ دردل بگراں شاہ ۵ تافتہ ۶ گراں
۷ کہ بود

سوختنش دید چو معشوقِ خام — تا ابد ود سوختہ بود او تمام
ایکہ ہمیری زتفِ یک شرار — لاف چو خسرو مزن از عشقِ یار

مقالہ ہفتم در مرافقت و موافقتِ رفقائے باتفاق و معاندت مباعدتِ قربائے بانفاق و استدامتِ محبتِ محبانِ مع الاحباب در عنا و غنا و استقامتِ قلوبِ مودتِ مصاحبانِ مع الاصحاب در خلا و ملا و بے دیدگیِ آں تہی چشماں کہ از خساں چشمِ مردمی دارند و مردمیِ آں دور بیناں کہ خارِ دوستاں را بدیدہ قبول کنند و چشمِ نخارند

زاں ہمہ کآدابِ نکوکاری ست — پایۂ اول ادب یاری ست
زانکہ در آفاق زبرنا و پیر — ہیچکس از دوست ندارد گزیر
چوں نتواں دامنِ صحبت گزاشت — بایدت اندیشۂ صحبت گماشت
دوستے بایدت آں گونہ جست — کاں ابدالدہر بماند درست
ہمدمے کش نہ درازست اُمید — ہیچو خضاب ست بموے سپید
گونہ خود رنگ نہ گردد زتاب — زود رود رنگِ تکلف زآب
دیدہ چو گردد زسپیدی چو شیر — کے شود از سرمہ سیاہی پذیر

خانه کاساس بود از خشتِ خام — پست شود از دو سه باران تمام

هر که حقِ صحبت یاران نشناخت — عمر هم اندر[۱] رهِ ایشان بباخت[۲]

دوست نگر دشمنِ کم نغز را — دزد[۳] شمر مخلص بے مغز را

دوست مگو آنکه ز دو پوستی — باز نداند ادبِ دوستی

پسته بود یارِ وفادار نغز — کو بود آگنده لبالب ز مغز

آنکه چو خرماست رفیقش مخواں — گوست بروں مغز دروں استخواں

با که دمه صحبت از انساں گزیں — گر تو خردمند شود[۴] همنشیں

چند چو آتشکده آهنگراں — دود و شرارے دہی از ہر کراں

باش چو عطار که پہلوے او — جامه معطر شود[۵] از بوے او

آدمی از خوے نکو خوش بود — خس ہمه جا درخورِ آتش بود

ہمنفسانے که دریں عالم اند — بیشترے محرمِ صحبت کم اند

تا توئی از روے تو باشند شاد — چوں تو شدی پیش نیارند یاد

دوستی از ہر که گمانت بود — چوں نگری دشمنِ جانت بود

یار نکو ہست چو تیغے به مشت — دوست چو آئینه نداد ست پشت

تیغ دو روے ست چو بینی گہر — آئینه از پیش دگر پس دگر

مشرق و مغرب ہمه پُر ہمدم ست — لیک ازاں گونه که باید کم ست

---

۱ عمر چرا در ره ۲ نباخت ۳ درد ۴ بود ۵ شوی

شیشهٔ سبز ارچه زمرد وش ست — لیک آ[ن۱]زد پر کس که گوهر کش ست
هر که سلامے کندت یار نیست — هر صدفے را در شهوار نیست
چوں نتواں یافت دریں روزگار — یار که آں را بتواں گفت یار
تا فلک از پرده دغاے نباخت — اهل زنا اهل ببا[ن۲]ید شناخت
کن ز سگ[ن۳] و بوزنه ایواں تهی — تا ز شتر گربه عالم رهی
سفله ز دشمن بتر ست اے عزیز — کو نبود با دل خود راست نیز
شوخی نادا[ن۴]نشت ز جلاد بیش — کو تنِ غیرے برُد ایں رانِ خویش
یارِ درون تیره برون نه[ن۵] زیاد — گر همه لاله ست روان[ن۶] کن بباد
زاغ دلاں را قفسِ شوم ده — مغزِ غلیواز و سرِ بوم ده
یارِ گر البته بود کز نشاں — خواه تو بر[ن۷] چشم چو ابرو نشاں
مردمی از کس مطلب بیش و کم — گر مثلِ قرةِ عین ست هم[ن۸]
نفس تو هم با تو موافق کم ست — دیده د[ن۹]و رنگ ست و سیه دل هم ست
چشم کز و مردمیست هست امید — نور سیه دارد و ظلمت سپید
نز سر و گوش آدمیست آدمی — دیو بود مردم بے مردمی
کرسی و تخت ست بقوة درخت — کنده بود ناشده کرسی و تخت

ن۱ ازاں ن۲ نباید ن۳ سگ بوزنه ن۴ نادانشت علاوه اور معنوں کے چهری مار فقیر کو بهی کهتے هیں ن۵ پر زباد ن۶ زیاد ن۷ بر ن۸ دهم ن۹ دورنگست و

آدمی از مردمیست مردم ست — عود که بویش نبود هیزم ست

لطف که با روی ترش کرد یار — بر دل یاران نبود خوشگوار

سرکه که با آب درآمیخت ناب — نی مزهٔ سرکه و نی ذوق آب

فاقه به ار تلخ بود میزبان — کور به ار خفته بود پاسبان

کس به تکلف نشود دوست روی — تا به طبیعت نبود دوست خوی

عکس تو کائینه پذیرد درست — کی چو تو هست ارچه بصورت چو تست

زاهل صفا دامن تر راچه تاب — آب ملوث نتوان شست ز آب

گرچه که رخشنده تر آبی بود — چونکه بود تیره خلابی بود

گر شمری دوست کسی را شمار — کو بود اندر غم و شادیت یار

دوست که در شادی و غم نیست دوست — زو چه شوی شاد غم خود هم اوست

یار چو در کار نباشد غم ست — کار که بی یار برآید کم ست

یار غرض جوی فراوان بود — آنکه کشد بار تو یار آن بود

غرت بازست زبهر شکار — ورنه همه مرغ بود طعمه خوار

آنگره برلب زده مهر سکوت — می نکند هیچ سخن جز که قوت

ز: نشود — ز: شاد که غم خود هموست

ز: هیچ سخن پی نه فته

گرمی خوں جوید پیوندِ جاں — کارِ تن[ن۱] آید ہمہ پیوندِ ناں

دیدۂ بد دور ازاں ارجمند — کو شود اندر سرِ یاراں سپند

دل کہ بہ پیوند نکو شد بدوز — یار کہ دل سوز نباشد بسوز

خاطرِ بے سوز بود[ن۲] پر خراش — مردم پر سوز بود مہر پاش

یار چناں باش کہ نامت برند — بوئے سلامت بسلامت برند

ترکِ جفا کن کہ چو شیریں بود — نام تو دیباچۂ تحسیں[ن۳] بود

میلِ کسے کن کہ صفائے درست — نے گلِ رنگیں کہ نمائے درست

آئینہ آں بہ کہ ز آہن کنند — زر نشود گرچہ کہ روشن کنند

میل تو ہر سو کہ بہ پیوند تاخت — آدمی از دیو بباید شناخت

دوں کہ شکم سیر زنانت کند — بہر جوے قصد بجانت کند

سفلہ نخواہد دگرے را بکام — خس نگزارد[ن۴] مگسے را بجام

حاسدِ پرفتنہ بباز[ن۵] زندگی — مکرمِ والا بنواز زندگی

دستِ تبر زن تبر انداز سخت — سایہ کناں بر سر[ن۶] درویش درخت

سوزشِ گل جستہ گلابی ز بو — گل بر خشش خندہ زن و تازہ رو

گندہ نمک را چو نخوانی[ن۷] بخوان — پیشتر از ناں خورد افسوسِ ناں

ن۱ کاغذیں آمد　ن۲ پر سوز بود　ن۳ دیباچہ نفریں　ن۴ کس نگزارد

ن۵ بنا زندگی　ن۶ بر سرِ رَوِش　ن۷ چو نشانی

تو دہی اور اقدحے خوشگوار — او زمے و مجلسِ تو در خمار

تو نہیش سینۂ بط در دہن — او نہ خورد جز جگرِ خویشتن

وہ کہ شرابے بصفا چوں خورد — آنکہ شرابش دہی و خوں خورد

مے کہ حرام ست و وبالت بود — چوں نمکت خورد حلالت بود

دامن ازاں گندہ نمک در نورد — کو نمکت گندہ کند گاہ خورد

در فلک از کشمکشِ اختراں ق — پایہ بلندت دہد از ہمراں

پس مَچہ از پیش نشینانِ خویش — رو مگرداں ز قریبانِ خویش

تخمِ تکبر مفشاں سینہ را — پشت مدہ صحبتِ دیرینہ را

میل بہم صحبتِ درویش کن — پرسش او از دگراں بیش کن

و آنکہ بود نقدِ مرادش بدست — پرسشِ او خود بکند ہر کہ ہست

چشم برو نہ کہ مرادیش نیست — وز ہمہ سو چشم کشادیش نیست

آہوے صحرا کہ خور از خویش داد — مغز لبشہ پوست بدر ویش داد

غرقِ درم ماہیِ دریا تمام — لقمۂ بے خار نہ بخشد بکام

وائے بر آں مدبرِ ناقص عیار — کو گہِ اقبال نہ بلند بیار

قامتِ صندل چو بر آید بلند — صد شجر از بوے کند بہرہ مند

نا او — نا شود — نا شود — نا مخز — نا از دگراں پرسش او

نا آنکہ — نا بہ بخشد — نا شود

بید بود کو چو کشد سر به میغ — سایه نشین را زند از برگ تیغ

تا نه متاعے بنه[1] بار هست — رخت بروں نه که خریدار هست

خود بده آن مایه که داری بیار — ورنه همی خود برد روزگار

کوش که چوں داد خدایت بسے — بر خورد از یافتۂ تو کسے

چشمۂ حیواں که پس پرده ماند — زهر هلاک ست چو ناخورده ماند

دولت آں سر که چو[2] تند بختیار — بر سر بے بخت فشاند نثار

لیکن ازانجا که دل مردم ست — گرچه جهانے ست بنانے کم ست

کیست کزیں دائرۂ لاجورد — دستگهی یافت که پا کم نه کرد

باد تکبر چو شود سر گرائے — شمۂ خلقے نه گذارد بجائے

نکهت مردار به مغز کلاغ — راحت مغز آمد و روح دماغ

بوئے گل و لاله خبزدوک[3] را — در سر و در مغز خلد[4] دوک را

سوختۂ محنت اگر هست دوست — پیسه[5] شود یافت چو چربی بپوست

آتش سوزنده چو در تن رسد — پیسه[6] شود پوست چو روغن رسد

هر که در افتاد بسیلاب بیم — بر قدم خویش نماند سلیم

کوری من کز فلک آمد به بیش — چند خساں دیدم و در چشم خویش

ن۱ بنه یار ن۲ چو بود ن۳ خبزدوک۔ وہ جانور جو غلاظت کی گولی بنا کر پچھلے پیروں سے لڑھکاتا ہوا لیجاتا ہے ۱۲ ن۴ خرد ن۵ پیسه ن۶ پیسه دو رنگ۔ ابلق ۱۲ ن۷ پیسه

کاں ہمہ بودند بہ پہلوے من — ریزہ خورِ من چو سگِ کوے من

چوں سرِ شاں یافت ز رفعت کلاہ — بیش نہ کردند بسویم نگاہ

من ہم ازانجا کہ عیارِ من ست — میل بہر سفلہ نہ کارِ[1] من ست

آنکہ علیکم نہ[2] بگوید تمام — بہ کہ سلامش نہ کنی والسلام

کوہ کہ سنگ ست سخن کم کند — گر تو سلامش کنی او ہم کند

آنکہ نگوید بسلامت جواب — سنگ بہ ازوے بطریقِ صواب

مردمی آں را کہ نہ زاید ز وعطاست — دیو بود صحبتِ دیواں خطاست

ہر کہ بہ تنگی کند از تو گریز — تو بفراغیش رواں[3] کن کہ خیز

میلِ کسے کن کہ وفایت کند — جاں سپرِ تیرِ بلایت کند

بہرِ چنیں دوست کہ جانی بود — دوستیِ جاں ز گرانی[4] بود

جاں کہ ازو بہ بجہاں یار نیست — ہیچ نیرزد چو وفادار نیست

سگ کہ وفائے بریا نیستش — ز آدمیٔ بہ کہ وفا نیستش

یار تواں یافت بگیتی بسے — لیک وفادار نیابی کسے

صحبتِ آں[5] کن کہ بصدق و صفاست — دامنِ او گیر کہ اہلِ وفاست

حکایتِ پیرِ وفادار کہ دامن بہ صحبت خار دوخت

نز۱ یار   نز۲ بہ نگوید   نز۳ دواں   نز۴ بگرانی   نز۵ او کن

واز زخمِ زباں وسرِ سوزن خلہ نکرد

راہ نوردے ز بزرگانِ راہ — درطرفِ دشت شد از خانقاہ[ز۱]

از اثرِ سجدہ غبارے بسر — وزمے دوشینہ خمارے بسر

چوں بخرامش پے کارے گرفت — دامنش اندر سرِ خارے گرفت

او نستد باز بعزمِ طواف — دامن ازاں سوزنِ دامن شگاف

زانوے تعظیم زد اندر زمین — گشت بہم زانوے[ز۲ ود۳] خود ہمنشیں

گفت کہ با من سر و کاریش ہست — ورنہ بدامانِ من اورا چہ دست

آنکہ کشد دامنم از بہرِ ننگ[ز۴] — من دہمش گوے گریبان بچنگ

از پسِ[ز۵] یک سال کہ آں خار بن — خاک شد از گردشِ چرخِ کہن

خاست نشینندۂ صحبت شناس — گفت کہ بے نقد چہ داریم پاس

ایکہ امیدت بوفا آزمود — ترکِ وفا بین کہ زسوے کہ بود

صحبتِ تو داد چو دستوریم — ہم تو دہ انصاف بمعذوریم

ہر کہ ازیں پایہ وفایش کم ست — آں نہ وفا بلکہ فریبِ دم ست

آنکہ در آفاق وفا یارِ اوست — ہر کہ در آفاق وفادارِ اوست

خسروِ من سوے وفا کن خرام — تات شود ترکِ وفا پیشہ نام

ز۱ جلوہ گاہ　ز۲ ود۳ زانویش - زانوے او　ز۴ تنگ　ز۵ پے

مقالۂ دہم در حرمت و رحمتِ ذوی الارحام و فضیلتِ وصلتِ ایشاں بغیرِ استخدام و طلبِ جمال و جاہت بشعارِ محاسنِ رجال و ترکِ توجہ بنجالۂ و خنال

ہر کہ نسب شد[ن۱] ز خلف روشنش — دولت و بخت ست کہ زاد از تنش

یک خلف ار در نسبے سر کشد — بر سرِ صد ہیچکس افسر کشد

بے خط صد صفر نیاید بکار — یک خط و صد صفر بود بے شمار[ن۲]

مرد زند از خلفاں بانگِ کوس — تاجِ خروس ست ز خونِ خروس

زادہ کہ او صاحبِ پیشانی ست — در ہمہ جا غرتش ارزانی ست

مہرہ کہ افتاد بروں از سرے — بست ببازوش دگر سرورے

یک شبِ روشن ز بسے سلخ بہ — یک برِ شیریں ز دو[ن۳] صد تلخ بہ

سگ بچہ بیش آرد و شیر اندکے — آں ز یکے دہ بود[ن۴] ایں دہ یکے

تیرہ بود دودۂ دامن تراں — نور بود زادۂ نیک اختراں

دود ز نم دودہ چو از روغن ست — دیدہ ازاں[ن۵] تیرہ و زیں[ن۶] روشن ست

آنکہ ز آبا روشِ تنگ یافت — در روشِ خویش ہماں رنگ یافت

ن۱ شد خلف ن۲ در شمار ن۳ بے ن۴ زیکے صد بود ایں صد یکے ن۵ ازیں ۔ ن۶ وزاں

کوزه که نبود ره نُولش[1] فراخ | زو نجهد جز نمِ باریک شاخ
بوے مراد از تنِ رنگیں مجوے | رنگ دهد کاسهٔ لاله نه بوے
زو چه تواں خورد که گاهِ نوید | کاسه سیاه دارد و مطبخ سپید
خلق دعاگو ز پئے فائده است | جاے لایلف پس از مائده است
کم بود از چرب زباناں فراغ | دیگ کجا پخته شود بر چراغ
آنکه کشادیست بکار اندرش | بانگ درا نیست صریر[2] درش
آنکه صلائیش دمادم بود | نقد ذخیره تهیش کم بود
دمدمهٔ دیگ دمادم صلاست | زمزمهٔ چاه بزمزم صداست
گندم و جو را که صفت ناں دهی ست | خوشهٔ پُر بر سرِ شاخ[3] تهی ست
از پدر مرده ملاف اے جواں | گر نه سگی چوں خوشی از استخواں
گر پدرت داشت کمالے بزیست | آں حقِ او بود از آنِ تو چیست
از هنرِ خویش کشا سینه را | مایه مکن نسبتِ دیرینه را
در تو دمے نیست چو زاں مشک ناب | بد بود الحاقِ خطا بر صواب
بیخرد آں راز نجیباں چه ناز | خر چه کند با شتراں پا دراز
نیست همه نسل کریماں عزیز | تخمِ خیار ست بسے تلخ نیز
زشت بود سفله بجاے بلند | کاسهٔ خالی و صداے بلند

---

۱ نُول بضم نون نازه مشربه بهندی ٹونٹی گویند۔ نوله هم خوانند۔ شاعرے گوید ؎
آب از نولهٔ کوزه مخور ۱۲ ۲ نسخه سریر ۳ نسخه خواں

جاے بلند انت نباید نشست ۔۔۔ چوں ز تو بے برگ بُود زیر دست

ہیچ نخیزد ز بلندی شاخ ۔۔۔ برگِ کشن[۱] سایہ فشاند فراخ

خویشِ تو خود را چو بود بیش خواہ ۔۔۔ خیز کہ خود خواہ نشد خویش خواہ

خازنِ بے عاقبتاں شد دہال ۔۔۔ بوزنہ کاں راست گلو توشہ دال

گشت[۲] دُ مدبر چو بخویشی یکے ۔۔۔ خانہ پُر[۳] اد بار شود بے شکے

بہرِ عروسک چو شود[۴] بوم شاہ ۔۔۔ جز دہ ویرانش جہازے[۵] مخواہ

ہیچکس ار سایہ کند لاشے ست ۔۔۔ سایۂ مو[۶] دافعِ گرما کے ست

زر چو فزوں ست گرہ تنگ[۷] چیست ۔۔۔ سر چو بزرگ ست کلہ تنگ چیست

یا بزہ[۸] افزاے کلاہے کہ تنگ ۔۔۔ یا سرِ خود خرد[۹] کن از زخمِ سنگ

زہ طلب اوّل کلہ آنگاہ خواہ ۔۔۔ بے زہ تقویم کہن داں کلاہ

نے غلطم زر کہ دہی بہرِ زہ ۔۔۔ قیمتِ زہ[۹] شد نہ عطاے فرہ[۱۰]

شہرہ مکن ہرچہ بخویشاں دہی ۔۔۔ در کفِ تست انچہ بریشاں[۱۱] دہی

ہر کہ دمے شہرگی اندیشہ کرد ۔۔۔ زانچہ شود شہرہ ہماں پیشہ کرد

سفلہ کہ دانگے بہ فقیر آورد ۔۔۔ شش جہت از وے بنفیر آورد

---

۱ کشن اور گشن دونوں مترادف ہیں اس کے معنی بہتات۔ کثرت۔ انبوہ کے ہیں ۱۲

۲ ن از نار ۳ ن بود ۴ جہاز کے معنی ساختگی اور اسباب و رخت کے ہیں کما قال اللہ تعالےٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ ۱۲ ۵ ن خس

۶ ن سنگ ۷ ن مغزی۔ گوٹ ۱۲ ۸ ن تنگ ۹ ن زر ۱۰ زیادہ۔ افزوں

۱۱ ن بدیشاں

ایکه بصد عربده بانگے زنی | شش نتوان باخت چو دانگے زنی
عرف بخواهی علمے برگیر | نیست الف لام در اسمِ ضمیر
گر تو شوی از همه خویشاں بزرگ | در رمهٔ خویش شباں شو نه گرگ
پا به برِ خویش ز حد بیش نه | منت بر خویش نه بر خویش نه
سیمِ پدر بر رخِ مادر مزن | بوسه بپایش زن و بر سر مزن
گر همه شهد است بدهاں آوری | زهر بود چوں بزباں آوری
آنکه سر انجام زنی نشترش | به که ز[2] اوّل ندهی نیشکرش
آنکه سر ناخنت[3] آزار جست | سر ببرش[4] گر همه خردی ز تست
ناخن از انگشت چو برتر شود | بابتِ انداختنِ سر شود
خصم بصد دست گر افسوں کند | ناخن از انگشت جدا چوں کند
قرة عینت چو شد آزار جوے | گریه کناں دست خود از وے بشوے
موے زیادت چو برآید ز چشم | گریهٔ بسیار کشاید ز چشم
هست عصا در خورِ کوراں[5] بمشت | کوردلاں راست سزاوارِ پلشت
رگ که بود کژ بکشیدن سزاست | رشتهٔ پیچاں بکشش گشت راست

---

۱ شہرت کے لئے نام پیدا کرنا اچھا نہیں دیکھو اسم ضمیر کو الف لام کی حاجت نہیں خود معرفہ ہے اِس کے علاوہ بقاعدہ معمی برگیر کے لفظ سے لفظ علمی پیدا ہوتا ہے اس کی تحلیل کی جائے تو بر۔ م۔ گیر۔ بر کا ترجمہ علے اور بر بغل اور پہلو کو بھی کہتے ہیں اب یہاں حرف میم باشارہ گیر بڑھا دو علمی ہوگیا ۱۲ ۲ ہم ۳ ناخن ۴ بزنش ۵ کوزاں

گر شرفے در رگِ نیکوے تست — ہر کہ بجز تست دعاگوے تست

عق بہا[۱]گی بد عاضم شود — رشتہ بتعویذ مکرم شود

دیر زید گشت چو شیریں کسے — آب خورد شربتِ شیریں لبے

مادمنی با پدرِ خویش چند — کز سرا حلیل برونت فگند

انگہ[۲] تنت پارۂ از جانِ اوست — قطرۂ از چشمۂ حیوانِ اوست

او چو ندارد ز تنت جاں دریغ — دلے کہ چوں داری از وناں دریغ

نطفہ کزد کامِ رحم تر شود — جانور از رحمتِ مادر شود

قطرۂ آبے ست کہ از تف و تاب — دانہ نارے کندش آفتاب

یکشبہ رنج[۳] از تو کہ مادر کشید — باد و جہانش نتواں بر کشید

یکشبۂ را کہ دو عالم بہاست — کم زند آنکو گہرش کم بہاست

زو کہ بشیریت فتوت بود — خونش خورانی چہ مروت بود

سوخت ز تو مادرِ فرتوت پیر — آنکہ بہشتِ تو شد از جوے[۴] شیر

وعدۂ دوزخ چو بہ بیخ برنشست — دوزخی آتش زند اندر بہشت

لاجرم آتش چو زند شعلہ تند — خس نکند تیزی دندانش کند

تا تو نخستی دلِ آبائے خویش — پیش تو ناہد بد از ابنائے خویش

گر ز تو چشمِ پدرت دید خار — از پسرِ خویش ہماں چشم دار

---

[۱] زباکی — [۲] آنکہ — [۳] آں رنج — [۴] تو بشد جوے شیر

گر[ن۱] تو بهی خونِ تو بد رگ چراست ... ورنه سگی زادهٔ تو سگ چراست

نیش[ن۲] و جراحت نه ز مردم دمد[ن۳] ... از دمِ مار و دمِ کژدم دمد

چوں تو بدی گر ز تو زاید[ن۴] بتر ... خونِ جگر گوشه به تهمت مخور

گر بچهٔ خود بخورد گرزه[ن۶] مار ... بچهٔ او نیز شود بچه خوار

میوه که در نشترِ سختش توئی ... خار ز خود خور که در خلش توئی

خوں که بتن چشمهٔ حیوانِ ماست ... گشت چو فاسد خللِ جانِ ماست

شو ادب آموز پسر[ن۷] را ز پیش ... کو چو قوی شد نتوانیش نیش

چرب کنی شانهٔ[ن۸] نو را زبان ... مو زگسستن نه فتد در زیاں

زادهٔ بد در مکن و کن مکش ... ناخنه از دیده بناخن مکش

زانکه بداں گفتِ پدر نشنود ... ق ... جز سخنِ خویش دگر نشنود

این ز حدیثِ پدر اندر خروش ... آں[ن۹] همه تن بر لبِ فرزند گوش

زاده اگر خود همه خاکستر ست ... سرمهٔ چشمِ پدر و ما درست

خرس چو در خنده گشاید دهاں ... بوسه بر لب که زند خرس باں[ن۱۰]

گرچه پسر دیده پر از خوں کند ... مردمش از خانه بروں چوں کند

درد کشد گرچه که از دیده مرد ... دیده کشیدن نتواں بهرِ درد

ن۱ چوں ن۲ نیش جراحت ن۳ بود ن۴ ز تو آید ن۶ گرزه بڑے سانپ کا پھن گرزه مار بہت زہریلی قسم کا سانپ ہی ۱۲ ن۷ پسر ہم ۸ یعنی نئی کنگھی کو تیل لگا لینا چاہیے ورنہ بال کھسوٹے گا ۱۲ ن۹ او ن۱۰ اجز میاں

چوں ہمہ مردم زدو[1] دیدہ خوش اند — رنج بدو دیدہ بہ دو[2] دیدہ کشند
دوری ازیں میوہ گرانی بود — میوۂ دل میوۂ جانی بود
پرورشِ زادہ دشوار زلیست — آنکہ نہ زادہ است چہ داند کہ چیست
سہل نماید بر استر و ناں — محنتِ زائیدنِ آبستناں
گیر کہ مادر کند از بہرِ[3] خویش — ق — پرورشِ زادہ باُمید بیش
چیست صدف را کہ زجانِ دو نیم — پرورد اندر دل دُرِ یتیم
دستِ قضا کیں ہمہ باہم نہاد — از پے آبادی عالم نہاد
گر نہ دو آتش زدہ در خوے شدے — دہر پر از جانوراں کے شدے
زادہ کہ شد جانور از تو ہوست — دشمن جانی ست چو بینی نہ دوست
آدمی[4] از سینۂ مفتونِ خویش — دشمنِ خود پرورد از خونِ خویش
گشت چو فرزندِ بد آمادہ خوار — جاں طلبی نانِ وے آمادہ دار
سفرہ ربا شد چو سگِ خانگی — طمعہ بردبے حقِ پروانگی
حاضر مرگ تو و پر[5] کردہ دیگ — تا پزد از تو علفِ مُردریگ[6]
لقمہ چو بے غم بدہانش نہی — لقمہ شدی کے زدہانش تہی[7]
خام خورد پختۂ مادر مدام — پختہ کہ آں خوردہمش خوئے[8] خام

۱ بدو ۲ زدو ۳ بہر ۴ مرادمی ۵ بر ۶ مردریگ مردہ کی میراث مردہ کا اثاثہ ۱۲ ۷ تہی ۸ کوے

رنج کش طفل شکیبا بود | پرورش ناز نہ زیبا بود
بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست | دانہ خورد جست ز بالا و پست
بچہ کہ گنجشک و کبوتر شد | لرزہ کناں دانہ زما در کشد
صید ہماں بہ کہ نشست خود ست | راحت مرد از کف دست خود ست
خواجہ مبادا کہ بہ پیرانہ سر | بندۂ فرزند شود بہر خور
دہ پسر از یک پدر آسودہ گشت | یک پدر از صد پسر افتد بدشت
نا خلفے راکہ بود شوم چہر | بر پدر و مادر و خویشاں چہ مہر
سگ چو گہ خشم فغاں برکشد | لقمہ ز دندان برادر کشد

حکایت مرد برادر کش کہ قصد خون برادر خود کرد و گردن بہر تیغ داد تا گردنش زدند و خون خصم او در گردنش کردند

از پئے میراث یکے خشمناک | ریخت یکیں خون برادر بخاک
تیغ بخوں شستہ رہنما دشت | پیش در میر ولایت گذشت
دید دو برنائے چو سرو بلند | یافتہ ز آسیب گناہے گزند
تیغ بر آوردہ سیاست گرے | تا بہر آسیب رباید سرے
کرد یکے از جگر مہر زاے | روئے بسیاف کہ بہر خداے

ز۱ خود جست ز۲ بدست ز۳ صد ز۴ دہ ز۵ یافت ز۶ آشوب

گردن من زن قدرے پیشتر / کو زید از من قدرے بیشتر
واں[۱] دگرش[۲] گفت کہ بفگن سرم / تا سرم[۳] و مردنِ او ننگرم
ہر یک ازیں گونہ دراں دستبرد / جاں ز برائے دگرے می سپرد
مردِ سیاست گرِ[۴] شمشیر گیر / ماند دراں حالِ تحیّر پذیر
گفت چہ خویشی ست شمارا بہم / ویں چہ طریق ست وفا را بہم
ہر دو نمودند کہ یاریم و بس[۵] / ویں دم یاری[۶] ست در آخر نفس
کرد برادرکشِ نظارگی / سر بگریبانِ ستمگارگی
گفت بسیاف کہ شمشیرِ کار / از سرِ شاں بگذر و بر من گزار
دوست دہد جانِ خود از بہرِ دوست / من بکشم جانِ برادر ز[۷] پوست
ہر کہ بدیں گونہ فتد در وبال / عیش حرامش بود و خوں حلال
واں شغبے کاں دو سہ تن ساختند / قصہ بگوشِ ملک انداختند
داد ملک آں دو جواں را خلاص / کرد بعدل ایں[۸] دگرے را قصاص
مرد کہ با خونِ خود آرد دست / چوں نگری دشمنِ جانِ خود ست
خسرو از اہلِ رحم اینرا[۱۰] مجو / قطعِ رحم را رحم اللہ مگو

مقالۂ یازدہم در مفاتحِ فیضِ اماثل از مال و فیضِ اماثل از آمال و

ن۱ آں ن۲ دگرے ن۳ رودم ن۴ زن ن۵ ست ن۶ یاریست ن۷ بہ
ن۸ ایں ن۹ اورابدست ن۱۰ آنرا

فتح باب ۱ بر وشانی که قطره قطره گرد کنند و دریا دریا برکران ریزند و لب تر نکنند و ماجرای بی آبی که اگر قطره از دست ایشان بچکد چشمهای سائل را از کاو کاو بکنند

تجربه کردم بهر ا اندیشهٔ — به ز سخا نیست دگر پیشهٔ
سیم که اندر کفِ مردم دهند — آخر ازاں به که بجا کش نهند
زر نبود چوں بمغاک اندرست — خاک بود هرچه بخاک اندرست
هرچه نخوردی و نهادی چو مور — خاک خورد روزی تو خاکِ گور
خاص ز بهرِ کرم آمد درم — بیں گزر قافیه اینک کرم
جانورے کو بجز از مردم ست — در علف یک شکم خود گم ست
آدمی ست آنکه ز نیروے کار — پُر کند او صد شکم و صد هزار
حال چو این ست پس او آدمی ست — کو دگراں را سبب بی غمی ست
آنکه ز دادن کف بخشنده بست — کے زند از خوشدلی انگشتِ دست
مشت چو شد بسته ز نا خیر و چیز — دست نیاری زد و انگشت نیز
مرد لبهر دی کفِ الا نه بست — گر نفس دے کف دریا نه بست

ن۱ زبر اندیشهٔ　ن۲ نیست نکوتر ز سخا پیشهٔ　ن۳ نهند　ن۴ دهند　ن۵ سنگ
ن۶ گزر باقیش　ن۷ به کند و صد شکم　ن۸ بستهٔ ناچیز　ن۹ گر

بستہ بود پنجۂ اہل حزام | گرچہ بریزد نکشاید تمام
زاد چو کف بست گدا پیشی ست | بندِ قلم موجبِ درویشی ست
بستہ نخواہد گرہِ خود قلم | شد بجوانمردی ازیں در علم
گرچہ کشائی گرہِ مرد و زن | بہ کہ نہ بندی گرہِ خویشتن
خامہ تراش ست بہر جا سرے | زانکہ تراشد بسوے دیگرے
تیر گراں راست ببازار نام | زانکہ تراشند سوے خود بدام
تیشہ کہ یکسر سوے خود رانیش | خندہ زند ارہ دندانیش
ارہ صفت قسمتے و راست باش | نے ہمہ چوں تیشہ سوے خود تراش
لطف بجاے ست کہ دوری بود | بر زن و فرزند ضروری بود
کیست کریم آنکہ بمسکیں دہد | نز پئے شہرت نز پئے دیں دہد
ہرچہ توانگر بتوانا فگند | دانکہ گہر باز بدریا فگند
آنکہ دہد پر بپر و کم بکم | زاہلِ نفاق ست نہ زاہلِ کرم
گر توئی از راہِ کرم زرفشاں | پر بگدا کم بتونگر رساں
خاک برابرے کہ زکشت خراب | رفت بدریا و فرو ریخت آب
ہرچہ بہ نسبت نہ فشاند کسے | بخل زاسراف نکوتر بسے
گرچہ عطا در ہمہ جا دلکش ست | ہرچہ بہنجار بود آں خوش ست

---

۱ زاده ۲ گجا پیشی ۳ نامہ ۴ گرانست ۵ شہوت ۶ زانکہ

دیده که از سرمه دلیلش دهند | سرمه نه از چمچه بمیلش دهند
دادنِ بکرم شرفے شد بلند | دادنِ مسرف بزه[1] ور ریشخند
آنکه دو یم جامه ندارد بپوست | بیخرد ست ار دهد آنرا بدوست[2]
شقه که بخشید بسرما[3] فقیر | رحم مکن گر بمرد گو بمیر
صحنِ جهاں[4] شد چو خرابی نشاں | باغ بود برهنه و زر فشاں[5]
آنکه تونگر بزرست و منال | گر همه بدهد بود اسرافِ مال
از دو یکے چشم کرم[6] راست نور | ور سه یکے قسمتِ[7] خیر الامور
پردلی آں به که بطاقت بود | پردلی از وام حماقت بود
حکم سخا نیست[8] به بسیار چیز | از درمے دانگ و زدانگے پشیز
کیست[9] سخی آنکه روانت دهد | هرچه دهد هم بزمانت دهد
کس نه روش زآب رواں ترکند | کانچه بباید[10] بهمه را ترکند
آنکه به بخشش دهد[11] از باده روے | وام ستاں باشد و بدده[12] بجوے
وانکه گرش خنده زنی جاے[13] هست | بخشش دیوانه و طفل ست مست
بے خرد[14] اندایں همه هست بد | گر[15] همه خود خیر کند بے خرد
ایکه سخاوت همه درمے کنی | واے[16] اگر مے نخوری کے کنی

له بزه ۔ گناه ۱۲ ن۲ بپوست ن۳ بمردے ن۴ چمن ن۵ خوں فشاں ن۶ گرد هست
ن۷ قیمت ن۸ ز ن۹ کیست چو از دانگ روانت دهد ن۱۰ باید ن۱۱ نهد
ن۱۲ بدره ن۱۳ بیجاے ن۱۴ بے خرداں ن۱۵ در ن۱۶ ده که

زشت بود مست ز اسرافِ زر — می بجوانمردی و او بی خبر

جود نه از بیّری مال ست و بس — قسمتی از قدرِ منال ست و بس

نیست تقاضای جوانمرد جنگ — شاخ چو پخته است چه حاجت به سنگ

پیل خورد چون علفِ شه برد — بس که فتد بهرهٔ گنجشک و مور

شیر که بخشش همه خندان دهد — قوتِ کلاغ از بُنِ دندان دهد

عربدهٔ سفله که احسانش نیست — غلغلِ ابری ست که بارانش نیست

عشوهٔ زرّاق بگنجینه در — عکس درم هاست بآئینه در

بر گذر از مدخلِ عشوه فروش — کو فگند لقمه لب را بگوش

خواجه که لوزینه بگوشش آیدش — کی بدهان لذّتِ نوش آیدش

وانکه شد از عشوه دهان عشوه خر — چون بطِ کور ست بکولاب در (۱)

کس نکند مایهٔ مدخل تراش — جز ملک و شحنه بخشم و خراش

تا نخورد تیشهٔ (۲) پولاد سنگ — قی نکند زر ز جگرگاهِ تنگ

آن که بداد دلِ تنگش بود — تنگ دهد هر چه بچنگش بود (۳)

کوزه که باریک بود باب (۴) وی — زو همه باریک دهد آب (۵) وی

دادنِ مدخل که نباشد بسی — میل نباشد که پذیرد کسی

شیشهٔ گلابی که چکاند بکس — هم بدو سه قطره بگویند بس

---

(۱) بکور آب (۲) آهن (۳) دهد (۴) نول (۵) وی

دستِ جواں مرد بود گنج بار | دستِ نگوں ہیچ نگیرد قرار
دست ستاں ست ستانندہ را | دست نگون ست رسانندہ را

یعنی اگر تو[۱] دہی از کف درست | سجدہ کند دست بہ پشتیت نخست[۲]
سر نہد از دامنِ پر آدمی | پلہ چو پر گشت بوسد زمیں
پیشِ فشانندہ کہ ریزد برون | گرد چینندہ ضرورت نگوں
گرم روی کن کہ بر آئی بلند | کز خنکی در زمیں افتی نژند
شعلہ کند سر سوے بالا ز خاک | قطرہ نگونسار فتد در مغاک
یا بدہ آنچیت دہد اختر فراز[۳] | یا مستاں ہرچہ ستانند باز
منزلِ مہماں نبود ہر درے | بارِ عزیزاں نکشد ہر سرے[۴]
خس کہ کند پرسشِ گرمت نگیر | کآتش خاشاک بود زود میر
بوم بشب طعمہ خورد دزد وار | باز رود طبل زناں در شکار
مرد دلیر ارچہ ز خوں گاہ سیر | سرخ کند روے خود و روے غیر
کارِ جوانمرد نہ رخ زردی ست | مردی در زیر جوانمردی ست
دور بود سفلہ ز جود و غزا | ہمچو خسے از غرق و از شنا
می طلبی از فلکِ شیشہ گوں | کاسہ ستاں دارد و صراحی نگوں
سوختہ شاخے کہ ندارد نمے | ریختہ دستے کہ ندارد[۵] دمے

۱؎ می ۲؎ سجدہ کند پیش تو دستِ نخست ۳؎ براز ۴؎ آخرے ۵؎ زہ نریزد

هرچه که امروز تونگر دهد　　روزِ دگر عاقبتش بر دهد
قطرۂ باراں که بصحرا گم ست　　چوں برسد وقت جو و گندم ست
هرچه دهی مزد طلب کن نه نام　　نام خود افتد بلبِ خاص و عام
باش درختے که برآرد ز شاخ　　سایه خود از برگ بیابی فراخ
نامِ سخی بر شد و پرواز کرد　　زانکه ز خود لبِ گرِ زر باز کرد
نامِ بخیلاں بزمیں ماند پست　　زانکه زدش سنگ گراں هرکه هست
هرچه کرم بهر خدا گستری　　مزد بری نامِ نکو بر سری
وانچه بنامے کنی از خویش دور　　حاصلِ نامِ تو چه باشد غرور
زر ز پئے نام نه بخشد کریم　　نام ستاں هیچ ستاند بسیم
سائل اگرچه بفریب و فسوں　　دم دهد و مال ستاند ز دوں
از خرد آنکس که تونگر بود　　زر دهد و نامِ خرد خر بود
آنکه دمت داد مسیح ست اگر　　مرده نه هیچ دمش را مخر
لیک چو درویش نفس راند و بس　　عیسی جاں دانش و بستاں نفس
وانچه دهی چونکه دهنده خداست　　منتِ بیهوده نهادن خطاست
وانکه متاعیش بمنت دهی　　اجرتِ باریست که بروی نهی
بار که مزدور چو پیلے برد　　یک من و یک دانگ بمیلے برد

---

(۱) خود (۲) بخنداں (۳) کز بیں (۴) باد (۵) باز (۶) زاند (۷) وانچه که بدهی چو

دانگ تو چوں کوه بگردن نهد[ن١] — تاب که آرد که بداں تن نهد[ن٢]

هرچه دهی مے ده و منت منه — زانچه پشیماں شوی آں خود مده

پیشتر از داد کن اندیشه یاد — تا نشوی بیش پشیماں ز داد

کار که اندیشه کنی پیش ازاں — هیچ پشیماں نشوی بیش ازاں

هرچه که نتوانی ازاں خواستن — زشت بود دادن و وا[ن٣]خواستن

کس ز زمیں باز نه لیسد لعاب — قطره کے[ن٤] از خاک رود بر سحاب

طفل بود کز خرد ناتواں — هرچه دهد باز ستاند رواں

نیست دریں وقت خود آں آدمی — کو برساند بدلے خورمی

محترمانند دریں روزگار — تنگ دل و ظالم و افسوس خوار

گاه سخا از پئے ناں زبوں — کبر نگنجد بدو عالم دروں

دانهٔ شاں مرغ ندارد امید — کاسهٔ شاں نے سیه و نے سپید

نقش درم شاں ز تمنائے دل — مقلهٔ دیده[ن٥] است و سویدائے[ن٦] دل

گرچه خدا شاں زر و نعمت سپرد — دولت شاں داد و گدائی نبرد

پاک روانی که در دل زدند — خطها بر همه حاصل زنند

چوں دل پاک از کرم آراستند — مال چه باشد که ز جاں خاستند

ن١ کند ن٢ تاب که دارد که براں تن کند ن٣ او ن٤ نه ن٥ دیر

ن٦ سودائے

حکایتِ جوانمردانِ تشنه که شربتِ آبِ زندگانی را فدائے یک دیگر کردند و خود با خشک جانی خشک آوردند و خشک گشتند

کعبه روے چند بگرمائے تیز | تشنه فتادند بدشتِ حجیز
چوں بقدم طاقتِ گامے نماند | ق خوں بجدِ جرعه بجامے نماند
بر لِ تفسیده قفا مے زدند | زاندهِ مردن سر و پا مے زدند
دُودِ اجل خاست ز ہر بندِ شاں | بیخودی از پاے در افگندِ شاں
ناگه از اطرافِ بیابان و دشت | ناقه سوارے سوی ایشاں گزشت
سوزشِ شاں دید درونش بسوخت | از تفِ ہر سوخته خونش بسوخت
گریه کناں آمد از اشتر فرود | بر سرِ ہر تشنه رواں کرد رود
شربتے از مطهره درطاس ریخت | زانچه خضر در لبِ الیاس ریخت
پیشِ یکے برد که ایں را بگیر | چشمهٔ حیواں خور و تشنه ممیر
او طرفے کرد اشارت بیار | کوست ز من تشنه تر او را سپار
چوں سوے آں برد چناں کوثری | کرد رواں او بسوے دیگری
جست چناں ہر یک از ایثارِ خویش | مرگِ خود و زندگیِ یارِ خویش

۱؎ بگرما به ن ۲؎ برتن ن ۳؎ تل ریت کا سسک ٹیله ۱۲ فرحاد ن ۴؎ ناگه از اطراف ن ۵؎ بر ن ۶؎ زندگی از یار

دور چو ساقی ز سر آغاز کرد — چشمِ حریفاں قدرے باز کرد
مستِ نخستیں کہ نخورد آں شراب — گشت مزاج از سکر آتش خراب
خواجہ صلا گفت و جوابش[1] نبود — خاک شد آں تشنہ کہ آبش[2] نبود
بر دگراں برد چو آں آبِ سرد — آں ہمہ را نیز نماند آب خورد
آب نزد کاتشِ شاں مردہ بود — جاں ز میاں زحمت خود بردہ بود
شربتِ خود خورد تفت از دل نشاند[3] — وانچہ ز لب خورد ز مژگاں فشاند
ماند بحیرت ز چناں مردیئے — کاینست جدا گانہ جواں مردیئے
ہست جوانمردِ درم صد ہزار — کار چو با جاں فتد آنجاست کار
اے کہ نداری روشِ آں سراں — چند چو خسرو صفتِ دیگراں

مقالۂ دوازدہم در منزلتِ شہیدانِ مغفرت نوش کہ از مقابلۂ غزا بشرفِ درجات برآیند و مذلتِ شاہدانِ مقنعہ پوش کہ از مقابلۂ وغا بطرفِ درکات گرایند و شکستنِ آں زشت گوہر کہ نرم آہنِ او را از موم روی بتابد و تیغِ گوشت نیش سنگ را بشگافد و آب دادنِ آں دریا کہ قطرۂ موجِ او ہمہ روی زمیں را

ز۱ جوابی ز۲ آبے ز۳ فشاند

بگیرد و او بپیشِ خویش از حیا پرده بافد

ای بغزا بسته کمر بر میاں — باختہ سر در رہِ سود و زیاں
جهدِ تو گر هست ز بهرِ خدائے — با نیتِ صدق بمیداں درآے
عربده و لاف ز سر دور کن — بلکه ز سر نیز[1] نظر دور کن
تیغِ غزا مردِ نکو را بود — تیغِ زباں لولیِ کورا بود
مردی اگر شور و فغان و دم ست — زال ببازار ہمیں رستم ست
گر صفے از خصم بجاں آوری — مرد نۂ چوں بزباں آوری
تیغ کہ او جملہ زبان ست و بس — آنچہ کند باز نگوید بکس
باری[2] اگر نیست ادب در تو بیش — ایں ادب آموز هم از تیغِ خویش
تیغ بود[3] نزد زباں در دریغ — زانکه نگنجد بنیامے دو تیغ
زاں لبِ سوفار بزہ در خورست — کش ہنر افزوں و زباں[4] کمترست
کرده که گویند نباشد بسے — خاصه که ناکرده بگوید کسے
مرتبۂ باز بود بے شکے — زانکه ز صد کرده نگوید یکے
نعرۂ بیهوده زند ماکیاں — زاں خورد آلودگی خاکیاں
لاف ز پر مغز مجو اے دلیر — باد شکن باشد چربۂ شیر

ز۱ بهر   ز۲ بادی   ز۳ تیغ زباں   ز۴ سخن

بس غزے گو یا کہ چو در می نشست | کم ننهد خویشتن از پیلِ مست

چوں شود از دور حریف آزمای | پای چو ستانش بلغزد زجاے

شو بگہ معرکہ شمشیر گیر | کیست کہ در می نشود شیر گیر

مست کہ در کوچہ زند لافِ جنگ | سخرۂ طفلاں شود از زخمِ سنگ

جلوۂ بے جنگ بصحرا و رود | ہست چو پا کوفتنِ بے سرود

گرچہ تنِ مرد بمردی نر ست | زینت[1] اسلام ازاں برتر ست

بیں کہ نر[2] انگشت بہنگام شست | درتہِ انگشتِ شہادت نشست

گاہِ غزا تیغ زنانِ[3] غیور | جاں کہ کنند[4] از تنِ مردانہ دور

نے زپے دخل زیادت کنند | کز پئے اعلاء شہادت کنند

لاجرم آں تیغ کہ بر سر خورند | شربتے از چشمۂ کوثر خورند

در تہ ایں خنجر چوں بید شو | جاں[5] بدہ و زندۂ جاوید شو

نامہ کہ شستن نہ بدریا تواں | تیغ بیک قطرہ بشوید رواں

ہر چہ جز این ست بمیدان لاف | مردنِ مردار بود در مصاف

کشتہ کہ زخمیش بغارت رسید | غارتی کشتہ نباشد شہید

پیشِ گروہے زنِ صحرا شتاب | کشتہ شود دہ زغن از یک کباب

غازی رسمی کہ بغارت رود | ہست چو حاجی کہ بتجارت رود

---

[1] زینت اسلام   [2] نر ہیں   [3] زبانِ   [4] کنند   [5] جاں بدہ زندہ

چون زرِ حج آن‌نوست تجارت گہش ... کعبہ طفیلے بود اندر رہش
آنکہ غزا خوانی و جوئی اجزا ... گر غرضی ہست نباشد غزا
رو بغزا دل غرض آلودہ وارے ... جہد خود ست این نہ جہادِ خدائے
تا ختنِ غر کہ عبارت گریست ... از پئے رعنائی و غارت گریست
جلوہ گرے کو بکند حملہ تند ... ہست چو پیکانِ زر اندودہ کند
تیغ کہ دارد بقلم حرفِ تیز ... زنگِ وے از صفحۂ او گو مخیز
زیبِ عروسانہ کنند ار ملوک ... تیغ بود آئینۂ نیزہ دوک
مردمی گر زیبِ سروتن بود ... ہر زنِ آراستہ بہمن بود
آنکہ نہ از صدق دلیری کند ... ہرچہ آرایش شیری کند
زن صفتان را زرہ و دشنہ چند ... زشت بود زن روش و دشنہ بند
مرد نہ بیند مگر اندر خدائے ... غرہمہ خود بین بود و خود نمائے
پُردل اگر ساز ندارد بجنگ ... بازوئے دستش نہ کم از ساز جنگ
گیر کہ تیرش بدو انگشت نیست ... تیغ بمشت ار نبود مشت نیست
مرد کہ آہن دل و روئین تن ست ... نے زرہش حاجت و نی جوشن ست
تیغ نہ بینی کہ بہنگام کار ... برہنہ گردد زپئے کارزار
بازو از آہن کہ شود صد منے ... کار مجوار چہ بود آہنے

---

(۱) نکند (۲) عروساں نکند (۳) ہر دل اگر زیب سر (۴) در مئے د (۵) بس از (۶) رحو (۷) گرچہ

حملہ کند شیر برہنہ دواں | گرگ نہ جنبد تہ برگستواں
چوں زپئے رزم خرامی بروں | جوے سلاحے کہ نیائی زبوں
چوں تو زبونی کنی از ساز خویش | سگ فگنی سر زسر انداز خویش
شاخ گوزن ست سہ گز تا بنش | شیر بیک انگشت ویکے ناخنش
ہست نہنگ آنکہ ز بے جوشنی | بشکند از ماہی یا نصد منی
باخہ سلاح از دل ترساں کند | زاں سر خجلت بگریباں کند
تا بشکوہ است دل صفدراں | خود نہ زیباست بفرق غراں
ہست بجا تا سر شاہین شاہ | بر سر کل مرغ نزیبد کلاہ
مادہ وش از سینہ ندارد تواں | نیست بہ پستان زناں استخواں
آنکہ شد از مشعلہ زرد و کبود | خود زرہ و تیغ کبودش چہ شود
درصف کیں گونہ یک زرد روے | زرد کند گونہ صد کینہ جوے
مرد کہ رویش زغزا گشت زرد | سرخی رو بایدش از غازہ کرد
زرد ازاں گردد مرد سلیم | کز رخ او خوں بگریزد ز بیم
آنکہ ہمہ خونش گریزد ز روے | او بچہ ساں ایستد آخر بگوے
مرد تنک زہرہ بجوید ستیز | از تنکی لرزہ کند تیغ تیز

لہ زستابنش لہ بہ بی لہ نشکند لہ تن لہ خول

لہ غر۔ بالفتح ڈرپوک۔ بزدل ۱۲ لہ مخفف گرگدن یعنی گینڈا ۱۲

بازبسے مرد کہ در جاے جنگ — زرد شود روش ز صفرای جنگ

نے غضب شیر بسرخی درست — شیر کہ زرد ست دلاور ترست

چند گزیں مرد کہ در کارزار — لشکرِ ترسندہ نیاید بکار

آب کہ او خیمہ زباراں کند — دائرہ از آب سواراں کند

خاک برآں دائرہ کز ہیچ باب — گرد نہ خیزد ز سواران آب

سر بصفِ تیغ کسے درخورست — کوز پئے تیغ ہمہ تن سرست

چوں سرِ لشکر نبود گردنی — تیغ ضروری ست بسر خوردنی

شہ چو دہد دل بدلیرانِ جنگ — شیر شود بچۂ روباہِ لنگ

طغرل و شاہیں کہ چناں پُر دلند — شہ دل شاں داد ازاں مقبلند

دل ندہد کس چو بجرز[۶] و کلنگ — حوصلہ پُر سنگ و ندارند سنگ

آنکہ شادلیش[۷] بہیجا دراست — گرچہ ضعیف ست توانا ترست

بیضہ کہ برایستد از جاے خویش — نشکندش پیل تہ پاے خویش

حملۂ بے صرفہ مکن در نبرد — کشتہ بسے گشت زنا مرد۔ مرد

جنبشِ کورانہ کہ شد جاے لعن — دوست زند طعنہ و بدخواہ طعن

شیر دلانے کہ تگ آموختند — حملۂ شیراں ز سگ آموختند

---

(۱) بے غضبے (۲) بمردی (۳) چیدہ (۴) دائرہ آب (۵) مقبلند

(۶) جرز۔ چکاوک۔ یاتگدار جو پرند جانور ہیں ۱۲ (۷) شادی بمعنی ثابت قدمی ۱۲

از شغب یک سگِ جنگ آزمای | ده سگِ درّنده بماند بجای
سگ نر تو بہ گر کمی[1] از سگ بجنگ | خواه تو آہو کش و خواہی پلنگ
دل طلب از مرد نہ[2] اندام و پشت | باز سبک باشد و لگ لگ درشت
شیر بہیکل نبود چون شتر | اشکرہ نر خرد بود ماده پر
مغزِ حواصل خورِ سنقر[3] بود | نیزه تہی تیر میان پر بود
مرد مہین[4] کو بنظر کمتر ست | مورچہ تیغ پلارک[5] خور ست
بین کُنہ خرد بد انسان دلیر | کو ز دلیری بخورد خونِ شیر
دشمنِ ناچیز بہنجار کُش | پشہ لبیلی نہ بہ چقار[6] کُش
بر تو کند پشہ چو نشتر زنی | خود شوی آزرده چو خنجر[7] زنی
تیزی پیکان خورشِ کرگس ست | پر کرگس سرکہ بہ بازی بس ست
معرکہ بردی کہ زجان شست اُمید | گلشنِ سوری بود و برگِ بید
وای بر آن مردی و نام آوری | کز تو بغیرے نرسد یاوری
ماند زبون ہمسرِ تو زیرِ تیغ | تو سر خود گیری ازآنجا دریغ
نے کمی از سگ کہ چو پوید دلیر | باز خرد منعم خود راز شیر

---

[1] یکے [2] کُنہ [3] سُنقر باز اور شکرہ کی طرح ایک شکاری جانور ہے اردو میں لگڑ کہتے ہیں ۱۲ [4] مبین [5] پلارک شمشیر اور جوہر شمشیر ۱۲
[6] چقار ایک قسم کا گرز ہے ۱۲
[7] بخنجر

باش چو باغندهٔ طفلاں بجرب — کو بهوا بر جهد از بهر ضرب

گوی مشو کو ز یکے زخم کس — سر زده پوید که نه بیند ز پس

جلوه کند مرد بروز وغا — اسپ بجنبد به همه آشنا

آنکه دل او بپرد از صریر — کے دل بدخواه پراند بتیر

مرد دلاور که چو شاہیں پرید — پشت پرنده به پریدن که دید

وانکه دہد پشت دلاور بود — پشت وے از روے نکوتر بود

در پئے شیرے که گریزد ز جنگ — در نشیں تا نه نشاند خدنگ

پشت بداں داد کماں در مصاف — تا فگند ناوک پہلو شگاف

آنکه گریزد بقفایش مپوے — وانکه زبوں گشت گزندش مجوے

زن بود آں مرد که مردی نکرد — کشتن زن شوم بود در نبرد

گرچه که سگ عربده خنداں کند — خنده و عفو از بن دنداں کند

مرد چو پیش تو زبوں شد ز جوش — سگ نه تو به گر نشوی عفو کوش

در روش مرد که فرزانگی ست — قتل زبوناں نه ز مردانگی ست

---

۱ باغنده اور پاغنده دونوں طرح صحیح ہے۔ اس کے معنی ہیں روئی کا گالا۔۱۲

ن۲ بیکے ن۳ بپرد ن۴ بدوزد ن۵ ز ن۶ آنکه

۷ پشت دادن۔ مدد کرنی ہمت بندھانی ۱۲

ن۸ بجنگ ن۹ براں ن۱۰ کشد ن۱۱ خندهٔ عفو

۱۲ کار از بن دنداں کردن۔ محاورہ ہے۔ جیسے اردو میں سر آنکھوں سے کام کرنا یعنی نہایت رغبت سے ۱۲ ن۱۳ نوش

بسته مکش گر همه گربز بود ‏ زانکه پلنگے برسن بز بود

وانگی کشتی مرد نبرد آزمائے ‏ نیز مکش جز برضائے خدائے

حکایت آن سگ که آب دهن بسوے شیر خدا انداخت و از خشم حیدر کرار کرم الله وجهه رهائی یافت و دیگر بار او را به کشت

بدا سد الله بوغا در مصاف ‏ با یکے از کینه وراں در طواف

حمله بسے کرد سوار دلیر ‏ گبر ستیزنده نیامد بزیر

تا بچناں کش مکش از دست بُرد ‏ شد زدو سو آلت پیکار خُرد

هر دو دلاور چو بکیں آمدند ‏ گرم ز توسن بزمیں آمدند

دست بهم بر زده زاں داوری ‏ پائے فشردند بزور آوری

حیدر کرار بسے کرد جهد ‏ کاختر دشمن بزمیں برد مهد

چوں گهه آنشد که بخوں گردنش ‏ دور کند بار سر از گردنش

زد بدلیری سگ زور آزمائے ‏ آب دهن بر رخ شیر خدائے

سخت به پیچید بخشم اژدها ‏ گرد زته صید مخالف رها

بس که درآمد سخت در خشمناک ‏ کاں زده را بار دگر زد بخاک

---

۱ بغبار مصاف ‏ ۲ گریز - بددل - ڈرپوک ۱۲ ‏ ۳ زبرائے

۴ که ‏ ۵ پیچید ‏ ۶ کار

زو سرش از خنجر و سینہ شگافت | سر زده در[1] پیش پیمبر شتافت
گفت رسولش کہ چو خصمِ درشت | بر زمیں آورد بصد حیلہ پشت
چیست کہ بگرفتی و بگذاشتی | بارِ دگر دست بخوں داشتی
گفت نیوشندۂ ایزد شناس | کایزدم آورد بمغز ایں ہراس
من چو شدم چیرہ بر آں سخت کوش | آب دہن زد برخِ من زجوش
در غضب آورد مرا نفسِ خام | در دہنِ نفس نہادم لگام
کانچہ غزا زیں[2] غضب آرم بجاے | بہرِ خود ست ایں[3] نہ ز بہرِ خداے
گشت ضروری[4] کہ رہا کردمش | پس ادب از بہرِ خدا کردمش
آنکہ جہادش ز پئے دیں بود | ایں کند و شرطِ غزا ایں بود
مرد غزا جز[5] ز پئے دیں نکرد | دید بسے خسرو اگر ایں نکرد

مقالۂ سیزدہم اندر زرِ شاہاں در رعایت بے پناہاں واعانتِ دادخواہاں و تجلیۂ اعمالِ ملکی بصنعتِ نصفت و تجلیۂ اعلامِ ملکی بعدل معدلت و دراز دستانِ ستم را بازوے تطاول بریدن تا کوتہ دست بوند و زیر دستانِ کرم را دست

(۱) را (۲) زاں (۳) آں (۴) ضرورت (۵) چوں

تلطف سایه کردن تا سایه پروردهٔ حیت راشوند

اے بسیاست علم افراشته — تخمِ ستم در رہِ دیں کاشته
غافل ازاں در که عتابیت ہست — فارغ ازاں غم که حسابیت ہست
در پسِ آں پرده که راهِ تن ست — ہر سرِ انگشت گواهِ تن ست
آنکه کشد عهدهٔ یک تن[1] بپوست — روزِ جزا پرسشِ آں تن بروست
آنکه ازو دستِ کساں صد ہزار — شد بفلک چوں بود[2] انجامِ کار
آهِ کساں خرد نباید شمرد — آتشِ سوزاں چه بزرگ و چه خرد
تیرِ ضعیفاں که کشاد از کماں[3] — بگذرد از نه سپرِ آسماں
چہره زبوں شد چو ضعیفش گزید[4] — شه زمگس در پسِ جنانه خزید[5]
گر ہمه سلطاں[6] بتماشا رود — خرمنِ درویش به یغما رود
پیل[7] که بر روے زمیں پا نهد — پاے نه بر[8] مور بعمدا نهد
بختِ رعیت چو رعایت کند — خشمِ ملک جمله عنایت کند
رحمتِ مادر چو فراواں بود — شیر شود خوں که به پستاں بود
چوں طلبِ دخلِ ولایت کنی — گوش که حکمے برعایت کنی

---

١. بیک تن ٢. شود ٣. زکشاد کماں ٤. گزند ٥. گزند ٦. شیطاں
٧. پیل که در روے زمیں سر نهد ٨. تہ

اره صفت قسمتی راست باش — نے همه چوں تیشه سوی خود تراش

دشمن اگر خود همه پیش و پس ست — عدل ملک حرز روانش بس ست

زادِ مسافر قدمِ[۱] سخت اوست — سنگ مقام[۲] محکِ بخت اوست

تیغ بعدل آئینهٔ پادشاست — چوں بستم رفت کلیدِ بلاست

عهد که از تیغ بود فتنه زاے — باز هم از تیغ نشیند بجاے

آب کند گرچه بنا را خراب — زود فتد[۳] گر نه رسانی بآب

شه که به بر تخت بتمکیں بود — شیرِ نمد رد بهٔ پشمیں بود

گرد بلائے که در اسلام جست — از خویِ پیشانی شاهاں نشست

شه که بشب[۴] تا بسحر مے خورد — روز بخسپد غمِ دیں کے خورد

رخنه شود ملک بفرمانها — اره شود تیغ ز دندانها

گر نبود کن مکنِ خسرواں — خانهٔ مظلوم بگیرد عواں

در تو زبیمِ ملک آزادی ست — بوزنه را رقص نه از شادی ست

مصلحتِ ملک برفق و عطاست — در همه جا حکمِ سیاست خطاست

موے که پیچیده ز بے شانگی ست — گر تو زنی استره دیوانگی ست

شانه بسرها[۵] هم ازیں برده گوی — کو بزباں فرق کند مو بموی

استره یک سر بستردن خوش ست — زاں همه روی سر اندر کش[۶] ست

---

۱. درم ۲. بر ۳. رود ۴. بشب ۵. همه زیں بنده گوی
۶. کش یکسینه کہ۔ ۱۲

تا بسلیماں نہ رود دردِ مور [ز١] | منہی کر باشد [ز٢] و جاسوسِ کور

شہ کہ بود عصمتِ عالم ز دور | آفتِ فتنہ است براہلِ حضور

ہیزمِ سوزاں کہ با آتش درست | نور چہ بینیش کہ خاکستر ست

نورِ چراغ آنچہ ہمبکن کند | طاق سیہ زاویہ روشن کند

تا نکنی خدمتِ سلطاں دلیر | تیغ و سناں روید از اندامِ شیر

گرچہ ملک بہ بود و پُر خرد | بد شود از کارگزارانِ بد

خواجہ کہ دامن بکفایت کشد [ز٣] | پیرہن از پیرِ ولایت کشد [ز٤]

گربہ کہ شد عطسۂ شیرِ ژیاں | زو نرہد طوطیِ الحمد خواں

تا کفِ دستور در انگیزش ست | نوکِ قلم نشترِ خوں ریزش ست

اشکرہ را از پےِ [ز٥] جرز و کلنگ | ہست چو آویزشِ قصاب جنگ

آنکہ مرادش درم [ز٦] انفختن [ز٧] ست | پیشۂ او سوختن و سختن ست

شغلِ سلیماں چو بدیواں رسد | زادمیاں نالہ بکیواں رسد

نزدِ بزرگانِ دیانت شعار [ز٨] | نیست روا عتقِ محررِ زنار

طائفۂ خامہ کشاں دودناک [ز٩] | در رقمِ خویش خود افگندہ [ز١٠] خاک

یک خطِ شاں بے شکن و پیچ نہ | حاصل ازاں حشو دگر ہیچ نہ

آنکہ خطِ راست کشند از قلم | بیں چہ کجی ہاست بزیرِ رقم

ز١ دور ز٢ باید ز٣ و ٤ کند ز٥ آبے ز٦ دم ز٧ انفختن. جمع کرنا

سختن ملال کرنا ز٨ شعار ز٩ دور ز١٠ افگند

صد فنِ بوجہل بد فتہ نہند — تہمتِ این علم بجیدؔ رنہند
آنکہ کند خانۂ خلقے خراب — کافی و پرکار کنندش خطاب
وآنکہ چوے[ن۱] روش بسوے حق ست — خندہ زنندش بزباں کاحمق ست
خامہ صریرے کہ سگالد ہمے — از فنِ شاں زار بنالد ہمے
کردہ قلم را بخیانت علم — ہر ہمہ را دست[ن۲] سزاے قلم
ہست قلم کاتبِ وحیِ خداے — خواجہ کند آلتِ دزدیش واے
وہ کہ ازاں پایہ چہ حاصل کنی — کالتِ حق آلت باطل کنی
خواجہ خورد لقمۂ شیرینِ خویش — خامۂ[ن۳] ساعی بکمیں گاہِ نیش[ن۴]
زخمہ[ن۵] خورد خوش منش از بد فعال — زہرہ[ن۶] ز عقرب فتد اندر وبال
کار جہاں چوں بکژاں[ن۷] گشت راست — کوش[ن۸] بہ نرمی کہ درشتی خطاست
خس چو پراگند بصحنِ سراے — رُفتہ بجاروب شود نز عصاے
ہیچکساں چشم زکس کم زنند — مورچگاں پلک نہ برہم زنند
ظالم اگر خود بزماں[ن۹] میر گشت — تا نشوی خوش کہ زبوں گیر گشت[ن۱۰]
کژدم اگر خود تہِ خاک وخس ست — رہستِ مدد اں کش کژئی در پیس ست
کژدمِ ستمگارہ بخویشی متن — کز رگِ تو بہرِ تو با فد کفن

ن۱ روے   ن۲ ہست   ن۳ خامہ   ن۴ خویش   ن۵ زخم خورد خونش چو آرند قال
ن۶ بروے نجوم زہرہ سیارہ کو برج عقرب میں وبال ہوتا ہے ۱۲   ن۷ بکجی   ن۸ عیش
ن۹ بہ بردن میر گشت ۱۲   ن۱۰ نست

روبہ صحرا بہ سگِ خانگی ق گفت کہ چند از دمِ بیگانگی

داد جوابش سگِ روباہ گیر تا نگرفتیم رہِ تو راہ گیر

فاختہ با گربہ بیداد[1] کیش ق گفت بحلقِ تو نہم طوقِ خویش

گربہ بصد عجز[2] و سرافگندگی گفت ز تو طوق و ز ما بندگی

نغمہ زد از نائے بطے با عقاب رفت ز یک زخمۂ چنگش[3] بخواب

گرچہ عواں لقمۂ نیکو خورد ہم بود شش نام بدانچہ او خورد

سینۂ مرغاں کہ چناں پاک شد نام وے از اشکرہ خاشاک شد

ظلم بداں کے شود از پند پاک حک نشود سایۂ نخجیر ز خاک

ظالمِ مفلس چو سگِ کوچہ گرد لابہ کناں پیش دود[4] بہرِ خورد

یکدم اگر جیفہ فرو تر مزید[5] گرگ دَرِ زندہ است برائے گزید[6]

شحنہ چو بر داشت کمانِ ستم زہ کہ کند آنکہ چنان[7] سست ہم

شاد شود سگ چو زند خر بچنگ دست نہ زند شلِ چو کند رقص لنگ

پیشِ ستمگارہ مکن پشت گوز زانکہ فراداں نزید اسپ یوز[8]

کے نظرِ شہ بسواراں رسد پرورشِ از کارگزاراں رسد

در تفِ خورشید بغرق جہاں سایہ زابرست نہ از آسماں

---

۱ بیدار ۲ گونہ ۳ چنگل ۴ رود ۵ زنند ۶ گزند ۷ چنو / گشت

۸ چیتہ کی سواری کا گھوڑا اسپ یوز کہلاتا ہے کیونکہ یوز چیتہ کو کہتے ہیں ۱۲

گرد تنے[1] گر نہ بپوشش تنی[2] — تیغ بیفگن کہ کم از سوزنی

سوزن پوشندہ بدیں یک ہنر — گرچہ فرو برد برآورد سر

اے کہ تہی گنج بہر گوشۂ — یاد کن از فاقۂ بے توشۂ

ناں خورشِ بے دماں چیست آب — مشعلۂ بیوہ زناں ماہتاب

میر ہمہ گندم دہقاں[3] خورد — بذرگر[4] از قرصِ جویں ناں[5] خورد

مہرِ زمینِ[6] تو ز دورِ سپہر — در ہمہ یکساں نگرد چشمِ مہر

گر پدرت گشت جہانے عزیز — کوش کزاں بیش بگنجے[7] تو نیز

موئے نسنجی چو بروں[8] ز آتش — کوہ بہ گنجد چو بگنجا نیش

خار یکے را چو بیا در رود — گوشت از انجائے دروں[9] تر رود

گل بگل اندر خزد از کوب میخ — خاک تہ خاک زنیر وے[10] بیخ

تاجوراں[11] را کرم خاص و عام — از پے نیکی ست[12] نہ از بہرِ نام

برتر ازاں شد بہ بزرگی سریر — کو شود از نام بزرگی پذیر

در تو کنی نامِ بزرگ اعتبار — بجز سہ حرف آمد و نقطہ چہار

---

[1] اس شعر میں بوجہ تجنیس کے اشکال ہے معنی صاف ہیں پہلے لفظ "تنے" میں یاے مجہول ہے اور دوسرے میں یاے معروف۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تو کسی بدن کے لئے کپڑا نہیں سی سکتا ہو تو سوئی سے بھی تیری کم وقعت ہے تو نے ملک ستا تلوار کیوں ہاتھ میں لی اگلے شعر میں یہ کہتا ہے کہ سوئی چونکہ کپڑا اسی کر پہناتی ہے تو اگرچہ اس کو محنت پڑتی ہے کہ سر کے بل نیچے جانا پڑتا ہے لیکن پہنانے کے عوض پھر اس کو سربلندی نصیب ہوئی ۱۲ [2] زنی [3] سلطان [4] تورگر [5] بگزرد [6] سینے [7] بگنجد [8] بروں [9] یر وب [10] تا جوران است [11] نام ست

زر کہ ستانی بستم دامی ست ‌ ‌ ورچہ دہی مایۂ بدنامی ست

بذلِ ستمگار نشد سودمند ‌ ‌ نام ز انصاف برآید بلند

پیشۂ قصاب چو گیرد شباں ‌ ‌ گرگ مسلماں شود و بے زیاں[ن۱]

قدرِ من از قدرِ تو گر اندکے ست ‌ ‌ خونِ من و تو بجراحت یکے ست

گر تو شوی رنجہ ز آسیبِ خار ‌ ‌ چشم و دلِ غیر ز تیرو بیں فگار

ہرچہ کہ بر خویش نداری روا ‌ ‌ بر دگرے نیز[ن۲] نباشد روا

در گنۂ غیر کرم پیش گیر ‌ ‌ در محلِ تیغ سرِ خویش گیر

حکایتِ خطا کردنِ بادشاہے و از تیرِ بے خطا زدن برِ بے گناہے

تاجورے از ملکانِ دیار ‌ ‌ صبحدمے خاست بعزمِ شکار

رخشِ بروں راند بصحرا و دشت[ن۳] ‌ ‌ صید کناں سوے دہے میگذشت

دید یکے[ن۴] کودک بیوہ سرشت ‌ ‌ بر سرِ رہ بود نگہبانِ کشت

ناگہ ازاں جا کہ قضا رفتہ بود ‌ ‌ طفل ز آسیبِ صبا[ن۵] خفتہ بود

دیدش از دور دراں خرد سال ‌ ‌ در نظرش مرغ نمود از خیال

یاسجِ[۶] سوزاں[ن۷] کہ در آورد غرق ‌ ‌ جست براں[ن۸] سوختہ خرمن چو برق

ن۱ لا میزباں ‌ ن۲ در دنباشد روا ‌ ن۳ بصحرائے گشت ‌ ن۴ بود یکے ‌ ن۵ قضا
۶ یاسج پیکان دار تیر یعنی چمکتا ہوا۔ تیر کو پورا کھینچا ۱۲ ‌ ن۷ سوزن ‌ ن۸ بداں

فتنه محاباے بلائے نہ کرد — کرد خطائے و خطائے نہ کرد
مرکبِ دولت چو بداں سو کشید — باز بدنبالۂ تیہو کشید
خستہ دلے دید جگر سوختہ — تیرِ ہلاکش بہ زمیں دوختہ
داد ز پیکانش قضا آبخورد — قطرۂ آبیش ز جاں کردہ سرد
ماند زباں بستہ بداں داورے — بادلِ بدخو بزباں آورے
گہ بتاسف لبِ خنداں گزید — گہ سرِ انگشت بدنداں گزید
یافت خبر مادر سینہ کباب — خوں شدش از سوزِ جگر گوشہ آب
برسرِ آں خاکِ خونی نہاد — خاک بسر کردہ درآمد چو باد
آہ چناں کرد کہ صحرا بسوخت — ہر کہ دلش داد دلش را بسوخت
شاہ چو دید آں شغبِ دردناک — گرم فروجست ز توسن بخاک
طشت طلب کرد و یکے تیغ تیز — طشتِ دگر کردہ بر و گنج ریز
تیغِ سیاست بسرِ خویش برد — در نظر بیوۂ درویش برد
گفت بکش ماتمِ خود سور کن — دامِ خود از گردنِ من دور کن
حکمِ قضا را برضا در پذیر — جرم بمن بخش و بہا در پذیر
ور گنہ ام را بغلط رہ بری — مُردہ زیزداں نہ یکے دہ بری
ایں زر و ایں طشت مسلم تراست — ویں دہ اگر شہر شود ہم تراست

۱ موکب ۲ براں ۳ پیکان قضا ۴ بجا ۵ ماندہ ۶ خوبی
۷ بود ہم

شه که به تسلیم سرے پیش کرد — تیغ شفیع گنهِ خویش کرد
زاں زر و پولاد که پیوسته گشت — راهِ خصومت زمیاں[۲] بسته گشت
زال چو دید آں روشِ عدل و رائے[۱] — تختے ازاں بیخودی آمد بجائے
گفت که خوں ریخته گیر از تو زود — مردهٔ من زنده نگردد چه سود
تو که غلط زخم زنی[۳] خوں بود — منکه بعمدا کشمت چوں بود
نزد خدا جرم تو ناچیز باد — من ز تو راضی شدم او نیز باد
اے که ترا شحنهٔ دیں کرده اند — داد چنیں کن که چنیں کرده اند
رابطهٔ خسروی از داد بند — تا کنی آوازه چو خسرو بلند

مقالهٔ چهاردهم در تحسینِ دیانتِ صائن و نفرینِ دنائتِ خائن و تحریرِ حشوِ کتاب که در صدر گراید و نمونهٔ قلبِ اعمال

که لامع نماید و گرم خیزی نخستگانے که لعل و یاقوتِ آبدار[۴] را بیگانه را انگشتِ افروخته دانستند و از بیم سوختن انگشت نهادن نتوانستند و دود انگیزی سوختگانے که و زخی را آشام می کنند و آروغے دودناک بیارند

اے بدیانت دلت آراسته — خواستهٔ خلق فزوں خواسته

---

۱ بود   ۲ بمیاں   ۳ زدی   ۴ چو دل

خفتہ ترا ز خاک بآسودگی — پاک ترا ز باد ز آلودگی

دولتِ روزے کہ ترا دادہ اند — عصمتِ جانے کہ ترا زادہ[۱] اند

گر خرد ایں سکہ نشاند ترا — در ہمہ آفاق کہ ماند ترا

گر درمِ بد نبود گو مباد — صدقِ تو بس در گرہِ اعتقاد

آنکہ بپاکی حرکت نیستش — ہرچہ در آرد برکت نیستش

قطرہ کہ افتاد بگل دُر نگشت[۲] — وز نمِ شبگیر سبو پُر نگشت[۳]

در تنِ مردار ز پُری دل تہی ست[۴] — سیر نگردد شکم ار دل تہی ست[۵]

شد شکم و حلقِ حوصل فراخ — باز شکم تنگ بود دل فراخ

مالِ کساں گرچہ کہ حالے خوش ست — چوں بنہایت نگری آتش ست

شعلہ کہ از شمع زباں کش بود — آں ہمہ موم ست کہ آتش بود

آتشِ سوزاں ست چو مالِ حرام — خام بود پختنِ سودائے خام

بہرِ حرامی نبود مرد تیز — شیر کند ز آتشِ سوزاں گریز

زاغِ سیہ روئے بود جیفہ[۶] چیں — چرخِ[۷] سیہ چشم بود دوربیں[۸]

زر کہ برنگ ست چو پرِ مگس — لقمہ مکن گو[۹] نگوں آرد[۱۰] بکس

کیست کہ ایں لقمہ توقع نکرد — وانچہ[۱۱] فرو برد تراجع[۱۲] نکرد

ن۱ دادہ ن۲ نشد ن۳ نشد ن۴ تہیست ن۵ بھیست ن۶ خوشہ

ن۷ چرخ کو اُردو میں چرخ کہتے ہیں باز کی قسم سے ہے ۱۲ ن۸ تیز ہیں ن۹ کاں

ن۱۰ نگوں آرد ن۱۱ کانچہ ن۱۲ اتراج

لیک حریصے که بسوزد ز رنج — کے دہد ار در کفش افتاد گنج
ریگ که آتش خورد از آفتاب — سیر کجا گردد از آشامِ آب
چشمۂ خورشید بدریاے خویش — تشنۂ قطره ہست ز گرماے خویش
مردۂ زر را که ندارند دوست — دوست کسے داشت که محتاج اوست
ہست تنِ مرده که نبود بگور — مردمکِ چشمِ تنگالانِ کور
آدمی آنست بنزدِ خران — گوست چو خر در تہِ بارِ گران
گر ہمه گبرست که مالیش ہست — در نظرِ خلق جمالیش ہست
ورچه بود مومن و پرہیزگار — ہر که زرش نیست ندارد عیار
تازگیِ رو ز تمول بود — خندۂ گل پرده درِ گل بود
خاک بسر مردِ تہی چشم را — گز پئے زر دُر شمرد لئیم را
اے بامل مانده چو موران اسیر — در تہِ باری چو ستوران اسیر
مور که حرصش بود از حد برون — زنده رود زیرِ زمیں سرنگون
خاک خورد مار بہ بالاے گنج — لاجرم از سرزنش آید برنج
آنکه دلش کور شد از حرصِ مال — فرق ندارد ز حرام و حلال
گاه خورش در دہن ماکیان — دانه ہمان ست پلیدے ہمان
فرقِ نظر تیزی و باریکی ست — چشم چو بستی ہمه تاریکی ست

ز ا سرنج   ز ۱۲ ک   ز ۳ لشه   ز ۴ ز   ز ۵ ...

گرچہ خورد[ن١] اشکرہ مرغے تمام   شک نہ کہ پر چہرہ برآرد ز کام
آدمی آتش خورد از حد فزوں[ن٢]   کز دم او دود نیاید بروں
خط کہ بہ پیشانیِ خائن بود   جائزۂ غضبِ خزائن بود
در شکم باز کہ چنداں خطاست   تذکرۂ جانِ تدرو و بطاست
آتش از انجا کہ خیانت گرست   بہرۂ کارش ہمہ خاکسترست
خاک ایں[ن٣] شد کہ بہر کشت زار   دانہ یکے ہفتصد آرد ببار
آنکہ دود بہرِ کم و بیش را   راست نباید روشِ خویش را
کار سیہ گرنہ[ن٤] ز ہشیاری ہست   آنہمہ[ن٥] نیرنگ سیہ کاری ہست
پاس[ن٦] چہ بینی ز سگِ لقمہ خواہ   رو نگر از دزدی[ن٧] دیگش سیاہ
بہرِ درم حیلۂ خائن بسے ست   ہر کہ دمش خورد چہ ابلہ کسے ست
آنکہ ندارد بخیانت[ن٨] ہوس   ہیچ امانت نہ پذیرد ز کس
چوب نہ گیرد بتہِ آب جاے   سنگ نباشد بہوا دیر پاے
وانکہ بود تشنہ بمالِ[ن٩] کساں   در رود از حیلہ بجالِ کساں
سنگ کہ رہ نیست ہوا را درو   در رود آتش بمدارا درو
آنکہ شد[ن١٠] از قطعِ گرہ گرم خیز   چرب زباں باشد[ن١١] و بُراں و تیز

ن١ بخورد   ن٢ بروں   ن٣ بیں   ن٤ گرچہ ہشیاری   ن٥ اینہمہ   ن٦ باش
ن٧ ازدہ دہ   ن٨ زخیانت   ن٩ زمال کساں   ن١٠ شود   ن١١ باشد بُراں

صیقلیاں تیغ کہ روشن کنند — تیرش از آلائشِ روغن کنند

اخذِ درہما بزباں بے حدست — تیغِ درم گیر یکے از صدست

رہست بدآں[ن۱] در[ن۲] خورِ باریک نول[۳] — کو خورد از بو العجبی خونِ گول[ن۴]

خونِ کساں میخورد آں بیدرنگ — مے کہ خورد شاہ[ن۵] بآوازِ چنگ

دزد بمحراب کہ تنہا رود — از پے قندیل و مصلا رود

گربہ اگر صد[ن۶] حجِ اکبر کند — ہم بجرمِ صیدِ کبوتر کند

گر غرضت چربیِ خویش ست و بس — آبِ خویش از تو نخورد ہیچکس

آب کہ در[ن۷] خمرۂ[ن۸] روغن خورند — جوشِ دل و دلولۂ[ن۹] تن خورند

گرچہ ہمہ خلق خیانت گر اند ق — لیک دو قوم از ہمہ خائن تر اند

زاں دو یکے عالمِ تزویری ست — ثانی[ن۱۰] شاں حاکمِ تحریری ست

گرچہ دریں ہر دو رہِ داد نیست — لیک ز تحریر کس آزاد نیست

باز مبادا کہ فتد شہرِ شاہ — در قلمِ ہندوے[ن۱۱] نامہ سیاہ

زاغ نشاید بچمن بے شمار — خال یکے بہ برخے نے ہزار

لشکریاں خود[ن۱۲] ز دلِ ناسپاس — شاہ شناسند نہ ایزد شناس

ن۱ ماں ن۲ خر ۳ اس شعر کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہی کہ باریک نول کنایہ ہی فریب دینے والے سے جو گہری اور پرفریب باتوں سے بہکائے۔ اردو میں اس کو چکنی چپڑی باتیں کہتے ہیں وہ (شاعر) کہتے ہیں کہ فریبی باتونی اسی لائق ہی کہ بیوقوفوں سے باتیں بناکر ان کا خون چوسے۔

ن۴ چوب کول ن۵ بپشہ ن۶ خود ن۷ از ن۸ با دلولہ تن ن۹ از دلولہ تن ن۱۰ دوم

ن۱۱ ہندوکاں ن۱۲ چوں

آنکه دهد بیني از ونیت باک | وانکه برد بیني از و ترس ناک
چوں خورد اسپت جو دهقان پیر | ناگهش ارماس بگیرد مگیر
انچه که برخود نه پسندی رواں | بر دگرے هم مپسند ار تواں
قوم دگر هم که زهر پیشه اند | چوں نگری راست گز اندیشه اند
در روشش عام مجو کیمیا | زانکه نرسته است بشارع گیا
راستی از عدل که سازد نهاد | چوب گز و چوب ترازو نهاد
سکهٔ بقال ترازو بود | جدولِ خط راست نه سازد بود
او خود از انگیزش بازوے خویش | سازِ وفا کرد ترازوے خویش
هر چه کس الفحه بباز و کند | طعمهٔ شاهینِ ترازو کند
گشت چو شاهینِ تو مردار خوار | زو جز مردار چه گیری شکار
باز بکارِ گز و مقراض نیز | هست نمودارِ دیانت عزیز
راستی و راست روی گرد گز | حاکم ازاں گشت بر اکسون و خز
گرد چو مقراض بسے رقعه کم | ماند تهی چشم و گره در شکم

ن۱ آسیب ن۲ از ن۳ ارباد ن۴ میرے نزدیک ازمعنی اگر ادر ماس
بسین مهمله مخفف آماس هی معنی صاف هیں ۱۲ ن۵ زهم ن۶ کج ن۷ سازد
مضبوط رستی معنی یه هوے که جس نے حبل متین عدل کو اختیار کیا اس نے زمین اور
اجناس کے لئے پیمائش اور اوزان مقرر کئے ۱۲ ن۸ جدول خط ن۹ کرده زساز وے
ن۱۰ شاهیں ترازو کی وه رسی جس کو پکڑ کر ترازو اٹھاتے هیں ۱۲ ن۱۱ روخر ن۱۲ گرده
ن۱۳ ابراکسوں اور خز دونوں ریشمی اور قیمتی کپڑوں کے نام هیں ۱۲

رخنۂ خیاط سرِ سوزن بست | لیک در ایمانِ وے آں رخنہ بست
دزدیِ کاسب کہ ز افلاس خاست | خستِ تاجر ز برائے چراست
گرچہ کسے را ز درم چارہ نیست | لیک خسیسے چو رباخوارہ نیست
خواجہ کہ حرصش بر بارہ نمود | عمر زیانش بود و جیفہ سود
بردِ دو سہ دانگ کہ بر وے رود | منتظر آنکہ مہی کے رود
کے دہد آخر دل و عقلِ سلیم | یک مہ عمر از پئے یک ماشہ سیم
در ہمہ مذہب نشود ہیچ حال | مالِ رباخوار و مقامر حلال
بس کہ مقامر بود از صدق پاک | سنگ بہشتش بود و زر بخاک
مردِ گنہگارِ مقامر فنے | دزدی و طراری و نقب افگنی ق
تا بتواند ز دلِ عشوہ کوش | وام ستاں باشد و عشوہ فروش
وانکہ کند وام بحرص و ہوس | نیست برآں دل کہ دہد باز پس
چوں نیت راستیش خم بود | لابد از اں شومی ادا کم بود
بادرم آشام نگیرد حلال | نم نخورد چرب بود چوں سفال
عشوہ دہ از کوششِ افغاں گرے | سہل جوابے دہدت از کرے

نہ۱ سوز انیست نہ۲ آں سوزنیست نہ۳ روزنیست نہ۴ نہ ز نہ۵ چلیست باآخر
نہ۶ جستنے نہ۷ خرجش نہ۸ بود نہ۹ زانکہ نہ۱۰ بود نہ۱۱ ماہہ فارسی میں ماشہ
کو کہتے ہیں یعنی ایک تولہ کا بارہواں حصہ ۱۲ نہ۱۲ مقمر نہ۱۳ اگندگاہ نہ۱۴ بتوآید
نہ۱۵ ابداں نہ۱۶ نقب نہ۱۷ شود نہ۱۸ او کم شود نہ۱۹ کوشش از نہ۲۰ دری

بیشتریں[ن۱] آدمی کز بخوے — تند شنو باشد[ن۲] و آہستہ گوے
آنکہ نترسد ز خداوندِ پاک — از سخنِ آدمیانش چہ باک
عربدہ و نالۂ کم حاصلاں — نغمۂ چنگیست[ن۳] برِ عاملاں
جانورے راکہ بود سنگ خوار — طعمہ دہی گر کنیش سنگ سار[ن۴]
حاصلِ عاقل کہ نداندیشش چند — آں[ن۵] ہمہ زنجیرِ شکنجست و بند
سگ چو برغبت شکند استخواں — تو ندہیش[ن۶] ریزش سفرہ زخواں
آنکہ بمردارِ جہاں رو نہاد — پر[ن۷] دلی خویش بیک سو نہاد
گرچہ ہمیشہ ز مگس کرد قوت — [ن۸] قے نکند ہیچ گہے عنکبوت
سفلہ کہ دل بست بزنجیرِ سیم — ز آہن[ن۹] و زنجیر تنش را چہ بیم
آدمی از بند شود دل فگار — سگ چو بہ بندی شود امیدوار
شرع کہ بنیادِ[ن۱۰] صیانت نہاد — قاعدۂ دیں بدیانت نہاد
کیست بد[ن۱۱] انساں کنوں از خاص و عام — کش بدیانت بتواں برد نام
ہیچ دل از حرص و حسد پاک نیست — معتمدے بر سرِ ایں خاک نیست
طائفۂ عہد کہ بینی بجاے — گبر دلانند مسلماں نماے
نادرہ یابی کہ دریں روزگار — کس بود از ترسِ خدا رستگار

ن۱ گوشش از ن۲ دری ن۳ بیشترے ن۴ باشد آہستہ ن۵ چنگست ن۶ سنگ بار
ن۷ دنیا ن۸ اس ہمہ ن۹ تو بہ دہد سفرہ ریشش بخواں ۱۲ ن۱۰ بار ن۱۱ ہیچ گہے قے نکند عنکبوت

رست نہ ز اندیشۂ یزداں شوند — چیزے ز اندیشۂ سلطاں شوند

اے شدہ ز اسلام [ز١] و سلامت بری — دین تو فارغ ز دیانت گری

آستنِ زلہ کشانت دہاں — استرۂ کیسہ برانت زباں

ترس نداری کہ فنائیت ہست — شرم نداری کہ خدائیت ہست

روزِ قیامت بخطا و صواب — گر ز تو پرسند چہ گوئی جواب

چند بسر مایۂ خلقت گماں — چند نظر در گرہِ مردماں

سرخ کنی بر زرِ بیگانہ چشم — غرقۂ خونت شود از خانہ چشم

دزد کہ کوتہ نکند دستِ کار — شحنہ کند کوتہش از ذوالفقار

حجرہ کہ آزاد بود از گزند — در [ز٢] نکشد سلسلہ و تختہ بند

سفلہ چو در زاویۂ جا کند — بینشِ دزدیدہ بکالا کند

آنکہ بدزدد [ز٣] نظرِ خویش را — زو کہ نگہداشت زرِ خویش را

با فنِ رزاق کہ بے رہ بود — قبلۂ طرارے [ز٤] عفی اللہ بود

ہر کہ دغا لازمِ جانِ وے است — عاقبت الامر زیانِ [ز٥] وے است

حکایت آبِ ریختگیِ شیر فروش و آبِ بردگیِ رمہ وے

داشت شبانے رمہ در کوہسار — پیر و جواں گشتہ از و شیر خوار

شیر کہ از بز بسبو ریختے — آب در آں شیر در آمیختے

ز١ اسلام سلامت   ز٢ دزد کشد   ز٣ نہ ندزدد   ز٤ رزاق   ز٥ زیانے

بردے ازاں آبِ ملمع بشیر — نقرۂ چوں شیر ز برنا و پیر
روزے ازاں کوہ بصحرائے خاک — سیل در آمد رمہ را برد پاک
آنکہ جہاں سوختۂ[1] شیر کرد — سوختہ شد ناگہ ازاں شیرِ سرد
شیرِ خنک از تف و تابش بسوخت — جملۂ[2] آں شیر ز آبش بسوخت
خواجہ چو شد با غم و آزار جفت — کار شناسیش دراں کار گفت
کاں ہمہ آبِ تو کہ در شیر بود — شد ہمہ سیل و رمہ[3] را در ربود
مردِ شباں زاں سخن آمد ستوہ — ماند سر افگندہ چو سیلابِ کوہ
خسروا اگر دیں طلبی از خدائے — زیں دلِ خائن بدیانت گرائے

مقالۂ پانزدہم در ملامتِ موذیاں کہ بغضب و تعصب جوشند و سلامتِ مؤدباں کہ بعلم و حلم در تحمل ظلم کوشند و رُفتنِ خارِ خارِ دلہا و شستنِ غبارِ گلہا و کند کردنِ حدتِ آہن دلاں از خراشِ سینہ ہا و روشن کردنِ جدتِ پاکیزہ گوہراں از تراوشِ کینہ ہا

اے بجفا کردہ دلِ خلق ریش — پیشۂ آزار گرفتہ بہ پیش
کے بجفا بارِ ہبی بستہ اند — مشت زناں مشتِ تہی بستہ اند

ن۱ سوختی ن۲ قبلہ ن۳ کلبہ ن۴ دہمہ

هر که بره بهرِ کسے چاه کرد — از پئے خود زیرِ زمیں راه کرد
کشته شود زود عقابِ دلیر — دیر زید مرغِ کم آزار دیر
گربه که مرغے بزبان[ن۱] آورد — گوش[۲] و دم خود بزیان[ن۳] آورد
غصه مخور زانکه شقاوت درست — خشم فرو خور که حلاوت در وست
زهرِ کشنده که زیانت بود — چوں کُشتنیش[ن۵] داروئے جانت بود
هر که نه رویش بمسلمانی ست — عاقبتِ کار پشیمانی ست
هر که مسلماں ست پشیماں ترست — وانکه پشیماں نشود کافرست
با دلِ نیکاں نبود خشم یار — هیچکے گرم بنا شد خیار
ساده دل ار گرم بر آرد نفس — در تهِ آں نرمی و لطف ست و بس
طفل که گرمیش بر آرد برو — آتشنگی[ن۶] باشد و آبے در و
خشمِ کریم ار چه گدازش[ن۷] کند — از پسِ آزار نوازش کند
نخل که خرما[۸]ست همه بارِ او — پرورشِ خسته کند خارِ[ن۹] او

ن۱ بدہاں   ۲ جب بلی کسی کے مرغ یا کبوتر کو پکڑتی ہے تو وہ شخص اس کو پکڑ کر دُم اور کان کاٹ دیتا ہے اس سزا سے وہ پھر اس گھر کی طرف رخ نہیں کرتی ۱۲

ن۳ بمیاں   ن۵ سمی کشتہ اکثر مقوی اور مفید ہوتا ہے ۱۲   ن۶ تشنگی   ن۷ گزارش

۸ کھجور کا خوشہ اپنے پتوں میں جو کانٹوں جیسے ہوتے ہیں چھپا رہتا ہے اس میں قدرتی حفاظت کا ذکر ہے ۱۲

ن۹ کار او ۱۲

مردمیِ سفله مدار استوار — آں[1] همه فتنه ست در انجامِ کار

ز اوّلِ کار ست عواں[2] نرم[3] و راست — نرم بود خار در آغازِ خاست[4]

وآنکه تنے یافت ز یزداں نحیف — هست چو گل اوّل و آخر لطیف

باز کند دیده چو خارے نهند[5] — پیش نهد فرق چو بارے نهند[6]

پارهٔ آتش بود آں پُر گزند — کوزه مے شعله بر آرد بلند

مردمِ بے سنگ بجود کم بود — سنگِ گراں گوهرِ مردم بود

خس بغبارے رود از جاے خویش — کوه[8] ز دآهن نکشد پاے خویش

مردمِ با اصل چو دریا بود — مردمِ بے اصل چو خارا بود

تن که بهر باد بخیزد ز پاے — سنگ برو نه که نه جنبد ز جاے

خشمِ سراں دفعِ سلامت بود — زلزله در کوه قیامت بود

خاک کز آں[9] خازنِ افلاک شد — بادِ سبک مرکبِ چالاک شد

ظلم رها کن بره داد باش — زانچه ملامت رسد آزاد باش

هرچه که اوّل بملامت کشد — آخرِ کارش بندامت کشد

کوش که ناید ز زبانهات[10] غم — لیک[11] نگهدار زبان را تو هم

ن۱ کاں ن۲ عواں بروزن سحاب لڑائی جس میں ایک مرتبہ قتال اور جھڑپ ہوتی ہو اور پہلی بیانت گاے یا گھوڑے کی اور شوہر دار عورت اور ادھیڑ عمر کی عورت یہاں پہلے معنی مراد ہیں ۱۲ ن۳ زار ن۴ کار ن۵ نہی ن۶ نہی ن۷ کوزه

ن۸ گراں ن۹ خاشاک ن۱۰ ز زباں ہاے غم ن۱۱ گنگ

دست و زبان تا تُست (ن۱) عقوبت گرست — دست و زباں ہم بعقوبت درست

گرچہ کہ پولاد بسودن کم ست — سودگیِ آہن و سوہاں ہم ست

بندہ کہ خلقی بود (ن۲) ش در نہاں (ن۳) — بہ بود از خواجۂ یاوہ (ن۴) زباں

سفرۂ گربہ کہ بود مشک دہ — از دہنِ شیر (ن۵) کہ گندہ است بہ

از تۂ دُم عنبرِ تر (ن۶) زاد گاو — زادہ (ن۷) نجاست لبِ مردم زداو (۸)

نیک شناسد خردِ ہوشمند — کز دُمِ (ن۹) آں تا لبِ ایں فرق چند

ہر کہ دمش نیست ز فرزانگی — بابت (ن۱۰) خندہ است ز دیوانگی

بہ کہ بدِ خلق نگوئی بسے — تا بدِ تو نیز نگوید کسے

ہیں (ن۱۱) تو بد و نیکِ ہمہ دم مزن — ہیچکسے را بجہاں کم مزن

آنکہ خدایش ز نکوئی سرشت — کے شود از گفتنِ زشتِ تو زشت

دوں نکند غورِ بزرگاں تباہ — کژ نشود از لگدِ غوک چاہ

آنکہ خردمندیِ او بے شکست — مدحت و دشنام بنزدش یکست

از بد و بد گفت (ن۱۲) نرنجد حکیم — بیخ چو سخت ست ز صرصر چہ بیم

گر ہمہ خود خار نہندت خساں — دیدہ بدوز از بد و نیکِ کساں

ن۱ تاب — ن۲ بود — ن۳ در زباں — ن۴ یاوہ دہاں

ن۵ شیر بصد بارہ بہ — ن۶ زاد — ن۷ زاد و نجاست — ۸ داؤ کے معنی علاوہ اور بہت سے معانی کے فحش اور دشنام کے بھی ہیں اور یہی یہاں مراد ہیں ۱۲ — ن۹ کز دم ایں

ن۱۰ بابتہ فارسی میں برائے اور واسطے کے معنی میں ہے ۱۲ — ن۱۱ ہیں بد و نیک ہمہ و دم مزن

تا زبدی خامه نگاریدن است[ن۱] | عیبِ نگارنده نگاریدن است[ن۲]

هر چه ز تقدیر بر آرد علم | موے نگنجد بشگافِ قلم

اہلِ ہنر گر بشمارے درند | بے ہنراں نیز بکارے دراند

نے که تهی بر دمد[ن۳] از طرفِ رود | گر ندهد باده سر آید سرود

سود نی از نیشکر افزوده تر | کیں قلم و تیر دهد[ن۴] او شکر

قهقهه زد کبک برفتارِ[ن۵] زاغ ق | گر چه تهی[ن۶] گامِ پریشاں[ن۷] بباغ

زاغ بدو گفت که پرواز کن | گر گرو از من بری ناز کن

هیچکسے نیست ز زیبا و زشت | کش نه حکیم از پے کارے سرشت

چشم چو در خویشتن آید همه | زشتیِ[ن۸] خود خوب نماید همه

نیک بدانی که نباشد درشت | در شکمِ مادرِ خود خار پشت

شیرِ کساں خونت نماید بچشم | زرف مبیں کاب در آید بچشم

زنگیِ اسود که برانی ز پیش | از چه نبری سرِ پستانِ خویش

سرمه که خاکے[ن۹] ست سیه در نظر | روغن ازو یافت چراغِ بصر

پیر چو در عیبِ گراناں بود | تختهٔ تعلیمِ جواناں بود

دزد که در ره بعناں[ن۱۰] تازی است | نقشِ پیشِ دفترِ غمازی است

ن۱ نگارید نیست — ن۲ نگارید نیست — ن۳ میدمد — ن۴ نیزه دهد

ن۵ زرفتار — ن۶ نهد — ن۷ بدیں ساں — ن۸ هیچ

ن۹ که خاکینه — ن۱۰ راه عناں

هر چه که مخدومِ بد اندیشه[1] کرد   بنده همه[2] حال همان پیشه کرد
رند که او پا به تباهی نهد   گامِ مجش راست گواهی دهد
گرچه که بد را نه کسے درپے است   خوے بد آخر همه جا بادی است
دزد که با سرفه بود نقب گیر   دار و ویے تیز، چه خوانند تیر[3]
خلق همان راست بفرمان و بس   کو بجفا دست نماید بکس
لت[4] همه را خم کند از سجده پشت   سجدهٔ انگشت نگر پیشِ مشت
تا کے ازین کو بملامت[5] روی   راه چنان رو که سلامت روی
چند چو[6] آتش قدری دود[7] باش   کوش بخشنودی و خوشنود باش
خاک زنے نندت بسرِ خویش دار   دیدهٔ تسلیم روان پیش دار
بنده که با خلق فروتن بود   پیشِ خداوند مُکمّن[8] بود
چوں تو رکوعے نکنی در قیام   نیست نمازِ تو روا والسلام
دوں که نهد پاے بفرقِ سراں   سیلی گردن[9] خورد از هر گراں[10]
خس که بهر[11] باد بگردوں پرد   ابلقِ گیتی بزمانش[12] خورد
پا چو نهد بر سرِ دریا خسے   لطمه خورد از کفِ دریا بسے
بے ادباں را بگه کن مکن   نے حرکت نغز بود نے سخن

نڈ ۱ باندلیشه کرد   نڈ ۲ بنده همان حال   نڈ ۳ چه خوراند بیر   ۴ پہلے مصرع میں صرف یہ دعویٰ ہے کہ مار کے آگے بھوت بھاگے۔ دوسرا مصرع دلیل ہے کہ مکے کے ڈر سے مٹھی کے وقت انگلیاں ناک رگڑتی ہیں ۱۲
نڈ ۵ بقیامت روی   نڈ ۶ چند ز آتش   نڈ ۷ عود باش   نڈ ۸ چه ممکن بود   نڈ ۹ سیلی گردوں خورد   نڈ ۱۰ از هر کساں
نڈ ۱۱ خس که به آخر   نڈ ۱۲ بزبانش خورد

طرفه جهد غوک زآواز رود | لیک مباد آنکه بگوید سرود
آنکه سرشتِ[ز۱] منیش از منی ست | کن مکن دست برو دشمنی ست
زآبِ ملوث بگهِ ریختن | لوث جدا کے شود از بیختن
بادل سخت ارچه کنی پند یاد | دامنِ کہسار نجنبد ز باد
اے[ز۲] ہمه بیچاره[ز۳] بگوشت نه دُر | کس نکند گوش ز بیچاره پر
گفت تشنو گفتِ مرا ہوش دار | گر نکنی باور[ز۴] در گوش دار
در ہمه جا پا بحدِ خویش نه | مرتبه بشناس و قدم پیش نه
گربه که با[ز۵] شیر کشاید کمیں | بر تنِ بے زور بلرزد[ز۶] زمیں
شیشه که از باد بغل پر کند | کے به بزرگی سخن[ز۷] در کند
با ہمه چوں خاک زمیں پست باش | وز ہمه چوں باد تہیدست باش
کوش که باشی برضاے ہمه | دستِ ہمه بوسی و پاے ہمه
آب که با سنگے بمسافت کند | غلغلهٔ شکرِ لطافت کند
دست دہ آنجا که فتد پست را | دستِ کرم سائے فرو[ز۸] دست را
کم کن[ز۹، ز۱۰] ازاں بنده که آزادِ ست | تنکر کن[ز۱۱] آں را که پرستار ست
بنده ہم آخر گہرِ آدم ست | گرچه که در سلکِ غلامی ضم ست

ز۱ آنکه سرگشت منیش ز۲ اے دل ز۳ بیچاره سر ز۴ گرنکنی بازے ز۵ در
ز۶ بہرز ز۷ سنجے ز۸ درور ز۹ زن ازان ز۱۰ کم بزن
ز۱۱ تنکرت

کار باندازهٔ بازوش ده | بار بمقدارِ ترازوش ده
چند دوالِ ستم انداختن | هندوی خود را بجلتے ساختن
سوختهٔ درگریه و تو سرزنی | سخت نشیند چو گره تر زنی
سوز بدلهای مشوش بود | دود بجای ست که آتش بود
عجز کساں منگر و بازوی خویش | خاک میفگن بترازوی خویش
گر ملکی چوں ستم آید بکار | پشه زنمرود بر آرد دمار
کوه کز و هست زمیں دیرپای | آهِ ضعیفانش ربایذ زجای
پیل کند رقص چو شد یک زمن | پشه نواساز و مگس دست زن
ای که همه تخم جفا کاشتی | به که بماند محلِ آشتی
تیغ که بی ریزشِ خوں کم بود | بی سپر آں را سپری هم بود
سوزن اگر در خله دارد رهی | خار زپا هم کشد آخر گهی
چند بدی پیش کنی اندکے | نیکوئی از صد نتوانی یکے
گرد بر آری چو ز دشمن بکوب | جای یکے دوستی هم بروب
گرچه شود خصم تو ده تن بپوست | گر همه یک دوست کنی هم نکوست

حکایت دردِ چشمِ زاغ کحلی پوش و برگِ علاج او از درخت

زا ساختهٔ گریه   ز۲ بر   ز۳ در ملکے   ز۴ آمد   ز۵ برگ
ز۶ بجل   ز۷ بر   ۸ خله سے مراد یہاں چھُبنے والی شے ہی ۱۲   ز۹ نیکو اگر
ز۱۰ دوستی

در ازِ خود گفتن با مرغِ دیگر دارُوے سخنہائے نصیحت آمیز شنفتن

در حلبیں بود بدشتِ فراخ | کہنہ درختے[1] بفلک بردہ شاخ
برگِ برش رنج و ملالت[2] شکن | دارُوے بینائیٔ و اکسیرِ تن
بر سرِ آں خانۂ زاغِ کہن | در کہنی کردہ زعنقا سخن
ناگہش از چشمِ بدِ روزگار | در گہرِ دیدہ در آمد غبار
گرچہ[3] ز سر تا بقدم سرمہ بود | سرمہ بہ بینائیٔ پیراں چہ سود
چوں اثرِ درد بغایت رسید | بر سرِ[4] مرغے بشکایت رسید
ہر چہ کہ از چشم رسیدش بسر | باز ترا وید ہم از چشمِ تر
محرمِ[5] بیناؤ بصیرت شناس | در شبِ بے نور نگہ داشت پاس
گفت ستارہ بمحاقِ[6] اندر ست | زہرہ[7] ز کیواں بطلاق اندر ست
مصلحت آنست کہ خیزی زپیش | باز شتابی بوطن گاہِ خویش
بر سرِ شاخے کہ سکوں کردۂ | عیش بیندیش کہ چوں کردۂ
برگ بہ برگ انچہ گزشتی براں | در نگر آلائشِ خود را دراں
انچہ نہ رنگے بوے از بوستست | دیدہ بر و مال کہ داروے تست
زاں دُرِ ناسفتہ کہ بینا کشید | آں شبہ را رشتہ بہ مینا کشید
زاغ سبک عزمِ شدن ساز کرد | بال بہم برزد و[8] پرواز کرد

---

[1] چمن درختے [2] ملامت [3] گرچہ کہ [4] در سرِ مرغ [5] محرمِ بینائے بصیرت [6] زوال [7] زہرہ اور زحل کا قران عیاشی اور خماری کی دلیل ہے اور اکیلا زحل نحس ہے [8] نہ بندد

هم بدرختے که وطن جاش بود | سوخته وار آمد و برشد چو دود
هر ورقے را که نظر[ن۱] برگشاد | بود چکیده نقطے زاں سواد
وسمهٔ هر برگ ز ابروے شاخ | داشت ازاں سرمه سپیده فراخ
زاغ چو بے غالیه برگے نه[ن۲] چید | باز شد و باز نمود[ن۳] آنچه دید
گفت که دیدم همه بالا و پست | آرزوے دیده نیامد بدست
مرغ شناسنده و زیرک مزاج | دید چو ناساخته برگِ علاج
گفت چرا باید ازیں گونه زیست | کاخرِ آں زار بباید گریست
یکدو ورق زاں شجرِ چشم سائے | از پئے امروز نماندے بجائے
تات چو مردم بغبار آمدے | مردمی خویش بکار آمدے
کوش که خسرو بحکومت روی | چند بآزار و خصومت روی
آشتی گر بکنی ننگ نیست | ور نکنی نیز مکن جنگ نیست

مقالهٔ شانزدهم در سیرِ ستودهٔ انساں و سرِّ شنودهٔ اشیاں

وبلندی نشینِ سینهٔ ایام و پلیدی شستنِ سینهٔ ایتام

و چوں کار با مردمِ دیوانه خراج ست سنگِ گراں
باخود داشتن و چوں سر رشتهٔ الطاف در سلکِ

ن۱ می ن۲ نمود ن۳ بود

صحبت گم ست گوہرِ خویش از دست نہ گزاشتن

هر که درون¹ سیرتِ نیکو بود — آدمی از آدمیان او بود

وانکه مزاجش همه زورست و زور — دور ز ما ز آدمیانست² دور

نیکی مردم نه نکورُوئی ست — خوے نکو مایهٔ نیکوئی ست

مرد درون تیرهٔ و بیرون سلیم — زشت بود استرِ دیبا گلیم

بخل عیان به که بعشوه نوید — روے سیه به که ز پیسی³ سفید

پس بد بد خو⁴ که نکو رو نمود — با خطِ بد کلک منقش چه سود

باز بباتلخ که چو شد چو مے — لیک صفا روے نماید زوے

زفت و ترش⁵ هست هلیله ولیک — روشنی چشم شد از خوے نیک

الحذر از تیره دل و پُر⁶ جفا — کو زپس و پیش نماید صفا

آئینه را پشت چو روشن شود — وجه درونیش معین شود

سیب از ان ست دو رنگ از برون — کش دو سه دل هست سیه از درون

هست یکے رنگ رطب کش مقیم — یک دلِ خسته است سپید و دو نیم

در تنِ بد خو کرم⁷ و لطف ریز — خشم و جفا خود بود ش خانه خیز

---

¹ دران — ² زما و آدمیانست — ³ زستی — ⁴ چو شد چو مے

⁵ زفت و ترش روے هلیله است — ⁶ دل وبا صفا — ⁷ کرم لطف

گور کہن را کہ دل از وے رمد[ن۱][ن۲] — گل تو فگن خار[ن۳] خود از وے دمد

آنکہ بزرگست و بزرگی سرشت[ن۴] — گرمی کہتر ہمہ بر یخ نبشت[ن۵]

شعشعۂ برق در آزردن ست — قاعدۂ بحر فرو خوردن ست

سینۂ دریا نشود پر غبار — گرچہ کہ باراں کندش[ن۶] سنگسار

نور خدا بردمد[ن۷] از خوے خوش — مو بسپیدی کشد از بوے خوش

ذوق تو شد تیزی[ن۸] و خشم و ستیز — بیں کہ بگریاند آچار تیز

نار کہ دندانش بود در شکم — خوردہ شود او ہم و دندانش ہم

دوں کہ در آزار بزرگاں تند — میش بود کو دم گرگاں[ن۹] زند

خس کہ بر دیبنی شمع و چراغ — سوختہ گردد ہم ازاں سوز[ن۱۰] و داغ

شعلہ[ن۱۱] چو ناگاہ برآورد بال — زود مرو بس کہ پرد از و بال

مور کہ پر یافت نہ پر کم بود — پر زدنش زاں سوے عالم بود

بد[ن۱۲] ہمہ جا زخم و بالے کشد — مار زرہ از پس سالے کشد

خصم کہ پستی کند آساں مگیر — خفتہ نشابند[ن۱۳] برہ مار و تیر

نقش کژاں را ز کژی خواستنیست[۱۴] — دائرہ تا کژ نبود راست نیست

کالبد آں را کہ مدور بود — خشت مربع طلبد خر بود

ن۱ کہ گل ن۲ دد ن۳ خارہم ن۴ بزرگست بزرگی ن۵ بر یخ نوشت
ن۶ بارانش کند سنگسار ن۷ بردبراز ن۸ تیزی خشم و ستیز ن۹ گرگاں کند ن۱۰ سوز داغ ن۱۱ اسفلہ چو ناگاہ
ن۱۲ بر ہمہ جا ن۱۳ نشابندہ ۱۴ خواست کے معنی خواہش کے بھی ہیں یعنی کسی دوسرے سے کوئی شے طلب کرنی

آنکه سیه روی خلقت درست ‏ ‏ ‏ ‏ سرخ کجا گرددش از غازه پوست
چهرهٔ هندو که سیاه است و تار ‏ ‏ ‏ ‏ سرخ ز شنگرف کند در بهار
خلقت آن کز پی کار بدست ‏ ‏ ‏ ‏ او همه تن آلت کار خود است
مار که رشته ست همه تن براه ‏ ‏ ‏ ‏ خواه بکنگر شود خواهی بچاه
شیر که گرد آفت صیدش خدای ‏ ‏ ‏ ‏ خنجر و تیغ ست همه دست و پای
زان بدی اندر دل دون گشت دوست ‏ ‏ ‏ ‏ کان بدی خود بخیالش نکوست
گرگ که نوشد ز دل میش خون ‏ ‏ ‏ ‏ رنج دل میش نداند که چون
مردمی از مردم بی رو که دید ‏ ‏ ‏ ‏ روی در آئینهٔ زانو که دید
پیشه مبارک نبود شوم را ‏ ‏ ‏ ‏ سایهٔ همایون نبود بوم را
از تن بدسیرت زیبا نه زاد ‏ ‏ ‏ ‏ کز ملک الموت مسیحا نه زاد
سرخی رو دزد سیه را مجوی ‏ ‏ ‏ ‏ پوست کش او را که شود سرخ روی
جبه چه پوشی بخطیب سیاه ‏ ‏ ‏ ‏ برهنه کن جبهٔ دیگر بخواه
ای همه عیب و دم حلق تو خشک ‏ ‏ ‏ ‏ آهوی بی مشک زند بوی مشک
اوست هنرور که بمقدار خویش ‏ ‏ ‏ ‏ بهره بغیری دهد از کار خویش
نبض که گیرد بکف استاد پیر ‏ ‏ ‏ ‏ تب زده را می شود او دستگیر

---

۱۷ گرد د از غازه ‏ ‏ ۱۸ مارکه زشت ست ‏ ‏ ۱۹ به کنگر شود ‏ ‏ ۲۰ زان بری ‏ ‏ ۲۱ دل شب گشت
۲۲ چه داند که چون ‏ ‏ ۲۳ پوست کش آن را ‏ ‏ ۲۴ چه پوشی تو بخط سیاه ‏ ‏ ۲۵ خلق تو خشک ‏ ‏ ۲۶ ز آهوی
۲۷ آن دستگیر

سودِ کساں جوئے بد ہر کہن | نفسِ بدار منع کند منع کن
شمۂ خلقے ہمہ را در تن ست | لیک بہ تن نفس حرون رہزن ست
بس کہ رسد صندلِ تر جا بجاے ن۱ | مارش اگر سلسلہ ن۲ نہند بپاے
خلقِ ن۳ تہی کاسہ مدار استوار | زانکہ ن۴ چو شد سیر بعکس ست کار
سگ چو شد آسودہ نشیند ز جوش | مردم آسودہ بود ن۵ فتنہ کوش
در ہمہ جا سنگ محک از زر ست | زر ن۶ محکِ مردم بدگوہر ست
مکرم اگر چند کشد کوبِ دہر | ہم دہد از منفعتِ خویش بہر
دُر کہ شکستند نہ باطل شود | سرمۂ چشم و فرحِ دل شود
ناکس اگر ہست بہ بستان ن۷ و باغ | گندہ کند جیفۂ مالش دماغ
ہست دماغت ن۸ ز دلِ تیرہ گول | شد زسیہ دانہ زکامت فزول
پوشِ تکبر چہ دہد مایہ ہیچ | باد دمے را چہ بود پایہ ن۹ ہیچ
چوں تنت از حکمتِ ن۱۰ عالم تہی ست | گرچہ ن۱۱ کہ پر باد کنی ہم تہی ست

ن۱ رسد صندل تو جا بجاے   ن۲ سلسلہ پیچد بپاے   ن۳ خلق میں سے اگر کاسہ کے عدد نکالدیں باشارۂ تہی تو ۶۴۴ رہجاتے ہیں جس کے حرف د ۔ م ۔ خ ہوتے ہیں ان کا عکس خمد ہوا یعنی اس کا کاسہ خلق کج ہو گا کج کاسہ خالی ہوتا ہی ۱۲   ن۴ اس مصرع کے معنی صاف ہیں لیکن معمائی قاعدے سے اگر سیر کو الٹو تو ریس ہو گا اور ریس بیاے مجہول اور ریس بیاے معروف تجنیس خطی ہی اور ریس بیاے معروف کے معنی خشم اور غضب کے ہیں یعنی وہ غضب آلود رہیگا ۔ اس کے علاوہ اگر کار کو الٹو تو راک ہوتا ہی راک کے معنی آبخورہ کے ہیں اور اوندھا پیالہ بخل کی دلیل ہی ۱۲   ن۵ آسودہ شود فتنہ   ن۶ دمن روک   ن۷ بہ بستان باغ   ن۸ ہست دماغش   ن۹ بود مایہ ہیچ   ن۱۰ از حالم حکمت تہیست   ن۱۱ گرچہ کہ پر مال کنی

دم کہ بماشورۂ جولا کنی ‌ ‌ بادِ تہی را تہی گہ کنی
خاک کہ دل نام وقارش کند ‌ ‌ ہمرہِ باد غبارش کند
باد چو بسیار بسر یافت راہ ‌ ‌ بفگند از فرق بسیلی کلاہ
سر بردار باد بسر در فتاد ‌ ‌ تا نہ فتادہ ست مدہ سر بباد
آنکہ درو باد سرے راہ کرد ‌ ‌ ہم بپریدن سرش آگاہ کرد
کاسہ کہ پیمانۂ خاک ست وبس ‌ ‌ باد چہ پیمائی ازو ہر نفس
لیک مشو خاکی ازاں گونہ نیز ‌ ‌ کآب نماند بوجودت عزیز
گرچہ کسے خاکِ رہ است از وقار ‌ ‌ گشت چو بے آب شود پر غبار
آنکہ زمیں خاکِ قدم یابیش ‌ ‌ بیں دلِ صد پارہ زبے آبیش
مرد کہ خورشید برد تاب ازو ‌ ‌ سوختہ گردد چو رود آب ازو
آنکہ بود صد ہنر اندر تنش ‌ ‌ سرزدہ ماند چو کنی سرزنش
میخ کز و خیمہ چناں بر رود ‌ ‌ سرزنیش زیرِ زمیں در رود
وآنکہ دہد ریش بہ سیلت کشاں ‌ ‌ کے رہد از بازی سیلی زناں
مسخرۂ عید کہ سیلی خورد ‌ ‌ کس بسر و سبلتِ او ننگرد
آنکہ خورد سیر و پیاز از ہوس ‌ ‌ رو ترش از دے بکند ہر نفس

---

١ ماشورہ جولاہوں کی نلکی جولہ جولاہہ۔ بادِ تہی بیہودہ بکواس تہی گہ۔ کوکھ پائیں شکم و پہلو اب معنی صاف ہیں۔
٢ باد بسر یافت راہ ٣ بوجود عزیز ٤ گرچہ بسے خاک ٥ شود بے غبار ٦ آنکہ ٧ پارہ و
٨ مرد کہ خورشید برد تاب ٩ جو بری آب از و ١٠ ۔گردد ١١ بازی سلت زناں ١٢ خورد سرکہ پیاز

فخر کند نقب زن از کاؤ کاؤ / ذوقِ مقام[۱] بود از مشتِ او
پردہ دری کاہلِ خرد راست بیم / پردہ دراں را شرفے شد عظیم
طاس بیک رخنہ کہ افتد بدست / رخنہ بغربیل بہ است ار صد ست
آں کہ نشد بر تنِ خود پردہ دز[۲] / سوختہ شد از فلکِ پردہ سوز[۳]
چنبرِ خر گہ چو شود بے نقاب / تیغ ز صد[۴] رخنہ زند آفتاب
سخرہ[۵] اگر یافت بلندی مبیں / شیر نگردد سگِ کرسی نشیں
رندِ قفا خوار کہ بالا رسید / ہم ز قفا خوارگی آں جا رسید
آں کہ پُرِ[۶] بالشِ پیلاں بلند / ق / پیلے پیلش بہ بلندی فگند
بادخساں را چو ببالا ربود / چشم بخوابان[۷] کہ دراں ہست سود
دیدہ فرو بند بر و ز غبار / تا زخسانت نرسد خار خار
زاہلِ روش کژ قدماں را اگیر / اسپِ کماں پاے[۸] نپوید چو تیر
کژ صفتاں راست ز گردوں مدام / برتر از اربابِ بصیرت مقام
چشم ز ابرو ست بسے زیر دست / ناظرِ ما در تہِ حاجب نشست
پر ہنر از بے ہنراں لقمہ خواست / تیشہ وزیر ست و تبر بادشاست
ہرچہ کہ آرد[۹] تبر از کارِ خویش / تیشہ کند خرج بہنجارِ خویش
با ہنر ار بیش و کم ست از درم / ہم بہنر[۱۰] ساز مگو بیش و کم

(۱) مقم شود (۲) دوزہ (۳) زند (۴) سفلہ (۵) خود ع (۶) ہاتھی کے سکھانے کے لیے چمڑے کا تکیہ بناتے ہیں اُس میں کچھ بھر دیتے ہیں ہاتھی اسے اُچھالتا ہے اور پھر پکڑ لیتا ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ تکیہ کی بلندی ہاتھی کی زد سے ہے اصلی نہیں اس لیے اس پر کیا فخر کیا جاتا ہے ۱۲ (۷) پوشاں (۸) پوید (۹) برآرد (۱۰) بہیں

بر زرِ بیگانہ مخور زینہار — سیر نشد مردمِ زینہار خوار
حسرت و افسوس نہ بہرِ خورست — وانکہ خورد بیش گرسنہ ترست
بہرِ سزا کردنِ حاسد مپاے — کاہشِ او بس بود او را سزاے
تو ادبِ نفسِ بد اندیش کن — بے ادباں را بادب[1] خویش کن
آنکہ بدل ذوقِ ادب یافت بیش — بس کہ کند بے ادباں را چو خویش
آہوے وحشی چو جوِ حنا نہ خورد — آہوے دیگر ز برون صید کرد
آنکہ ادب ہست بہ بنیادِ او — فکرتِ او بس بود استادِ او
طوطی کہ[2] استادِ مقالِ خود است — ز آئینہ شاگردِ خیالِ خود است
آنکہ ز سختیش[3] خمی کمترست — با ادب آموختگاں خم ترست
پیشِ کماں مرد چو زانو زند — پشتِ کماں نیز تواضع کند
بیخِ بزرگی با دب محکم ست — عیش حرامست چو حرمت کم ست
خندہ و طیبت چو گل و لالہ کن — نے بسخن دشت پر از ژالہ کن
آنچہ بود بخرداں را مزاح — بر خرداں راست نبردِ سلاح
طیبت خاماں کہ زند[4] بوی خوں — نافہ کہ خام ست نیرزد فزوں
ریشِ تو[5] گر ہست مثل پرِ زاغ — سبلتِ پیراں مکن از بہرِ لاغ

---

(۱) ادب خویش (۲) طوطی استاد (۳) سختی سے خم دینا شاذ ہے بلکہ خود جھک کر جھکا لینا آسان ہے ۱۲ (۴) چہ دہد (۵) اگر

ور(۱) تو سمن عارضی و گلعذار — آئینه پیشِ رخ زنگی مدار

زشت نه بے مصلحت آراستند — مصلحت این بود(۲) چنین خواستند

شد ختنی بر حبشی خنده ریز ق — داد جوابش حبشی از ستیز

نقطهٔ از من بتو زیبِ تن ست — نقطهٔ از رنگِ تو عیبِ من ست

گرچه سگ(۳) از خلق به نسبت فروست — عاقبت از غیب متاعی دروست

بس دُمِ گاواں که پئے جاه را — گشت محاسن فرسِ شاه را

گرچه فرودِ ہمہ مرغاں ست زاغ — خالِ جمال ست بر خسارِ باغ

بیں ہنرِ او که بود عیب بیں — تا تو گہر چیں شوی(۴) او مہره چیں

آنکه دہد(۵) زہر بنا تش رساں — وانکه کشد آبِ حیاتش رساں

تا شود از عقلِ سلامت پسند — خطبهٔ اخلاق بنامت بلند

حکایت درمِ زندگانی بخش عیسیٰ روح الله علیہ السلام

صبح دمے رفت مسیحا بدشت — سبزهٔ صحرا بدمش(۶) زنده گشت

بیخر دے در رخِ آں گنجِ راز — کرد بدشنام زباں را دراز

ہرچه که گفت او سخنِ ناصواب — زیں طرفش بود برحمت جواب

---

(۱) گر (۲) است آنکه چناں (۳) کس (۴) بوی (۵) بود

(۶) زدمش

او بخصومت(۱) ہمہ نفریں فزود — ویں بلطافت ہمہ تحسیں نمود
گرچہ زد او خنجر پہلو گزاے — بود ز عیسیٰ نفسِ جاں فزاے
گفت رفیقی کہ نکو نیست چیست — پیش زبوں گیر زبونیت چیست
زو(۲) چو برویت ستم افزوں بود — تو سخن از لطف کنی چوں بود
گفت مسیح از دمِ روح الٰہی — کاے ز دمم جانِ تو بے(۳) آگہی
ہر کس ازاں سکہ کہ در کانِ اوست — آں بدر(۴) آرد کہ بدکانِ اوست
او خم سرکہ است کجا(۵) می دہد — وانکہ نباتست بدل کے دہد
من نشوم چوں زوے افروختہ — او شود از من ادب آموختہ
من کہ ز دم مایہ دہِ جاں شدم — ایں صفتم داد خدا زاں شدم
خلقِ نکو با دمِ مسیحا بود — پاسخِ بد مرگِ مفاجا بود
خسروا اگر خوش شدے(۶) از ہمدماں — رو کہ توئی عیسیٔ آخر زماں

مقالۂ ہفدہم در غنیمت داشتنِ شبِ شباب کہ نور افزاے مشعلۂ حیات ست و قیمت دانستنِ قوت و تاب کہ رنگ زداے آئینۂ ذات ست و بر متاعِ زندگانی امین بودن

---

(۱) بحضورش (۲) زو (۳) نے (۴) بروں (۵) عسل کی (۶) ہمدمے

که روزِ روشن ست و روی خورشید و دلِ سپید در موی
سیاه نابستن که شب دل سیاه گردد و موی سپید

باغ در ایامِ بهاران خوش ست — موسمِ گل با رخِ یاران خوش ست
چون گلِ[۱] نوروز کند[۲] نافه باز — نرگسِ سرمست در آید بناز
سبزه برآرد خطِ عاشق فریب — از دلِ بیننده رباید شکیب
برگ شود بر گلِ نسرین فراخ — آب چکد ز ابر بر[۳] اندامِ شاخ
سروِ تراندام ز لطفِ صبا — از خزِ بی تار بپوشد قبا
تازه شود لاله چو رخسارِ دوست — غنچهٔ نوخیز نگنجد بپوست
بر[۶] رخِ گل غازه[۵] کند لاله زار — جلوه کنان دست برآرد چنار
از خطِ سنبل که معنبر شود — خاکِ چمن غالیهٔ تر شود
ابر بگرید برخِ بوستان — باغ بخندد چو لبِ دوستان
تا بنهد[۷] بر جگرِ لاله داغ — گل همه از باد[۸] فروزد چراغ
بط ز ترانه که برود آورد — فاختگان را بسرود آورد
گرچه کند[۹] مرغ ز مستی خروش — نیز نهد بر سرِ گل پا بهوش
باز چو گل رخت بریزد ز خار — خنده فراموش کند لاله زار

---

(۱) دم (۲) کشد (۳) از تن و اندام (۴) بی یار (۵) تر (۶) گل لاله (۷) آب کند (۸) باغ (۹) کشد

باغ دہد حلہ رنگیں بباد　　غنچہ بہ بندد[1] لبِ شیریں کشاد
سروِ سرافراشتہ پست اوفتد　　در ورقِ لالہ شکست اوفتد
نافِ[2] شگوفہ ندہد بوے مشک　　پر شکند فاختہ از شاخِ خشک
مرغ خورد برگلِ نسریں[3،4] دریغ　　بید بیارد بسرِ سبزہ تیغ
نسترن از شاخ در افتد نگوں　　خشک شود در جگرِ لالہ خوں
سرد شود چشمہ چو افسردگاں　　زرد شود سبزہ چو گلِ خوردگاں
شاخِ بنفشہ کہ زجا بر شود　　کژدمہ[5] دیدۂ عبہر شود
برہنہ گردد چمنِ حلہ پوش　　شاخ دہد مژدہ بہ ہیزم فروش
خنجرِ سوسن چو[6] فتد بر زمیں　　سایہ ببرّد ز سرِ یاسمیں
ابر نبارد[7] گہرے از سپہر　　خار نخارد سرِ نسریں بمہر
عہدِ جوانی کہ بہارِ تن ست　　نسبتش اینک ہم ازیں گلشن ست
تا بود اسبابِ جوانی بہ تن　　روے چو گل باشد و تن چوں سمن
تازہ بود مجلسِ یاراں بتو[8]　　جلوہ کند صفِ سواراں بتو[9]
شیفتگاں دیدہ بروئیت نہند　　رختِ ہوس بر سرِ کوئیت نہند
نکہتِ گیسو چو نسیمِ سحر　　رنگِ بناگوش چو نسرینِ تر

نرگس

(۱) بخندہ (۲) نافہ (۳) سربسر (۴) برگل و نسریں
(۵) کژدمہ کہتے ہیں بس کنٹھہ کو یہاں مراد ہے کہ نرگس کی آنکھوں میں تکلیف دہ ہو جاوے ۱۲
(۶) کہ (۷) نبارد (۸) زتو (۹) زتو

نرگسِ تو باده نداند گناه — غنچۂ تو خنده ندارد نگاه

تاب دهد چهره[۱] زبرنائیت[۲] — میل کند سینه[۳] برعنائیت

دیده سوے فتنه پرستی کشد — دل همه در شوخی و مستی کشد

ناز[۴] کنی ناز[۵] کشندت بجاں — دل طلبی نیز دهندت رواں

روز چه جوئی به شبت آں رسد — تا شبِ تو نیز بپایاں رسد

نوبتِ پیری چو زند کوسِ درد — دل شود از خوش دلی و عیش سرد[۶]

گونۂ رخسار بزردی زند — آتشِ معده دمِ سردی زند

موے سپید از اجل آرد پیام — پشت خم از مرگ رساند سلام

در تن و اندام درآید شکست — لرزه کند پاے ز سستی چو دست

چشم شود منزوی از خانها — رخنه شود رشتۂ[۷] دندانها

قوتِ دل بشکند و زورِ تن — پوست جدا گردد چوں پیرهن

چنگ صفت رگ جهد از پشتِ پیر — تار بجنبد[۸] چو کهن شد حریر

عشقِ بتاں بار بریزد ز دوش — دیگِ هوس باز نشیند ز جوش

تیره شود مشعلۂ نورِ عین — دل بصلا کشد از کعبتین

خشک شود عمده[۹] باز و چو کلک — سست شود مهرۂ گردن[۱۰] بسلک

---

(۱) غنچه (۲) زیبائیت (۳) گشته سرمه (۴) بار (۵) بار (۶) فرد
(۷) اره (۸) بجنبد (۹) تازه بهارے (۱۰) بسلک

کند شو و باد ہوا را سناں　　　میل ز معشوق بتابد عناں

از مے و گلزار فراغ او فتد　　　[1] زہد ضروری بدماغ او فتد

بر ہمہ این[2] دور دمادم رسد[3]　　　از ہمہ بگذشتہ[4] بما ہم رسد[5]

آہ[6] کہ ایام جوانی گذشت　　　عمر بداں گو نہ کہ دانی گذشت

داعیہ کم گشت و[7] ندامت فزوں　　　رفت ز سر بادِ رعونت بروں

سینہ ببرید طرب را امید　　　لالہ کبود م شدہ سبزہ سپید

ماند ز رفتن قدمِ رہ گرائے　　　تنگ بتنگِ پائے بروں شد ز پائے

آئینۂ زانوے پولاد ساز　　　گشت چو بزم[8] آتشِ آہن گداز

رفت ہواے نے و نوشم بروں　　　کرد قضا پنبہ ز گوشم بروں

نہ فلکم بر چہل افزود ہشت　　　تن کہ دو رو بود[9] دوتا گشت

ششدرۂ[10] راہ[11] سہ پنجم کشاد　　　ہفت و نہم در شش و پنج او فتاد

گرچہ مہِ چاردۂ من بکاست　　　دل ز سرِ چاردہ بازی نخاست

عمر بدہ بازی و نادانی است　　　بست شد آغازِ پریشانی است

از ورع و زہد رسی تا پچهل　　　ہر چہ کنی خوی پذیر ست دل

چوں ز چہل پائے فراتر نہی　　　سکّہ محال ست کہ دیگر نہی

ن۱ باد　ن۲ آں　ن۳ رسید　ن۴ بگذشت　ن۵ رسید　ن۶ ایکہ چو

ن۷ گشت ندامت　ن۸ جو بر　ن۹ جواں بود دو مو　ن۱۰ ششدرہ دہ نرد کا مہرہ ہے جو حرکت نہ کر سکے۔ سپنج مستعار چیز دنیا۔ ہفت و نہ۔ آرایش شش و پنج بمعرض تلف اور بازی کا نام بھی ہے معنی صاف ہیں ۱۲　ن۱۱ راکہ سپنج　ن۱۲ چوں نتواں ازیں پنجہ نشست　ن۱۳ براں گونہ

از پسِ پنجاه در آید شکست (۱) — وائے بدینگونہ کہ رفتی (۲) بشست

از پسِ ہفتاد بیا فتادنی ست — حدِّ بقازاں سوے ہشتاد نیست

در نود آئینِ حیات اند کیست — زیستن و مرگ بہ نسبت (۳) یکیست

در بصد افتد حد پائندگی — مرگ نکوتر ز چناں زندگی

مہلت تو گر صد (۴) و یا پنجہ است — از پے آرائش زادِ رہ ہست

چوں تو دریں (۵) تختہ نداری شمار — عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

چوں رو وقت روز برو (۶) دو شراب — رو کہ ہم اندر عدمی مستِ خواب

پیر کہ او درد سیلی خورد — لعبتِ عید (۷) است کہ سیلی خورد

پیری نداف کہ از پنبہ خاست — راست بداں (۸) پشم ز پنبہ جداست

پیر نگیرند بموے سپید — تا برِ پیراں نبود زو امید

باش چو کافور بہ پیرانہ سر — پاک ز بیروں و درون سر بسر

نافہ مشو گر پے خونِ تباہ — موے سپیدش بود و دل سیاہ

چند سیہ تر شب تو ہر نفس — نورِ خداوند چراغ (۹) ست و بس

کو ز شدی نفس مکن جیفہ خوار — زندہ بود زاغِ (۱۰) کماں را شکار

پیر شدی (۱۱) پیشہ پیراں پذیر — زشت بود لعب جواناں زیر

---

(۱) چو نتواں از پس پنجہ نشست (۲) براں گونہ (۳) بصورت (۴) صد یا (۵) دراں (۶) بسر ۵ ایک کھیل ہے کہ عید کے دن کوئی کھلونا ہوتا ہے اُسکے دھولیں مارتے ہیں ۱۲ (۸) بداں (۹) چراغت نہ (۱۰) کمان کے گوشہ کی نوک ۱۲

پیر که بر رسمِ جوانان زید — مرده بود گرچه بصد جان زید

وانکه جوان پیر بتزویر گشت — طفل بود گرچه بمو پیر گشت

نسبتِ پیری و جوانی نه موست[1] — هرچه بهنگام بود آن نکوست

موی که سازند سپید از گلاب — سخره چو موی سیه است از خضاب

عمر چو از حیله نخواهد فزود — سبلت رنگین بتکلف چه سود

خنده چه بینی بجنبان ریشِ تر[2] — مرگ که او خنده زند آن نگر[3]

پیر که از لرزه برآرد علم — فاتحه یٰسین شودش در قلم

ای حرفِ الحمد چه خوانی به تن — نوبتِ یٰسین ست کنون جان بکن[4]

هست چو دورانِ فلک تیز رو — دانه بدست[5] آس چه کهنه چه نو

بین تو که هر پیرِ نگون در مغاک — چند جوان دیده بو[6]د زیرِ خاک

راه مخوف است مخسپ ای جوان — خیز که بگذشت زپل کاروان

رخت گران بفگن و بگذ[7]ار پای — تا بچنین راه نمانی بجای

خوابِ تو بسیار شب اندر گریز — تات سپیده نه دمید است خیز

توبه گهِ کام روانی[8] خوش ست — دولتِ تقوی بجوانی خوش ست

پیر که خوابانش نپرسند باز — دل چه کند گر نه نهد در نماز

---

(۱) بپوست (۲) تر (۳) نگر (۴) بکن (۵) بدستش (۶) تو (۷) بگزار

(۸) که امروز توانی

مطرب کهنه چه بگیرد زکس — چون نئی او زدن نستاند نفس

کاهلی آئینِ گرانان بود — رنج کشی کارِ جوانان بود

هر که چراغی بجوانی نسوخت — خانه بپیریش بباید(۱) فروخت

نقد بقا را عمل اندوز کن — قیمتِ فردای خود امروز کن

خیز زکوٰتے بجوانی(۲) بده — کیسه پرست آنچه توانی بده

چیست زکوٰتے تنِ آراسته — راستی از سروِ(۳) جوان خاسته

پیشِ همه راستی اندر وجود — ق — پیشِ خدا پشت خم اندر سجود

تا زپئے دشمنِ دیں هر زمان — شخصِ تو هم تیر بود هم کمان

به بجوانی که کمان قد شوی — زانکه چو پیری رسدت خود شوی

چند قدم را بگرانی زنی — کوشش که رکعت بجوانی زنی

زانکه چو پیری خمِ صورت کند — خواجه رکوعے بضرورت کند

تیر قدے بر سرِ پیرے نزند — گفت ببازی که کمانت بچند

گفت مکن نرخِ تهی مایگان — رو که هم اکنون رسدت رایگان

عهدِ بهار از گلِ ششگیر پرس — ذوقِ جوانی ز دلِ پیر پرس

پیر شناسد که جوانی چه بود — تا نرود از(۴) تو نه دانی چه بود

فارغے از قدرِ جوانی که چیست — تا نشوی پیر ندانی که چیست

---

(۱) نباید (۲) زجوانی (۳) پیر وجوان (۴) تا نشوی پیر

حکایتِ پیرِ صاحب نظر و جوانِ تعبیه گر

صبح[1] دمے لاله رخے چون چراغ — رفت خراماں بتماشاے باغ
نوش لبِ قہقہه شکر فشاں — جعد چو زنجیر بپایش کشاں
فتنه زخش نرگسِ بیمار هم — اشکنه[2] زلف بخروار هم
راه روی در چمنِ[3] باغ بود — در دلش از کثرتِ گلہا داغ بود
میشد و در گل نظرے میفگند — وز شغبِ مرغ سرے[4] میفگند
فرق فروهشته چو ابروے خویش — پشت نگوں کرده چو پہلوے خویش
گرچه ز پیریش تنے بود کوز — میلِ جوانانش جواں بد هنوز
سروِ خرامنده که بگذشت مست — مستیِ او توبهٔ صوفی شکست
گفت در نگی که تماشا کنم[5] — سودِ خود[6] اندر سرِ سودا کنم[7]
لاله که امروز بخندد بباغ — تا شبِ فرداش نماند چراغ
رخ بنما اے صنمِ خنده ناک[8] — پیش[9] که از خنده بغلطی بخاک
گل که بتری نهد گل فروش — خشک شود سود ندارد خروش
تا زنکوئی قدرے سوی تست — حور و ملک در هوسِ روی تست

---

(۱) صبحدماں ۵۲ اشکنه-چین اور شکن ۱۲ (۳) طرف (۴) نظر
(۵) کنیم (۶) سودا بد برسر (۷) کنیم (۸) باغ
(۹) تا شب فرداش نیاید چراغ۔

خوبی ازاں پس کہ نماند بسے | بس کہ نمائی و نہ بیند کسے
برمشکن راہ نہانی بترس | پیری من بیں زجوانی بترس
جاے نظر ہست ملامت مکن | وعدہ بفرداے قیامت مکن
شاہدِ رعناے جوانی فروش | ق | کرد چو دیباچہ عارف بگوش
دید ببازی سوے پشت دوتاہ | گفت نگوں گشتہ چہ جوئی براہ
پختہ کہ شد سوختہ زاں حرفِ خام | ق | داد باندیشہ جوابے تمام
گفت چہ جویم سرافگندہ پیش | نقدِ جوانی کہ نیابیم بیش
گم مکن این یافتہ نقدِ عزیز[1] | پیش کہ جوئی و نیابی تو نیز
خدمتِ پیراں بجوانی پذیر | تات چو خسرو کند ایام پیر

مقالۂ ہیجدہم در دواد ورِاہ نجات وجنات کہ اوّلِ ہر دولت ست وخیز اخیز ازخوابِ غفلت وعطلت کہ آخرِ ہر دولت است وبیدار کردنِ مردماں تا غافل نباشد از تیغ زدن قطعِ[2] ایّام کہ الوقت سیفٌ قاطعٌ الناس نیام

اے زشبِ ہجر گراں سایہ تر | وز نفسِ عمر فرومایہ تر

---

(۱) آں (۲) امانۂ قطعی

سایہ صفت چند تواں خفت چند — خیز کہ خورشید برآمد بلند

صبحِ قیامت بجہاں در دمید — سایۂ تو ہیچ نخواہد رمید

خاست زاوجِ فلک آوازِ صور — ہیچ نشد خوابِ گرانِ تو دور (ن۔ گراں ازتو)

تات زمانہ زعُری[۵۲] شہ نخواست — باید تا زمانگہِ دہر خاست

صاف مبیں شربتِ دوراں مدام — کت نگوں آرد چو[۳۱] فرو شد بکام

منج[۵۳] مشو بر فقعِ تنگ دہر — چوں زویت شربتِ آبیست زہر

منج فقاعے گرہ پیچ بہ پیچ — چوں گرہش باز کشایند ہیچ

شعبدۂ دہر ز روے دلیل — عشوۂ عال شد و عذر بخیل

عبرہ[۵۵] کہ جوید بخراب اندروں — تشنہ چہ نوشد بسراب اندروں

کم شود از دہر فروغے عیاں — کش نبود تیرگی درمیاں

شنبہ و آدینہ بیکجا دوز — یکشبہ فرق ست میانِ دو روز

زینتِ دنیا چہ تمنا کنی — بہ کہ بپاپانش تماشا کنی

جلوۂ[۵۶] طاؤس مبین در قباش[۳۲] — موزۂ کیمخت سیہ بیں بپاش

---

۵۲ عُری۔ بالضم ننگاپن۔ شطرنج میں بادشاہ کے سامنے اگر کوئی مہرہ نہو تو وہ ننگا کہلاتا ہے اور ہر مہرہ کی شہ اُس پر پڑسکتی ہے شاعر کہتا ہے کہ بیکسی سے پہلے عزم آخرت اچھا ہی ۱۲ ل۳۱۔ نگوار دچو خود

۵۳ منج بالضم وہ ہرے رنگ کی مکھی کہ جہاں وہ بیٹھے وہاں کیڑے پڑجاتے ہیں۔ فقع۔ گوز سڑی ہوئی ہوا جو پاؤں سے خارج ہو۔ مجازاً عیدی ۱۲

۵۵ عبرہ عبور کرنے کا محصول مجازاً ہر محصول یا زمین کا لگان ۱۲

۵۶ طاؤس کی قبا پر نظر مت کر واس کے پیروں کو دیکھو کیسا برا موزہ پہنے ہوے ہے ۱۲ ل۳۲۔ در قماش

چرخ نگر آئینهٔ[۱] آهن ست | زانکه درون تیره برون روشن ست

صورتِ[۲] آئینه ریائی شمار | کانچه که بنمود بعکس ست کار

پویه که این گرگ چو سگ میزند | دزدِ حیات ست که تگ میزند

هر نفسے دزدیٔ عمر از نوی ست | دزد که او عمر بدزدد قوی ست

نادره دزدے که پۓ سوز را | دُزدد ازین گونه شب و روز را

نیست عجب دزدی گردون بروز | وین عجب آمد که دود پشت کوز

چند برانی که پرانم بجنگ | از دو سه تن تا که زده تن خدنگ

شستِ اجل بین که زبس کینه‌ها | دوخت بیک تیر همه سینه‌ها

یک دمِ عمرِ تو که چیزے کم ست | بادِ بروتِ[۳] تو همان یکدم ست

تا نشود کم ز بروتِ تو دم | کی شود این بادِ بروتِ تو کم

روز جوانی شد و یادش مکن | این دم پیری ست بیادش مکن

سهل مبین گنبدِ فیروزه را | قدر بدان فرصتِ هر روزه را

از پسِ مردن ز عمل نور نیست | عیدِ دگر از پسِ عاشور نیست

بس که ندارد فلکِ گشته سر | خاصه که در ظلمتِ دنیا نظر

سر چو زده رانت دگرگون شود[۴] | در چه تارے نگری چون شود[۵]

۱؎ کائینهٔ آهن ۲؎ صفوت ۳؎ باد بروت۔ گھمنڈ۔ تکبر ۱۲ ۴؎ ۵؎ بود

لیک تنہا تنت اینجا خسی است | دستِ فلک را چو تو لعنت بسی است
آنکہ داد بر نجش صلا | رخنہ زہر سوش کشاید بلا
گرچہ بزاز گرگ شود گوشہ گیر | کی رہد از دشنۂ قصابِ پیر
صعوہ کہ در دام طپید و بمرد[۱] | خواجہ رہا کرد غلیواز برد[۲]
از تہِ[۳] گل دانہ بگو ہاے سنگ | ماند[۴] زغربیل بجہاے تنگ
آنکہ نہ پشتیش ز پئے تکیہ راست | پشت ندارد ز پئے تکیہ راست
کوز چو خواہد کہ ستاں[۵] او فتد | مہرۂ پشتیش بزیاں او فتد
رخ[۶] شود از مالشِ تن چیں پذیر | چیں برخ آرد[۷] چو بمالی حریر
از پئے ایں غلّہ کہ پیمودہ گشت | رنجہ مشو چوں قلم آسودہ گشت
رنجہ در[۸] آں باش کہ فرمودہ اند | کانچہ نیاسودہ بیاسودہ اند
آں طلب امروز بہر گوشۂ | کز پئے فرداتِ دہد توشۂ
باش چو در ہندسہ اول رقم | در رہِ وحدت[۹] بستادن[۱۰] علم

---

(۱) بمرد (۲) خورد (۳) ارچہ۔ ازچہ (۴) زمین میں سے پیدا وار ہوئی چکی میں پسی چلنی میں چھن کر مٹکے میں قید کی گئی ۱۲ (۵) باز (۶) رستاں چت ۱۲

(۷) رخ شود دعوی ہی دوسرا دلیل بدن کو جب تکلیف ہوگی تو چہرہ پر شکن پیدا ہو جائیں جس طرح اگر ریشمی کپڑے کو منہ سے ملو تو اوس میں شکن پڑ جاتی ہیں ۱۲

(۸) آید (۹) براں (۱۰) توحید پر قایم رہنا ۱۲

(۱۱) بستادہ

صفر مشو گرش نگری[1] پیچ پیچ — چوں بمیانش نگری مایہ ہیچ

ما نہ بدہر از پئے مال آمدیم — کز پئے تحصیلِ کمال آمدیم

ہر کہ ازیں شہر کمالے نبرد — غرہ شدش سلخ[2] و جمالے نبرد

ماہ شب چاردہ زانسو ترست — ہر شب و ہر روز سیہ روترست

اوج رود[3] تا بزوال آفتاب — وز پسِ آں در زمیں آرد شتاب

روزِ بقا چوں بزوال او فتد — از پسِ آں تن بملال او فتد

چوں ہمہ روزت نبد اعمالِ خوب — سجدہ مکروہ بود در غروب

قافلہ در شام رسید[4] و ہنوز — از قبلِ خویشش تو در نیمروز

آدمیاں را سخنے بس بود — گاؤ بود کش خلہ[5] در پس بود

بہ نشد از پند گرشیِ خساں — کم نشد از لت بدیِ ناکساں

خاک نگردد سبک از روفتن — آب نگردد تنک از کوفتن

آنکہ سرش تیز بود بہرِ کار — ہست بہر پردہ رہش صد ہزار

جامہ کہ بہرِ روش سوزن ست — تار بتارش ہمہ پر روزن[6] ست

خفتہ نخیزد تنِ نازک مزاج — تا ز درستیش نسازی[7] علاج

پنبہ چو بادانہ بہ بستر خزد — پہلوے خسپندہ بدنداں گزد

---

(۱) کم (۲) کمالے (۳) برد (۴) رسیده (۵) خلہ بفتح اوّل وثانی یعنی سیخِ سر تیز و ہر چیز کہ خلندہ باشد در اردو آری گویند ۱۲ (۶) پر دیزن (۷) نباشد

جلوه گرِ دستِ زناں شد نگار　　　آبله باشد کفِ مردانِ کار
آنچه زدستِ تو دہن می خورد　　　رشوتِ آسایشِ تن می خورد
گر دہن از لقمہ بخواہد فرید　　　معدہ ز دنداں نتواند گزید
گر نرسانی بدہن لقمہ سیر　　　ہر سرِ مو شعلہ برآرد ز زیر
کشتنِ آں شعلۂ دوزخ شرار　　　کارکن و چشمہ ز ہر مو برآر
چند دریں گنبدِ گرداں بگشت　　　خوردنِ بیکار چو گاواں بدشت
آنکہ پرستد شکمِ خود بپوست　　　در شکمش بیں کہ چہ معبودِ اوست
برہمن از گاؤ پرستی خرست　　　خر ترا زاو ہندوی سرگیں پرست
کم علفی زندہ بجانت کند　　　معدہ چو پر گشت زیانت کند
فاقہ دہ روزہ نہ چنداں بود　　　ہیضۂ یک لحظہ غمِ جاں بود
دشمنِ تست ایں شکم دام دار　　　دامِ شکم بہ کہ بدوزی بخار
پشت قوی دار کہ کار از ویست　　　ترک شکم گیر کہ بار از ویست
فربہ جوید شکمِ زلہ چیں　　　پشتِ بلنداں نرسد بر زمیں
مرغ نہ بینی کہ پرد چوں دلیر　　　پشت زبر دارد و اشکم بزیر
راحتِ مردم بلبک ساریست　　　انچہ گراں مزد گراں باریست
از شکمِ جیفہ ستوہِ تن ست　　　پشت کہ صلب ست شکوہِ تن ست

ن ۱ زبان ن ۲ مرداں بکار ن ۳ نتاند ن ۴ چشم زہر مو برآر ن ۵ گنبد کوزت ن ۶ گرداں چیست ن ۷ بگشت
ن ۸ چہ معبود اوست ن ۹ ازاں ن ۱۰ اگرانت ن ۱۱ ستوہ بمعنی تنگ آمدہ و عاجز شدہ و بمعنی مصدر نیز آمدہ ۱۲

معده سبک دار که ره رفتنی ست ❊ چارهٔ سرکن که کله رفتنی ست
پشت و سر[۱] از بارِ گراں سوده گشت ❊ ہر که سبکبار شد آسوده گشت
گاؤ بیک گو[۲] زِ خرام او فتد ❊ مور نرنجد چو ز بام او فتد
ذره چو در رقص شود در ہوا ❊ نیست از انجا خِش فتادن ورا
پیل که کوہے بتواند ربود ❊ پنبه بجز طوم نستاند ربود
تن که گران ست شود رہگرا ❊ آنکه گراں جاں ست نجنبد زجاے
جانِ گراں لنگر آہن بود ❊ بادِ مخالف خللِ تن بود
راه دراز آمد و بارت گراں ❊ بار فگن ورنه کن از ره کراں
در بنه[۳] در مرحلهٔ دل بری ❊ ہم خرد ہم بار بمنزل بری
راه روی را که درین ساحل ست ❊ عبرهٔ دریاے فلک مشکل[۴] ست
تا نشوی غرقه بگردابِ تیز ❊ در کنفِ پیرِ معلم گریز
ره طلبی کاں نبود رنج بخش ❊ خفته بکشتی و نشسته برخش
ساکنِ[۵] کشتی که به تسلیم رفت ❊ خفته ز اقلیم باقلیم رفت
خرقه صد منجی او تا دہست ❊ کشتی نه بحر بر اہل نشست
مور که جا در پرِ مرغاں گرفت ❊ ره ز خش تا جبش آساں گرفت
راہبر اندر ہمه جا چابک ست ❊ کاہلی از راه روی نازک ست

[۱] پشتِ سر [۲] گو بالفتح اوّل وسکون داد مغاک درزمین نشیب ۱۲ [۳] بنه بمعنی رخت و اسباب
[۴] منزل [۵] ره طلبی کاں نبود رنج بخش ❊ خفته ز اقلیم باقلیم بخش

در همه جا حرف که باهم بود | حرف نخستیں بسکون کم بود
هر که نشد پے به پے ره شناس | ماند سراسیمه چو گاوِ خراس
هست پے راهرواں در گزر | راهبر راهرواں دگر
پے چو ز شارع بدگر سو کشد | گم شدگاں را بهگاپو کشد
بے سری اندر همه جا هست عیب | خاصه براهے که کشد سر بغیب
چوں همه جا نقشِ بشر باشر ست | پس چو بشر بے سر گردد شرست
لیک نه هر سو روشے پیشه گیر | پیرِ یکے گیر و باندیشه گیر
راهبری جو که کم آسوده گشت | سبزهٔ چرخ از قدمش سوده گشت
گر به چنیں راهنمائے رسی | در پے او رو که بجائے رسی
روزِ تو شب شد طلبِ نور کن | پردهٔ غفلت ز نظر دور کن
بر بصر افتد ز تغافل نقاب | بسته شود دیدهٔ بینا بخواب
کاهلی و خواب چو شد یارِ مرد | شخص چو گل گردد و رخسار زرد
نفس ترا کاهلی از پا فگند | بسکه همی بشکندت بند بند
کاهلِ کت بشکند استخواں | بشکنیش بیخ زهے ناتواں
وآنکه کند آدمی از گل کلال | آدمیش خوانی و باشد سفال
مهره نباشد برِ سوسمار | صید نگیرد سگِ بختی شکار

ن۱ باهم ن۲ برگزر ن۳ بے سرست ن۴ باکش ن۵ باکش ن۶ دائره ۷ یعنی تنبل و بربند
۸ گردد ن۹ حساره ن۱۰ بختی ذخیره ۱۲

پاس بچشمِ دگراں داشتن | لنگرِ خود خوابِ گراں داشتن
آنکہ بود خوابِ گراں لنگرش | بارِ دگر چوں کشند آخر سرش
کے بود آنکس چو فرشتہ پراں | کش شود اندام زلنگر گراں
خود بتنِ ماکہ بخود پر کم ست | لنگر از خواب گرانتر کم ست
سنگ بسر گام تواں زد ہزار | خواب بسر پاے نخیزد بکار
شرع کہ روشستن از آبت نہاد | از پئے بیداری خوابت نہاد
رنج کش ار خواب فگندت بروے | واز خوے پیشانیِ خود رو بشوے
مرد چو از رنج شود غرقِ خوے | خواب واں دست بشوید زروے
آنکہ خورد غوطہ بآب اندرول | کے رود آں لحظہ بخواب اندرول
میم کہ چشم فراہم نداشت | خفت الف کو حرکت ہم نداشت
گرچہ الف اولِ اصحاب گشت | زیر نشینِ ہمہ زیں خواب گشت

حکایت جویندۂ شب قدر کہ سالہا دیدہ را از خوابِ شب تار دوختہ بود و چوں نعمتِ آں شبش رسید خوابش بر بود

عارفے از زندہ دلاں دہنفت | تا بچہل سال بشبہا نخفت
گرچہ کہ ہم غرہ وہم بدر داشت | آرزوے نورِ شبِ قدر داشت

ا پرد ۲ بر ۳ پر کم۔ بیکار افتادہ۔ ناچیز۔ زبوں ۴ ہر دم ۵ گراں ۶ فگندن
۷ اورا ۸ کہ ۹ گراں

هر مژۂ[1] آتش سوز نے انداختہ | دیدہ بدامانِ فلک دوختہ
یک شب از انجاش کہ روزے نبود | نرگسِ مستش سوے بالیں غنود
پہلوے سنگیں بزمیں نرم کرد | دیدہ بخفتن قدرے گرم کرد
تا رخ از اں خواب ستمگارہ شست | آمدہ بود و شدہ وقتے کہ جست
صبحدمش ہاتفے آواز داد | کانچہ شد اکنوں نتواں باز داد
آں ہمہ بیداری چل سالہ بیش | چشم تو بفروخت بیک خواب خویش
خواب و مے بہرہ چو زیساں دہد | خوابِ ہمہ عمر چہ حسرماں[2] دہد
خسرو اگر زندہ دلی زینہار | ایں نفسے چند بجاں زندہ دار

مقالۂ نوزدہم در شکایتِ گردونِ دوں کہ مہرِ او در بیاباں بے آباں را آفتابِ بے آب میرساند و دورِ او ہوشیاراں را خراب و بے آب میگرداند و بر آوردنِ دمِ سرد برائے ہمدمانِ گرم خوں کہ از آسیبِ دہرِ تیز رو پیوند ہاے ایشاں جدا جدا گشت و فرو بردنِ باد حسرت از یادِ فرور فتگانِ خاک کہ گوہر ہاے ایشاں در زیرِ گل ناپیدا گشت

---

[1] ہر مژۂ [2] درماں [3] ہوس بازاں [4] باد

اے شدہ مغرور بہشتِ خیال   جلوہ کناں در تتقِ ماہ و سال

پرورشِ مادرِ گردوں مبیں   کانتِ جانِ مگس ست انگبیں

ہر کہ ازیں شیشۂ مے کرد نوش   خونِ وے از سینہ[ن۱] برآورد جوش

بادہ باندازہ بود خوشگوار   بیش خوری بیشتر آرد خمار

ہرچہ رسد بہرِ زیادت مپوے   بیں کمیِ عمر زیادت مجوے[ن۲]

اے کہ بگرما بہ خوشی با سرود   تا نکنی رقص کہ افتی فرود

لابہ مبیں زیں سگِ روباہ گیر   گرگِ کہن باشد و قصابِ پیر

لقمۂ طرار کہ مستی فزاست   مستی سہل ست خمارش بلاست

بوے سلامت ندہد باغِ دہر   زانکہ سرِشتست نباتش بزہر

باغ چہ بینی[ن۳] کہ بہاریش نیست   ہیچ گلے نیست کہ خاریش نیست

شادیِ عالم کہ سراسر غم ست   آنکہ بود شاد بعالم کم ست

انچہ دریں دیر زبونی درست   مرحلہ از مرحلہ خونی ترست

چشمہ[ن۴] کہ بینی لبِ آبِ سپہر   سوخت بسے تشنہ دلاں را بہ مہر

ہر کہ بمہرش نگرد بہرِ تاب[ن۵]   روے سیہ ماند و دیدہ پر آب

مہر کسے را کہ چنین ست خوے   کینۂ وے[ن۶] چوں بود آخر بگوے

مردمِ بینا نہ رہد زیں دو کور   بالا کوراب و فرو چاہ کور

ن۱ شیشہ   ن۲ مگوے   ن۳ بوی   ن۴ چشم   ن۵ آب   ن۶ او

انچه سراپا ہمه گردندگی ست — زد طلبِ لطف نه فرخندگی ست

کیست که اوّل فلکش بر کشید — کش به نهایت نه بخنجر[ن۱] کشید

کوزه که دولاب رواں کرد ساز — رہت برآورد نگوں بُرد[ن۲] باز

سر ز فلک چوں بود اندر پناه — کافگندت هم بنظاره کلاه

سهل مداں بازیِ چرخِ بلند — شعبده بشناس و ببازی مخند

خندهٔ[ن۳] تقلید که در کر بود — بابتِ صد خندهٔ دیگر بود

هفت و نه[ن۴] ایں صنمِ عشوه[ن۵] ساز — طفل فریب آمد و برنا نواز

هر طرف آراسته روے دگر — هر نفسش میل بشوے[ن۶] دگر

نقش چه بینی تقفاے پلنگ — دشنه و شمشیر نگه کن بجنگ[ن۷]

مار که رنگیں زرہش بر قباست[ن۸] — سلسلهٔ[ن۹] آفت و دامِ بلاست

آئینه برداشته زاے عجب — روز کند وسمه و سرمه بشب

بیوه که او وسمه برابرو کشد — دل بیقیں دانش که ہر سو[ن۱۰] کشد

اشکنهٔ باز بهنگام خاست — از پئے خونابهٔ سرخاب راست[ن۱۱]

رقصِ کبوتر منگر دلربا — زخمه شاهینش نگر در قفا[ن۱۲]

سرخ و کبودے که دریں قد خم ست — خون شهید و سلب ماتم ست

ن۱ بخنجر ن۲ گرد ن۳ خنده به تقلید ن۴ نهست ن۵ عشق باز ن۶ لبوے ن۷ بجنگ

ن۸ در قفاست ن۹ سکهٔ ار ن۱۰ برشو ن۱۱ خاست ن۱۲ از

گه ز وحدت ملک پدر یوزهٔ[۱] — گه کند از کاسهٔ تو کوزهٔ
نقش فلک خوانده نشد زین چراغ — دانهٔ خشخاش چه آگه ز باغ
بسکه کسان را بلب آمد نفس — بر سر این حرف نشد هیچکس
کانکه در آمد به تن و رفت کیست — و آمدن و رفتن[۲] او بهر چیست
پیکر آراسته این چیست تن — زمزمهٔ ساخته این چیست سخن
غرقه[۳] بماندیم درین چاه پست — هیچ سر رشته نیاید بدست
غوک چه[۴] از غلغلهٔ خویشتن[۵] — کی شنود از لب دریا سخن
آه که فرصت همه برباد رفت — کار نه بر قاعدهٔ داد رفت
باغ جهان بوی وفائی نداد — سبزهٔ او مهر گیاهی نداد
گردش گردون ز جفا بس نکرد — عمر چنان رفت که رو[۶] پس نکرد
بادیه خونخوار و مراحل خراب — قافله بگذشت و مسافر بخواب
هر که بهمراهی غولان شتافت — گم شد و از خویش[۷] نشانی نیافت
چون نتوان جستن ازین تیره جای — بیهده تا چند زنی دست و پای
در وحل تر چو کسی در شود — هر چه که جنبید فرو تر شود
خاک چو خواهد که فرو گیردت — پای نه گیرد[۸] که گلو گیردت

ن۱ دیزهٔ ن۲ رفتنش ن۳ غرق ن۴ که ن۵ خوب تن ن۶ بهر ن۷ در
ن۸ چو گلو

چوں گذشت آخر ازاں گل کسے — کوست فرورفته تر از[ن۱] تو بسے

گرچه[ن۲] بسے دام بریشم بود — دام بسے مرغ بریشم بود

گر کسے پاے نهد بر سرِ ریش — سر نبرد تا نهد پاے خویش

هر که بچربی خورد اسبابِ دهر — پرکمیش[ن۳] نیست[ن۴] بجلّابِ دهر

مور که بر شهد چناں پر کم ست — هر چه بود چرب گر فلسش کم ست

ما مگسِ خشک و عسل پا نگیر — کیست رها نندہ چو گشتیم اسیر

هر که گراں جست رها شد[ن۵] ز ننگ — کس نزند تار نختیں ز چنگ

با که تواں ساخت دریں پرده ساز — کیست که با او بتواں گفت راز

دهر که از خویش دورنگی نشست — زو نتواں محرم یک رنگ جست

وانکه بیک رنگ برآرد علم — زود کشد چرخِ[ن۶] دو رنگش قلم

دشمنِ بے مغز شد[ن۷] ایں هفت پوست — زانکه بیک جاے نخواهد دو دوست

دولتِ آں یار که یاریش هست — رونقِ آں گل که بهاریش هست

ما هم ازیں پیش کسے داشتیم — همدمے و هم نفسے داشتیم

زاں همه گلزار گیاہے نماند — اهل چه جوئیم که جاے نماند

ن۱ ما ن۲ هر چه ۳ پرکمی میں یاے مصدری ہے پر کم کے معنی بیکار رہنا۔ کسی کام کا نہونا۔ جلاب بالفتح کھینچنے والا مجازاً مشہور کرنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ جو فریب سے لوگوں کا مال کھائیگا اُس کی بے قدری خود بخود ہو جائیگی زمانہ کو اس کی شہرت کی ضرورت نہ ہوگی ۱۲ ن۴ پر کسے هست بجلاب زهر ن۵ بجنگ ن۶ دورنگی ن۷ از

آنکه نشستند در ایوان و کاخ | زاں ہمہ یک مرغ نہ[ن۱] بینم بشاخ
پیش کہ از درد کنم سینہ چاک | خاک[ن۲] بفرقِ افگنم از دستِ خاک
حال کرا گویم و ہم حال کو | ہمنفسِ یارِ من امسال کو
رفتہ بغار آں ہمہ یارانِ یار | اے منِ مسکیں سگِ یارانِ غار
خاک[ن۳] شد آں صورتِ زیبائے شاں | اے سرِ من خاکِ کفِ پائے شاں
وے ز سرِ درد چو آشفتگاں | گام زدم بر سرِ آں[ن۴] خفتگاں
خاک بکاو[ن۵]یدم و آبم نہ بود | نعرہ زدم ہیچ جوابم نہ بود
بس تنِ آزا[ن۶]دہ کہ زیرِ مغاک | خاک شد و باز نیامد ز خاک
قطرہ کہ افتاد بدریا درُوں | باز ہماں قطرہ کے آید بروں
ہمنفسے نیست دریں بوستاں | باکہ تواں گفت غمِ دوستاں
فاختہ ہر صبح کہ کو کو زند[ن۷] | سوختگیِ از جگر[ن۸]ش بو زند
وہ کہ بماند[ن۹] ایں دلِ بد خوکشاں | گم شدگاں را کہ جو[ن۱۰]یم نشاں
سوخت دل و[ن۱۱] بیش و فراہم نگشت | آرزوے دل قدرے کم نگشت
آں ہمہ یاران و حریفانِ مے | رفتہ براہے کہ نیا[ن۱۲]بیم پے
اے دل ازیں[ن۱۳] مے کہ تو داری بجام | دیدہ رہا کن کہ بریزد[ن۱۴] تمام

ن۱ بینی ن۲ خاک بسر بر فگنم ہمچو خاک ن۳ خاک چناں شد ن۴ ایں ن۵ بخائیدم ن۶ آزردہ
ن۷ کند ن۸ جگرم بو کند ن۹ از ن۱۰ پرسم ن۱۱ ریش ن۱۲ نیابند ن۱۳ ازاں ن۱۴ نریزد

درد کہ در تن ز جراحت بود — رفتنِ خوں موجبِ راحت بود
خلق کہ از صحبت او از خوں پرند — واے کہ پیوندِ کہن چوں برند
زخم کہ خونش بدویدن بود — گریۂ خونش ز بریدن بود[1]
تیر کہ نالد چو بجست از کماں — ہم ز جدائی ست کہ دارد فغاں
شمع[2] کہ دور او فتد از انگبیں — سوختن و گریۂ زارش ببیں
طرفہ دلے باشد ازیں[3] سینہ دور — گو بچنیں درد بماند صبور
خشک شد ایں باغچہ باراں کجا — سرو و گل انیک رخِ یاراں کجا
گر نگرم در گل و گر در چمن — دل بہماں آرزوے خویشتن
گل کہ نہ در مجلسِ یاراں بود — گل نتواں گفت کہ خار آں بود
شہر پر از خلق و جہاں پُر زیار — جانِ خرابم نہ پذیرد قرار
روز گزشت و شبِ ہجراں رسید — دورِ بقا نیز بپایاں رسید
آں شدگاں زاں رہِ دور و دراز — وقت[4] نیابند کہ آیند باز
مُردم ازیں غم کہ بخویشاں رسم — کاش بمیرم کہ با یشاں[5] رسم
زندہ کہ بر زندہ رسد در[6] شک ست — زانکہ بلا[7] بیش و بقا اندک ست
لیک بداں[8] مہ کہ بماہی[9] رسید — ہست ضرورت کہ بخواہی رسید

ز۱ پریدن ۲ شمع در اصل موم کو کہتے ہیں اور بمعنی چراغ مجازی ۱۲ ز۳ از ز۴ وقت نیابد کہ بیایند باز ز۵ بدیشاں ز۶ بر ز۷ بقاے دبلا ز۸ باں ز۹ ماہی بُرج حوت

ما که ازین قافله وا مانده ایم — تا تو ندانی که جدا مانده ایم
نیست کهن ابلقِ عالم نهان — کش بتوان باز کشیدن عنان
گرچه ظلماتِ زمین[۱] نور نیست — ره که[۲] شب و روز روی در نیست
گرچه ز صحبت دو سه گامے پسیم — عاقبت الامر بدیشان رسیم
آنکه ز ما کوسِ روائی زدند ق — خیمه بصحرائے جدائی زدند
مژدهٔ وصلت دهم اے جانِ پاک — خاک چو آمیخته گردد بخاک

حکایتِ صیّادِ پشمینه پوش که در پئے پوستِ دو روباه او فتاد و عاقبت پوستین شان کرد

صید گرے دام بصحرا کشید — بر سرِ ره رختِ تمنا کشید
ماند جگر تشنه دران ساده[۳] دشت — تا ز فلک چشمهٔ رخشان گذشت
گردشِ آن[۴] چشمه زبالاے فرق — کرد همش تشنه و هم ز آب غرق
از طرفِ دشت دو روباهِ پیر — گشت زبون زان[۵] سگِ روباه گیر
تشنه سوے صید گهش آمدند — دام ندیده بتهش آمدند

ن ۱ جهان — ن ۲ لیک شب و روز زهم دور نیست — ن ۳ صید — ن ۴ این چرخ
ن ۵ باز سگ

خواجه که آماده شدش بهر دوش | شقهٔ[ن۱] رنگیں زد و پشمینه پوش
غرق بجوے در تپشِ[ن۲] آفتاب | سوے لب جوے رواں شد چو آب
آں دو دہاں بسته و صحرا نورد | جفتِ ستم گشته و از جفت فرد
نے مدد از خویش نه یارے ز دوست | دشمنِ جاں گشته بر اندام پوست
برتنِ شاں موئنهٔ آنگوں | موے بمو تیغ کشیده بخوں
گفت یکے زاں دو[ن۳] که بجو نم کشند | تا ز سرِ ایں[ن۴] شقه بر دم کشند
واں دگرے گفت سر افگنده پیش | بیں که چه بر بافتیم[ن۵] از موے خویش
هر دو دریں فتنه بخوں دست شوے | کآب خورِ جوے برآمد ز جوے
دید چو مظلوم زبوں آمده | ق | کآب[ن۶] خورِ تشنهٔ خوں آمده
گفت بآں[ن۷] همنفسِ خرقه باز | کاے چو من از همنفساں مانده باز[ن۸]
وقت شد اکنوں که سر اندر کشیم | خرقهٔ دیرینه ز سر بر کشیم
مهرِ کهن رشته گسست اے دریغ | بیم جدائی ست نه تشویشِ تیغ
دامنِ صحبت چو شد از هجر چاک[ن۹] | گر کشم ایں پیرهن از سر چه باک
رو که ز دیوار فرو رفت روز | شرط بود اشکِ وداعی بسوز
پیش که از هم گرا ایم فرد | خیز که گیریم[ن۱۰] کنارے بدرد

ن۱ سفرهٔ روزی   ن۲ زاں نفس   ن۳ ره   ن۴ سرزیں   ن۵ تافتم
ن۶ آب   ن۷ بداں   ن۸ ز   ن۹ پاک   ن۱۰ بگیریم

بین که درین دوریِ دورِ دراز   بازبیک جای که آئیم باز
وآن[ن۱] دگر از دیده فرو ریخت آب   ب   سوخته را گفت بزاری جواب
کای بوفا محرمِ پیمانِ من   ۲   نیم دمی مونس و مهمانِ من
گیر که سوزیم درین غم چو عود   ۳   تنگدلی سود ندارد چه سود
رفت[ن۲] چو صحبت ز ولایت برول   ما و فراقی ز نهایت برول
گر هوسِ وصل بود سینه سوز   وعده بد کانچهٔ موئینه دوز
زانچه[ن۳] بشمشیر گشادند ساز   از سرِ سوزن بهم آرند باز
باز[ن۴] دو پیوند که باهم کنند   کارِ دو مشتاق فراهم کنند
ای که نخوردی[ن۵] ادبِ روزگار   صحبتِ یاران بغنیمت شمار
گر نگری بوی وفا در کسی   پای ببوسیش چو[ن۶] خسرو بسی

مقاله بستم در نصیحتِ فرزندِ مستوره و سائرِ مستورات

جوانِ زالِ لازالت مستورة فی استار الستار و

فضیحتِ هر نقاب بندِ منظوره و حاضره محظورات

ن۱ آن   ن۲ گشت   ن۳ زانچه گشادند بشمشیر   ن۴ تا   ن۵ بخوردی
ن۶ ز خسرو بسی

وغائب از حلال تا باب اللہ علیھن و آمنھن من النار
رہنمونی ہر عجوزہ تا بسجودِ طاعت قمرہ را در بر زمیں
مسمار کنند و ہم در جوانی دینِ عجائز آموزند و اگر
آرزوے گل بستن کنند رشتہ از دوک و گل از خارِ
سوزن کشند و چشمِ فراخ بیں ید و ک و سوزن دوزند

اے رُخِ تو[1] چشم و چراغِ دلم — خوبتریں میوۂ باغ دلم
گرچہ کہ اِخواں چو تو نیک اختر ند — نے ز تو در دیدۂ من[2] بہتر ند
گاہِ تماشا بدلِ باغباں — سرو ہماں باشد و سوسن ہماں
دختر اگر نیست پسر کے شود — بے صدفِ سادہ گہر کے شود
بخت کہ فالِ تو ہمایوں نہاد — نامِ تو مستورۂ میموں[3] نہاد
زانکہ چو معیارِ تو از پیش دید — سکۂ مستوریِ تو بیش دید
ہست اُمیدم کہ بفرخندہ فال — نامِ تو از حالِ[4] تو گیرد جمال

ز[1] تن ۱۲ — ز[2] در دیدہ ما — ز[3] مستورہ و میموں

ز[4] فال

لیک تو ہم کوش کز انجامِ خویش | راست کنی قاعدۂ نامِ خویش
سال تو ہفت ست ز[1] آئینِ زیست | حال پس از ہفدہ شناسی کہ چیست
چوں نفسِ[2] عمر بداں در گشتی | ہم سرِ من زیں نفس از سر گشتی
عیش چناں ساز کہ از شانِ خویش | زندہ کنی نسبتِ خویشانِ خویش
تا چو بریزد تنِ افتادہ ام | من ز تو زایم کہ ترا زادہ ام
جاں سگِ آں دخترِ آزادہ شد | کز رحمِ او پدرش زادہ شد
باید چوں در خلفِ ارجمند | تا صدف آوازہ برآید بلند
دُر کہ بزرگاں ہمہ میلش کنند | یادِ صدف ہم بطفیلش کنند
بہ کہ گشتی[3] از پئے سامانِ خویش | پائے بزنجیرۂ دامانِ خویش
تا کہ نجنبد ز مقامِ شکوہ | دامنت از سنگ چو دامانِ کوہ
سنگِ توئے گر لنگرِ دامانِ تست | دامنِ تو پردۂ سامانِ تست
ہر قدمے کز پسِ دامان نشست | پردہ نشیں گشت و[4] بساماں نشست
پا چو فرو خفت در اندامِ خویش | خواب نہ بیند مگر آرامِ خویش
مرد شتاباں بہ[5] و زن بادرنگ | آرد نخیزد چو نجنبد دو سنگ
زن کہ بر و گشتنش آساں بود | از ہمہ در خانہ ہراساں بود

ن۱ در   ن۲ نفسے عمر   ن۳ کنی   ن۴ گشت بساماں
ن۵ بہ ازاں

آں کہ شب از مردہ بدزد کفن | روز نپرسد ز ہمہ مرد و زن
زان کہ خرامد بہ گل و لالہ زار | جیب بگل بخشد و دامن بخار
چوں بگل سرخ شود چشم وے | خندہ گل ہست تقاضائے وے
بر رخ گل گونہ سپیدت[۱] بہ است | چشم چو شد سرخ سپیدت بہ است
سرمہ بچشم خود ازاں ساں مخواہ | کت شود از سرمہ ہمہ رو سیاہ
در خور آں زن کہ درش گشت[۲] یشم | سرمہ بروے ست و سپیدہ بچشم
روے زگلگونہ باطل مشوے | کوش کہ بغازہ شوئی[۳] سرخ روے
تا کند آوازہ صدق وصواب | زاں رخ حمرات[۴] حمیر اخطاب
خود نبرم ظن کہ زنے پارساست | چو رگ زن علت عرق النساست[۵]
پاک چہ بینیش بغیر سودگی | باش کش آید[۶] کہ آسودگی
عصمت زن محنت بی باکی ست | خانہ پرد زد بہ بسا کی ست
پر مگس اند ایں ہمہ شکر لباں | مانع شاں تیغ شدہ[۷] نی زباں
گرد شکر نے مگس اندک بود | گر نہ مگس رانش اتابک[۸] بود

---

(۱) نہ بیدت (۲) دربن ع در موتی یشم پتھر سبز رنگ کا ہوتا ہے - ۱۲ (۳) بری ع حمرات سرخ رنگ عورت حمیرا تصغیر حمرا کی اور لقب ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ۱۲ ع عرق النسا، بیماری درد کی جو ٹانگ میں ہوتی ہے جس کو رانگھن کہتے ہیں اور اس رگ کا نام ہے جو سرین سے ٹخنے تک ہے - اور اسی میں درد ہوتا ہے - عرق بر جمہ رگ اور النسا رگا زن - ۱۲ (۶) اندر (۷) شد دیا ع محافظ - اتالیق - ادب سکھانے والا سلجوقیوں کے زمانہ میں سنقر، سنقر و یلد کر میں اتالیق تھے - مختلف وقتوں میں - فارس - شام - عراق کے خود مختار بادشاہ بنگئے - فارس کے اتابکوں میں سے ابوبکر بن سعد زنگی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کا ممدوح اور عراق کے اتابکوں میں قزل ارسلان زیادہ مشہور ہے ۱۲

زن بجوانی که ملامت کشد | پیر شود بس که ندامت کشد
سینهٔ زالاں که سر افگنده پیش | بر نکند پیش سر از شرمِ خویش
زان که در[1] آسودگی آزاد ماند[2] | خانهٔ ویرانِ وے آباد ماند[3]
واں که فرو رفت بسیلِ شراب | خانه خرابات شد و او خراب
چوں بمی آلوده وجودِ شریف | از در و دیوار درآید حریف
گرچه که در حجره بود دَورِ جام | بوے بهمسایه رساند پیام
شهر بغوغاست ز دیوِ پلید | قفل بدر بر نه و گم کن کلید
پرده نشیں کافتِ خود پیش دید | از پئے بے پردگیِ خویش دید
طعنه نخواهی بخود از همدماں | پرده نشیں باش ز نامحرماں
لقمه که سر پوشش نه بروے بود | از مگس و مور[4] اماں کے بود
شب چو نه بندی سرِ دیگِ نعیم | گربه و سگ را ز ملامت چه بیم
گر نکنی مقنعه دامِ مگس | مقنعِ تو دامِ فرشته است و بس
مقنعهٔ پاک نهفته سراں | ابر سزد بر کلهِ سروراں
یک خمِ دستارک زن در نشست | به ز دو دستار[5][6] فقیهانِ مست
جلوه نه آں شد که بت[7] چوں پری | جلوه نماید بر نا شوهری

ا؍۱. ز ا؍۲. اند ا؍۳. اند ا؍۴. مورش ا؍۵. دستیار که ا؍۶. دستان

ا؍۷. بتے

جلوہ گر آں شد کہ ز شرم و ہراس — در تتق ستر بود[۱] روشناس

خندہ نخواہی ز قریبان خود — پردہ کن از پردہ نشینان خود

باش چو خورشید در انوار خویش — کن ز[۲] حیا پردۂ رخسار خویش

واں کہ بر انداخت حیا را نقاب — دست بشوز آں[۳] کہ از و ریخت آب

پردۂ عصمت ز بس آلودگی — رخنہ برخنہ شود از سودگی[۴]

خیمہ[ع] ز نم شد نمک ار[۵] چو قوت — ژندہ شود چوں تنۂ عنکبوت

فعل بد[۶] از زن پس داماں کند — آں چہ[۷] کند بہر چہ پنہاں کند

مرد کہ در برہنگی کوشدش — برہنہ چوں گرد حجاب پوشدش

رند کہ نا کردہ زند لاف کار — کردہ چگونہ نکند آشکار

رسم بد انست کہ چوں بد کنند — شہرت آں را شرف خود کنند

ہر زن زیبا[۸] کہ برعنائی ست — از پس دہ پردہ برسوائی ست

چوں زن بد رو بتباہی نہد — شکل وے از فتنہ گواہی دہد

چنگ چو آغوش گرفتند تنگ — کرد حکایت رگ غماز چنگ

گشت چو دف بر تن خود پردہ بند — پردہ سخن گفت بہ بانگ بلند

ہر کہ بجز عفت حلالت بود — رو[۹] منما گر ہمہ خالت بود

---

(۱) شود (۲) آں (۳) بشوزد (۴) بودگی ع خیمہ زنم۔ اس شعر کا مطلب صرف اسقدر ہے کہ اگر خیمہ بھیگ گیا اور ویسے ہی بھیگا ہوا ڈال چھوڑا اس پر مکھیاں بھنکتی رہیں تو وہ گلکر بگڑ جانے سے بھی بودا ہو جائیگا۔۱۲
(۵) چہ (۶) خود (۷) آنکہ (۸) رعنا (۹) رخ منما

روی تتاب از مه و خورشید هم — تا نبود سایه همت[۱] همقدم

هر که بخلوت جز شوهر بود — خاص مکن گرچه برادر بود

عصمتیان را بمقام خیال — جلوه حرام ست مگر بر حلال

جفت که با خواجه بهم زانو نشست[۲] — بانویش از پی کدبانو نشست[۳]

زن بجوانمردی در خورد نیست — مرد بود زن که جوانمرد نیست

لیک چنان نیز مشو تند[۴] خوی — کز تو گریزند کنیزان بکوی

خانه که آسایش ازو کم بود — گرچه بهشت ست جهنم بود

مطبخ اگر روزن دودش نبود — گریه کنان خلق گریزد ز دود

کاهش جان شد بگه یاوری — زن بدرشتی و زبان آوری

خواجه که با نوش زبان آورست — با سگ وحشی بجوال اندرست

آهوک خانه که جولان[۵] زند — گرگ درنده[۶] است چو[۷] دندان نهد

مرد بیک عربده دل ریش کرد — زن به یکی عربده ده ایش کرد

نعرهٔ سگ نیست بجز[۸] یک زبان[۹] — گرگ زنه رخنه بر آرد فغان

خانگیان را ست عذاب الیم — خانه خدا مفلس و زن نا رحیم

شوی که از کیسه توانگر بود — خود صنم اندر زر و زیور بود

ر۱. سایهٔ تو   ر۲. نوبست   ر۳. نولیست   ر۴. تنگ   ر۵. چو   ر۶. گزند   ر۷. که
ر۸. جز از   ر۹. بک زبان

لیک چو بے توشہ بود شوہرش — بہ ز قناعت نہ بود زیورش

در طلبِ زیورِ دُرجِ ملوک — در ز خوے جبہہ و رشتہ ز دوک

ز آئینہ و شانہ رہا کن ہوس — آئینۂ تو رخِ شوئی و بس

فرد توان داشت اگر زن نگاہ — سایہ ہمت جُفت نہ خواہم براہ

لیک چو زین ننگ نداری گزیر — سایۂ یکے بس بودت بر سریر

شوی یکے گر زنِ مردم رگ ست — یک زن و دہ شوہرہ خوک و سگ ست

نفس کہ در قالبِ مردم گم ست — دشمنِ مردم بتنِ مردم ست

با تو چو بدخواہ ہم خانگی ست — کشتنِ بدخواہ ز مردانگی ست

بر دل آسودہ نہ خواہی گرہ — تا بتوان رشتہ درازش مدہ

یک دل آں گاہ نشیند بجائے — کش نہ شود دیدہ بہ بد رہنمائے

واین ہمہ آفت کہ بتن می رسد — از نظرِ توبہ شکن می رسد

دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف — تا نہ شوی تیرِ بلا را ہدف

دلبرِ دو چشم چو مائل شود — دستِ نظر رشتۂ کش دل شود

دیدۂ بادام چو بے پردہ گشت — مغزِ وے از ہر دہنے خوردہ گشت

تا گرہِ غنچہ نہ باید گشاد — راہ نہ یابد بگریبانش باد

چشم گہہ نگشاد سرِ سوزنی — آں سرِ سوزن شودش روزنی

---

(۱) ننگ (۲) گرزن کے معنی تاج مرصع کے ہیں اور مردم رگ کے معنی نصب اور اصل کے ہیں معنیِ شعر ظاہر ہیں۔
(۳) شوہر (۴) بود (۵) بزرگشت (۶) چو (۷) روشنی

زن کہ کشد از پے شہوت چراغ — کے بود از پرتوِ نورش فراغ
مرد کہ یکسو نہد از جادہ گام — خلق بہ نیکیش نگیرند نام
خاصہ عروسے کہ بہ رعنائی است — نامِ بدش بین کہ چہ رسوائی است
فسقِ جوانان چو دگرگون بود — فسقِ زنِ پیر نگر چون بود
زال کہ با سرمہ کند زاغ چشم[1] — گاؤ پس از مرگ شود زاغ چشم
زال کہ او حاملِ باد و دم است — حاملِ رہ ازش بکن ار مریم است
ز آب شود ہر تنِ آلودہ پاک — پاک نگردد زنِ بد جز بخاک
گرچہ کسے پاسِ تو دارد بسے — بہ ز تو پاسِ تو ندارد کسے
نفسِ تو چون خود شکند در ترا — جز تو نگہبان کہ بود مر ترا
آن کہ کند خود گرہِ خویش باز — پاس کہ دارد گرہش را[2] ز آز
خصم چو خود زادۂ غارت کند — رخنۂ او را کہ عمارت کند
بز چو خود آید سوئے گرگ از شبان — سگ چہ کند گرچہ بود[3] پاسبان
زن کہ خدا ایش ادبِ نفس[4] داد — سر دہد و تن ندہد در فساد

حکایتِ زنِ پارسا کہ از نظرِ بادشاہ چشم زخمش رسید

(۱) زال کند سرمہ در داغ چشم - ۷ ... زاغ چشم - کبود چشم - ۱۲ ... باد و دم - مکر و فریب ۱۲
(۲) نیز بار
(۳) کند
(۴) خویش

دو چشمِ جہاں بینِ خود را فدائے پارسائی خود گردانید و بعفت قریر العین ماند

تاجورے از سرِ قصرِ بلند — پیش و پسِ شہر نظر می فگند
دید بتے در تہ دیوارِ قصر — زہرہ شگافِ ہمہ خوبانِ عصر
شاہ کہ آں دید قرارش نماند — قاعدۂ صبر بکارش نماند
گرم فرستاد پیامے برو — تا فگند دست بکامے درو
گرد بت از پاکیِ دامانِ خویش — دامنِ خود پردۂ سامانِ خویش
رفت پسِ پردہ بسے گفتگوے — کام نیابد بسوے کام جوے
شہ کہ شدش پردۂ دل چاک چاک — پردہ برانداخت زبیمِ ہلاک
گفت بخادم کہ شد از بارگاہ — پردہ کشانش بشبستانِ شاہ
گفت صنم اے ملکِ روزگار — تاجوراں را بگدایاں چہ کار
چیست دریں تن کہ بحشمت نکوست — کز کششِ سینہ گرفتیش دوست
گرد ملک دیدۂ حسرت پر آب — گفت دو چشمِ تو زمن برد خواب
رفت پری چہرہ بکنجے دروں — کرد بانگشت دو دیدہ بروں
داد بخادم کہ بگو با امیر — کانچہ زمن دست گرفتی بگیر

خادم ازان حال که شه را نمود | گشت ز سوزش دلِ شه پر ز دود
از عملِ خود بخجالت نشست | گرد رها دامن پاکش ز دست
ای که تو ئی دیدهٔ خسرو بنور | باش برین گونه بعصمت صبور

گفتار اندر اختتام این مجلدِ مخلد که جلدِ خلد ست مبارک دانانِ مقالات را و اتمامِ این نیرِ منور که نور رست مر تاریک دلانِ ضلالت را و بر سر حشر مهر جبینان از بحرِ موّاج گوهر ریختن تا گم شوند و درتنِ خضر صفتان ازین دمِ مسیحی روحِ ناطقه دمیدن تا مردم شوند

چون قلم نغمهٔ نو ساز کرد | گوشِ فلک را بسخن باز کرد
چشمهٔ خاطر که غبارش نبود | داد شرابی که خمارش نبود
خضر که در مجره ام راه یافت | چشمه که گم کرد درین چاه یافت
آبِ حیات از قلم قطره جست | زین هوس از روی سیاهی نشست[۱]
صد شب قدر ست درین یک رقم | زان گزرش سجده درخت قلم
ز ابنوهی رمز تر و گوهرین | جا[۲] نه که انگشت نهد کس برین
جامِ می ساختم از خونِ خویش | نی خم سر که کند سینه ریش

[۱] نشست [۲] جای که

هست بهر نکتهٔ دقایق بسے	تاش نه بیزد نه شناسد کسے
این صنمِ نو که شد اندر خرام	هست سراپاے بخوبی تمام
خاسته سروی ست که زین سان نخاست	راست ترا ز هر چه توان گفت راست
وسمه ز عیبست بر ابرو برش	کحل خدائیست بچشم اندرش
گیسوے او شد همه سوداے دل	خالِ سیه نیز سویداے دل
صندلش از تریِ دم سوده ام	سرخیش از خونِ دل اندوده ام
دود برآورده ام از جان فگار	تا رقمے کردم ازینسان نگار
جلوهٔ این بت چو مه از زیر میغ	نیست ز هر دیده که بیند دریغ
جز به ستم پیشه که محرم نیند	تازه کنند این دم و همدم نیند
زان سه یکے هست غزلخوانِ خام	کور روشِ نظم نداند تمام
تیغِ زبان را شده کار آزماے	گاه سرِ نظمم برد گاه پاے
این تنِ فرزند برد بند بند	وز پدرش نعره برآید بلند
باز ز خوانندهٔ بد گاه کار	هست تبر کاتبِ ناقص نگار
نظمِ روان را ز قلم داده کوب	خرد شکسته سر و پایش بچوب
هر سخنے کانش بخطش کرده جاے	گم شد ازان تیرگیش دست و پاے
خامه چو تیرے بروانی ازو	کور شده عینِ معانی ازو

---

(۱) زال (۲) بران (۳) بر دوش (۴) رقمی کرده ازوے نگار (۵) آن (۶) ابرو (۷) کنندش (۸) بدرگاه (۹) کو

هر که چنین کرد سخن را سواد — چون قلمِ خویش سیه روے باد

زین دو مخالف چو روی بشتر ق — تا گلت از این هر دو ستم کیش تر

آنکه کند چشمِ وقاحت فراخ — سایۂ انصاف نہ بیند ز شاخ

گزلکِ کین را دهد از زهر آب — حک نہ کند جز همہ نقشِ صواب

گرچه دقایق نگرد بے نظیر — نیز کشد خورده چو مو از خمیر

مرغ که در اصل بود خار خور — خار خورد بر سرِ خرماے تر

نظمِ کس از عیب و هنر پاک نیست — آبِ رواں بے خس و خاشاک نیست

دُر که نهفت ست بدریا درون — بے صدف از آب کے آید برون

کوه که از تیشہ مشبک بود — سنگِ وے افزون ز رشِ اندک بود

چشمِ هنر بیں بود از عیب پاک — بے هنر از عیب کند زو چه باک

عیبِ هنرمند که جوید خسے — آئینہ را پشت نہ بیند کسے

دیدۂ انصاف چو بینا بود — دُر شمرد گرچه که مینا بود

وانکه ندارد دلِ رحمت پذیر — تہمتِ پشمینہ نہد بر حریر

رسمِ بزرگاں بود انصافِ کار — کارِ خساں نیست مگر خار خار

جم که درم ادل از و رخ نمود — عدلی او را رقمِ انصاف بود

بر سرِ هر نامه که آصف نشست — قد رحم الله من انصف نبشت

---

(۱) بسیم (۷) تیزی (۹) افزون و زرش (۱۴) چو ۵ عدلی - ایک سکہ کا نام ہے - (۱۲) (۱۵) نوشت (۱۶) نوشت

بیشترین عدلی پیشینه ساز — داشت ز انصاف[۱] عدالت طراز
گیر که باشند مخالف بسے — چند ز انصاف هم آخر کسے
داند ازانجا که سخن دانی است — کین چه نمودار سخن رانی است
گوهر ازین گونه ز کان که زاد — نادره چندین ز زبانِ که زاد
در تهِ هر بیت جهانے نهاں — عرصهٔ هر بیت جهان در جهاں
دل چو همه درِّ بزرگم سپرد — کے شود از سرزنشِ خصم خرد
هر دُر ازین زیورِ هر دو سر است — گر نشناسی تو غرامت گر است
اے که نظر سوے هنر نیستت — عیب ز خود کن که نظر[۲] نیستت
گر منگر کائینه بے کاست ست — کوریِ احول نظرِ راست ست
راست بداں[۳] کز نظرِ دیده باز — کوزه به از کاژ چو بینند باز
دوخته به دیده ازیں ناکساں — کاهلِ نظر چشم زنند از خساں
دُر ز پے دیدهٔ بے دید نیست — گردنِ خر در خورِ تعوید نیست
این دو رقم کش نمِ خون داده ام — چاشنیِ باده بروں داده ام
تا کنم آں را که بود باده کش — هم بیکے چاشنیِ باده خوش
سفره چو در پیش گهِ خواں رسد — پیشتر از کاسه نمکداں رسد
چوں قلم آراستنِ نامه جست — خال نهد بر رخِ ناخن نخست

---

۱. انصافِ عدالت ۲. نظرم ۳. که

مایہ یکے دادہ ام از صد بروں — تا نکشم کن بکن از حد بروں

گر نرود گفتنِ باریک و کم — مو کہ بود خرد نہ پیچد بہم

غیر کزیں موے شگافی کنند(۱) — سبلتِ او زن(ع) کہ زنخ میزنند

استرہ با آنکہ دمِ تیز یافت — مو سترد مو نتواند شگافت

گیر کہ ما چیست فراہم نہ ایم — آنکہ کم از ماست ازو کم نہ ایم

خوں نکشند از رگِ سرخانگاں — کاردگِ بازوے قصابگاں

آنکہ مقابل بسناں بازی ست — بارے اگر زخم خورد غازی ست

تندی خشم از خرِ ابلق ست — راست کہ دیوانہ بہ از احمق ست

دہ دہیِ زر کہ ازیں بیش نیست — فرق بدہ یاز دہش بیش نیست

دیر شود پختہ چنیں زر دو دخت — گر زرِ ناپختہ ام ایں دو دخت

ہر کہ خورد باد حلالش بکام — وانکہ حرامش کند او را حرام

ہر شکرِ من کہ مگس زد شود — باز نجویم کہ دلم(۳) بد شود

سگ چو برد پہلوے فربہ ز خواں — از دہنش واستدن چوں تواں

کم کند آہنگِ زبوناں دلیر — زاغ خورد طعمہ ز دندانِ شیر

سیل کہ با کوہ در آید بجنگ — پاش بہر حیلہ(۴) در آید(۵) بسنگ

---

(۱) تند — ع سبلتِ او زن۔ اس کی موچھ پکڑو۔ زنخ میزند۔ یعنی بیہودہ بکتا ہے۔ ۱۲

(۲) کن — (۳) دلش — (۴) جملہ — (۵) برآید

تیر که پر عاریت از مرغ یافت — کی ز پرِ مرغ تواند شتافت

نی غلطم کانچه نمودم به پیش — عربده بود نه بر جائے خویش

من که بشاخ هنرم نیست بار — به نبود لافم از آبی و نار

ور گهرم هست ز کانِ شماست — لقمه زنان - ریزهٔ خوانِ شماست

چون ز شما یافتم این دُر بجیب — دادهٔ خود را نتوان کرد عیب

ماه که در پرتوِ خورشید زیست — گرمیِ خورشید برو بهر چیست

دانه که از ابر شود بهره یاب — بس که هم از ابر شود غرقِ آب

دُر که درین سینه نهان داشتم — یک بیک از دل بزبان پاشتم

گر بد و گر نیک فگندم به پیش — خواه کمش نرخ[1] کن و خواه بیش

بارے از اندیشهٔ گنجینه سنج — گشت یکے گنج فراهم ز پنج

گر بود از عمر شمارِ[2] دگر — پنجه رسانم بچهارِ[3] دگر

من کنم آنچه از دلم آید بکسب — باقی الاتمام علی اللہ فحسب

شکر خدا را که ز فضلِ خدائے — گشت مزین چو بهشت این سرائے

بیست خزینه است درو پُر ز گنج — بیست خزینه ز صد و بیست و پنج

ور همه بیت آوری اندر شمار — سه صد[4] و ده بر شمر و سه هزار

از اثرِ اخترِ گردون خرام — شد بد و هفت این مهِ کامل تمام

۱/. نام بکن ۲/. شمارے ۳/. بچهارے ۴/. سیصدو

سال که از چرخ کهن گشت بود — از پس ششصد نود و هشت[١] بود

چرخ که خورشید جنابش نوشت — مطلع الانوار خطابش نوشت

هرچه دلم ریخت درین حقه دُر — قطرهٔ نم بود ز دریای پُر

شغل بهر حادثه بسیار شد — نیم دمی در سر این کار شد

صرف[٢] همه عمر گر این جا شدی — قطره عجب نیست که دریا شدی

وه که همه عمر ببازی گذشت — دل نه ازین چاره نمازی گذشت

هرچه درین شعبده بستم[٣] امید — نامه سیه کردم و دیده سپید

روز قیامت که کنندم خطاب — هیچ ندانم که چه گویم جواب

یارب از آئین صواب خودم — هم تو بیاموز جواب خودم

بو که ز نزهت گه دار السلام — بوی علیکی رسدم والسلام

تمت

١. هفت   ع قطرهٔ نم - یعنی تھوڑی سی نمی

٢. حرف زبان گیرہم   ٣. بیم د
